صبح تجلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ولادت اصبح اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۸۴۲ سنہ ۱۲۸۹ ہجری ۱۲۹۴

بیضاوی صبح کا بیان ہے | تفسیر کتاب آسمان ہے
ہے خاتمۂ شب دل افروز | دیباچہ نگار نسخۂ روز
آثار سحر ہوئے نمایاں | سیپارہ لیے ہوئے ہیں دوراں
واللیل کو ختم کر چکا ہے | آمادۂ دور والضحیٰ ہے
عنوان فلک ہے دُرِّ منثور | لوحِ زرّین سورۂ نور
اطراف بیاض مطلعِ صاف | والفجر کے حاشیے پہ کشاف
معمورۂ دہر تا بپایاں | ہم مطلعِ کشورِ بدخشاں
ہر دشت ہے مثل دشت ایمن | ہر کوہ برنگِ طورِ روشن
عالم میں ہے آفتاب تاثیر | آبِ حلب و ہوائے کشمیر
گردوں کے غلاف میں ہیں پنہاں | مشکوٰۃ شریف مہر تاباں
آنکھیں نظارے کی طلبگار | نظارے کا بخت خفتہ بیدار
منظور ہے حسن کا تماشا | ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا
ہیں شرق سے غرب تک پریشاں | نورِ عینین پیرِ کنعاں
وہ سورۂ یوسفِ تجلی | یہ مطلع مصر کی عزیزی
پستی کا دماغ آسمان پہ | اوج افلاک مہر گستر
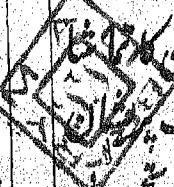
وہ ہے ربّی العلیٰ کی تفسیر
یہ ہے کشفِ الدجیٰ کی تعبیر

مضمونِ طلوعِ صبحِ صادق
مشہور روایتِ مشارق

موقوف حدیثِ شب کی تصحیح
رکھ دو بجھے طاق پر مصابیح

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہے
انجم کا ستارہ ڈوبتا ہے

مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہے
مریخ کی سمت مشتری ہے

روپوش وہ زیرِ چرخِ اخضر
ظلمت کا سیاہ کر کے اختر

اہلِ مدِ کہکشاں ہے مفرور
پروانہ نویس شمع کافور

زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ
نظمِ پروین کا قافیہ تنگ

ہے فکر سپہر رات بھر کی
کیا بات ہے مطلعِ سحر کی

ہر مطلعِ صبحِ صادق استاد
از دیدہ نوشت صاد بر صاد

ہے وقتِ اخیرِ شب خلاصا
الواحِ زبرجدِ فلک کا

ہنگامِ سپیدۂ سحرگاہ
ساعات میں روز و شب کے واللہ

اک مخبرِ صادق البیان ہے
پیغمبرِ آخر الزماں ہے

کیفیتِ وحی میں ہے بلبل
ہے وقتِ نزولِ مصحفِ گل

سبزہ ہے کنارِ آبِ جو پر
یا خضر ہے مستعدِ وضو پر

نوبت ہے صدائے قمریاں کی
تیاری ہے باغ میں اذاں کی

محوِ تکبیر فاختہ ہے
قد قامتِ سرو دلربا ہے

اک شاخ رکوع میں جھکی ہے
اور دوسری سجدے میں جھکی ہے

سوسن کی زباں پر مناجات
جاری ہے لبِ جو سے ابیات

سچ شگوفہ با مصور
کھلی ہوئی بوئے گل چمن میں
غنچے میں ہے خامشی کا عالم
اری ہر اک اعتکاف میں ہے
بذر زکوۃ نامیہ ہی
یہ مجاہد صبا رنگ
لک ہی چمن میں نہر موزون
صوفی صاف دل صنوبر
تخم با خلوت آرمیدہ
ال میں برگ و نخل اوتاد
میں بہار کی صبا ہے
د و بنفشہ لالہ یکسو
ہے استغراق نیلوفر کو
یعنی جو زبان خار پر ہے
رت ہی چمن میں شغل پاست
سر ہا تو گل ہوا ہے
ہے اشارۃ لجالو
ہے نصیب یاسمن کو
نور میں سن ہے

تحریمۂ تاک رب اغفر
احبس علی کا غل چمن میں
با صوم سکوت میں ہے هر یکم
اور آب روان طواف میں ہے
کانٹا ذر گل کو تولتا ہے
نا فرمان ہو رہا ہے چو رنگ
مجذوب ہے شاخ بید مجنون
تحریک نسیم حالت آور
ہر ایک ثمر خدا رسیدہ
ہی نعم العبد سرو آزاد
سبزہ سنبل کا بالکا ہے
یک سو شب زندہ دار شبو
پاس انفاس ہی سحر کو
نرگس کی نگاہ میں اثر ہے
صادق ہے بہار پر ہمہ اوست
واصل ہے جسے یہان فنا ہے
مُوتُوا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمُوتُوا
عمامہ ملا ہے نار دن کو
سلطان مشائخ چمن ہے

عطر شمیم گلستان کی
پھولوں میں ہی یوں گلاب خوش آب
کیوڑا گلزار پُر فضا میں
ہر شمع خموش فکر میں ہے
شور شغف میں قلندرانہ قمری
ہے خواجہ نقشبند دیباچہ
ہر کبک دری خلیل آذر
اعجاز نسیم صبحدم ہے
عالم میں وہی ہوا ہے چلتی
تنزیہہ ہے مست نغمہ ہو
با شان و شکوہ جلوہ فرما
سامان ظہور کی ہے تمہید
فیض روح القدس عیاں ہو
آئینہ ہو چار سوئے عالم
ہر قطرہ ہو جوش بحر در یہ
وہ شان ہو آج رنگ و بو کی
ہر مفہ حباب کو عطا کی
فرمان بقا کے مستند ہوں
کثرت وحدت میں ہو کے فانی

ہم مرتبہ شرف سید بوعلی
جیسے قطبوں میں قطب اقطاب
غوث الثقلین اولیا میں
ہر طائر شوخ ذکر میں ہے
اور چشتی سبز پوش طوطی
طاؤس علیہ رحمۃ اللہ
ہُد ہُد نام خدا ہمیشہ
انفاس مسیح کی قسم ہے
جو صبح الست کی چلی تھی
ہنگامہ لا الٰہ الا ہو
شاہنشہ تحت گاہ الّا
قدرت پہ یہ ہو رہی ہے تاکید
افشائے رموز کن فکاں ہو
لبریز تجلیات پیہم
ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر
مصداق ہو جل شانہ کی
آب حیوان کی ہو تجری
احکام فنا کے مستر دہوں
حاصل کرے عمر جاودانی

...دان حدوث کا قدم ہو
...یر ابی تازہ روپ دکھلائے
...ے اغیل ہی صور لائیں
...ور اسل اب کریں نہ دورا
...خدا اللہ کیا سماں ہے
...سبزی ہے باغ میں جہاں کی
...ح و قلم ادیب تقدیر
...م کا بخت پھر جوان ہے
...ی و عدم میں ایک سے ہی
...ست عنصری سے مسرور
...وان کی سے لیے کہیں سبیل رکھی
...کے ... بحکم باری
...نے لیے ساغر و صراحی
...ستے بہشت نے بنائے
...ے ہوئے ہیں خوشی سے پھولے
...ا ہے زمین میں آسمان کا
...ا دھر آئی ہے زمین پہ
...ں ہوئے عرش سے فرشتے
...ر ہوئی روح پاک آدم

امکان پہ وجوب کا کرم ہو
ہر شاخ خمیدہ راست ہو جائے
پھر رنگ رمیدہ کو جائیں
ناکارہ کے رہیں عدم کا
ہر شئے کو حیات جاودان ہے
آمد ہے بہار بے خزاں کی
محو خط نسخ عالم پیر
پھر عہد شباب آسمان ہے
لاشے کے بھی لب پہ آج نے ہے
رنگین طبعان محفل نور
ہر کوزے میں سلسبیل رکھی
میکائیل اک طرف نہار ہی
کوثر سے کھچی ہوئی صبوحی
جبرئیل درود پڑھتے آئے
غلمان لیے ہار حور گجرے
نقشا ہے مکان میں لامکان کا
مینا بازار چرخ اخضر
سب حی علی الفلاح کہتے
دوران نے کہا کہ خیر مقدم

ہر رنگ ارم زمانہ بشگفت
طوبیٰ لک یا ابا الحسن گفت

انوار ہین نورِ حق کے نمایان
یا ابر کرم کا جوش طوفان

رحمت کے لباس مین چپ و راست
شیثؑ و ادریسؑ و خضرؑ و الیاسؑ

یمن و برکت لیے ہین موجود
ہارونؑ و شعیبؑ و صالحؑ و ہودؑ

خاتم پہ لکھے ہوے سلیمانؑ
نقش تسخیرِ جن و انسان

بسم اللہ صاد صبر ایوبؑ
الحمد کتاب شکر یعقوبؑ

یوسفؑ مع عزت و مناصب
یونسؑ مع ماہی و مراتب

داودؑ لیے زبور پہونچے
موسیٰؑ مع شمع طور پہونچے

کعبے مین خلیلؑ کا ہے جلوہ
بت کرنے لگے خدا کا سجدہ

اسحٰقؑ مع ذبیح آئے
لقمانؑ مع مسیحؑ آئے

تھے حسن فروش و جلوہ مشتاق
ارواح کے ساتھ ساتھ اخلاق

انواع محاسن و کمالات
اقسامِ صفات و عمدہ حالات

جو کچھ ابتک ہوا ازل سے
ہونے والا ہے جو کچھ آگے

ہر نکتہ جاں فزائے ناسوت
رازِ ملکوت و سرِ لاہوت

توحید کی شان راستبازی
تجرید کی وضع بے نیازی

استغنا ہمرکاب تسلیم
اقبال کے ساتھ تخت و دیہیم

دانش دانائے سرِ مکنون
سرمایۂ نازشِ فلاطون

وہ نظم فصیح جسکا سحبان
طفل ناخواندۂ دبستان

وہ دولت و جاہ روز افزون
جسکے بندون مین تھا فریدون

خاتم کا وصف جود کامل — عدل نوشیروان عادل

حکمت مفتاح قفل مقصود — علم آئینۂ وجود معبود

ہر گوہر قلزم ولایت — ہر نیّر مطلع ہدایت

صدیق کا صدق واستواری — عثمان کا حلم وبردباری

آوازۂ عمر کی صاحبی کا — اور دبدبہ مرتضیٰ علی کا

ریحان بہشت روح پرور — خلق حسن شگفتہ منظر

رنگینی لالہ زار ایمان — جانبازی سیّد شہیدان

آثار مجاہدین ابرار — انوار مہاجرین وانصار

مقبولی بایزید وادہم — محبوبی خاص غوث اعظم

عرفان ابوسعید وکرخی — روشندلی جنید وشبلی

گستاخی عاشقان مضطر — رسوائی دار وگیر منصور

عشق آفت عاشقان جانباز — حسن آئینۂ تجلی ناز

مجنون وہجوم حسرت دل — لیلیٰ و سار بان ومحمل

القصہ یہ دیکھ کر تماشا — حیرت ہوئی آکے جلوہ فرما

کہتی ہوئی کیا ہے آج سامان — کھلتا نہیں کچھ یہ سرّ پنہان

خورشید فلک کے سائبان میں — یوسف ہے غبار کاروان میں

خلوت ناگہ حسن ہے زمانہ — اور جلوۂ صبح شاہدانہ

اُڑتے ہوئے رنگ ہیں چمن کے — بکھرے ہوئے روپ ہیں دلھن کے

خورشید ظہور کا شرف ہے — معراج نظر کو ہر طرف ہے

مظہر کا خطاب میرزا ہے ‌ ‌ مظہر کا لقب ابوالعلا ہے

شبنم کو دم فلک مآبی ‌ ‌ مٹی میں کمال بوترابی

ہر قطرے میں آب و تاب گوہر ‌ ‌ ہر موج شعاع مہر انور

آفاق میں ہے تجلی نور ‌ ‌ یا شان نزول جلوۂ طور

کرتا ہے فلک سجود پیہم ‌ ‌ مائل بزمین ہے عرش اعظم

اونچی ہوئی یہ مکان کی کرسی ‌ ‌ سب کھل گئی لامکان کی قلعی

مرکز کو ملی گئی ہے کیا نار ‌ ‌ آتشکدے گل ہوئے جو یکبار

پانی طوبیٰ کی جڑ میں پہونچا ‌ ‌ جو خشک ہوا ہے بحر ساوا

ہے خاک کی طبع میں روانی ‌ ‌ جو دشت سماوہ میں ہے پانی

چلتے ہیں یہ کس ہوا کے جھونکے ‌ ‌ ہوش اوڑتے ہیں جبسے کاہنو کے

باندھا وہ قضا نے لعن کا دام ‌ ‌ ابلیس کی فوج میں ہے کہرام

بت مہر سکوت بر دہان ہے ‌ ‌ بتخانوں میں شور الامان ہے

کسکی شوکت کا زلزلا ہے ‌ ‌ قصر کسرے جو ہل رہا ہے

ہے کسکو خطاب ایزد پاک ‌ ‌ لولاک لما خلقت الافلاک

گم نور وجود میں عدم ہے ‌ ‌ آغوش حدوث میں قدم ہے

ہے فرش پہ عرش کی تجلی ‌ ‌ کہتی ہے ہوا کہ لا الہ غیری

ہے قبلہ ہر ایک سمت پر نور ‌ ‌ ہر بیت ہے مثل بیت معمور

ہر نقص کمال کا سزاوار ‌ ‌ ہر جزو میں عقل کل کے آثار

کیا رنگ قبول جلوہ گر ہے ‌ ‌ ہر گل پہ ہزار کی نظر ہے

ہے چاندنی ایک ماہ پیکر
سورج مکھی آفتاب انور

اورنگ نشین باغ ہے گل
اور ہفت ہزاریون مین بلبل

ذی حکم خزانہ اشرفی ہے
صد برگ کا اسم پانصدی ہے

عباسی کو دعوی فتوت
داؤدی کو شبہہ نبوت

ہر دانہ ہے عابد سحرخیز
ہر ذرہ خاک شمس تبریز

القاب نسیم واسع دشت
مخدوم جہانیان جہان گشت

خالق کا کرم ہے فیض گستر
بخشش کا صلائے عام گھر گھر

روے حسنات سوے اخیار
چشم رحمت سوے گنہگار

ہے فکر مین عابدونکی طاعت
محسن کی تلاش مین شفاعت

جیسی اسدن سحر ہوئی ہے
ایسی کبھی بیشتر ہوئی ہے

این نسخہ چہ انتخاب دارد
این صبح چہ آفتاب دارد

ناگاہ بجلوۂ عبارت
پیدا ہوئی غیب سے بشارت

یہ صبح سعادت جہان ہے
نوروز بہار جاودان ہے

مفتاح خزینہاے اسرار
مصباح تجلیات انوار

ہے بدر کمال اوج تشبیہ
لبریز جمال وجہ تنزیہ

نازل ہے زمین پہ کبریائی
بندے کے لباس مین خدائی

اسوقت دیار مین عرب کے
مطلع سے تجلیات رب کے

برج شرف قریشیان مین
اور ہاشمیون کے خاندان مین

کعبے کی زمین نامور سے
اور عبدالمطلب کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا
بے پردہ و بے نقاب چمکا

پیدا ہوئے سرورِ دو عالم
پیدا ہوئے فخرِ نوحؑ و آدمؑ

محبوب خدا نبی مرسل
صبح دو مین روز اوّل

شاہنشہِ انبیا محمدؐ
تاجِ سرِ اصفیا محمدؐ

پیدا ہوئے حضرتِ پیمبرؐ
صبح قدرت کے سعد اکبر

واللیل اشارۂ زمویش
والشمس عبارۂ زرویش

خورشید سپہر دین محمدؐ
نور عین الیقین محمدؐ

پیدا ہوئے قبلۂ طریقت
پیدا ہوئے کعبۂ حقیقت

مقصود ازل اجل و اعلیٰ
منظور حضور حق تعالیٰ

سلطان فلک حشم محمدؐ
مہر عرب و عجم محمدؐ

پیدا ہوئے بادشاہ ذیجاہ
آرایش تخت لی مع اللہ

عین عرفان و مردم عین
ابرو ہے جبین قاب قوسین

جان و دل مرسلین محمدؐ
روح روح الامین محمدؐ

پیدا ہوئے خاتم النبیینؐ
مہر فرمان عز و تمکین

با میم احد احمد بلا میم
شایستۂ صد صلوٰۃ و تسلیم

گنجینۂ اصطفا محمدؐ
آئینۂ حق نما محمدؐ

محوِ عنوان حق روانش
آل و اصحاب و پیروانش

کیفیت وجد مین ہی اب ذوق
کہتا ہے خطیب نامۂ شوق

ہے ذکرِ ولادتِ پیمبرؐ
اعلیٰ ادنیٰ احمد اکبر

چراغ کعبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے نام خدا سواد تحریر
واللیل اُسے سمجھ کی تفسیر

دریاے رواں ہی دُرِّ نظم آج
یہ بحرِ خفیف بحر مواج

جاتا ہے کلیم آسمان تک
معراج سخن ہی لامکان تک

خلوت گہِ دل ارم سرشتہ
پرواز طبیعت اک فرشتہ

ہر گوہر قلزمِ تکلم
سیارہ آسمان ہفتم

ہر حرف سپہ زبانِ سوسن
گنجینۂ زارِ ہشت گلشن

ہر لمعۂ فکرِ طبع والا
شمع سرِ طاق عرش اعلیٰ

ہر گل میں ہی رنگ گلستان کا
ہر قطرے میں موج زن ہی دریا

ہر لفظ عروس پردہ گوش
ہر معنے جہان پیکر ہوش

مضمون نئے روپ کی دولہن ہی
اک رستی لاکھ بانکپن سے

خطرہ نہیں بحر میں سخن کے
کھٹکا نہیں قفل میں دہن کے

بندش کی ادا ہی دستۂ گل
طرزِ نمکین ہے شور بلبل

نیرنگ و باغ رنگ تصویر
بیداری قلب خواب تحریر

تحریر کی وضع میں تامل
تقریر کے دور میں تسلسل

مضمون کو ازدیاد کا شوق
مصرع کو ہے مستزاد کا شوق

منظور ادائے خوش بیانی
تشریح کتابِ معانی

سرسبزی طبع نکتہ پرور
کشاف رموز حرف دفتر

کاغذ میں سطور کا تسلسل … ہے کیفیت میں چاندنی کے سنبل
تشبیہ قلم کی شانِ اعلیٰ … جنگل میں براق کے غزالا
تحریک انامل سخنگو … جبریل امین کا نہ در بازو
ارژنگ صفت طلسم من چہ پرسی … ہر حرف کی عرش پر ہے کرسی
اک رات کی روشنی ہے دل میں … چھٹکی ہوئی چاندنی ہے دل میں
شب کیا کہ جہاں کا بخت فیروز … عالم کا خلاصہ شب و روز
ایام کے گیسوئے مسلسل … آنکھوں میں نہ آسمان کی کاجل
ساعت ہے کمال بدر شب کی … شب ہے شرف مہ عرب کی
اندھیارے کے دیکھیں اوجالے … آئیں سرِ طور جانے والے

آغاز روایت

بھیگی ہوئی رات آبرو سے … داخل ہوئی کعبے میں وضو سے
اوڑھے ہوئے لیلی گل اندام … شبنم کی ردا بقصد احرام
گویا کہ نہا کے آئی فی الحال … جھٹک جھٹک کے نچوڑتی ہوئی بال
کیا سعی صفا سے رنگ فق ہے … سر سے پا تک عرق عرق ہے
نامحرموں سے چھپائے چہرا … پہروں کو بنائے منھ کا سہرا
آنا کھٹکتا ہوا نہ جانا … انداز خرام صوفیانا
سناٹے کا دم انیس و ہمدم … انفاس سے ہوا رفیق و محرم
خوشبو وہ کہ ہار یاسمن کے … لپٹے ہوئے بالوں میں دلھن کے
یا نافہ بسی ہوئی ختن کی … کلیاں یوسف کے پیرہن کی

ناخن کی جگہ ہلال کی نمد
گرتے ہوے ٹوٹ کر ستارے
قربان رہِ ضرورت ہڈی
قطبین کے سایۂ ضیا مین
خلوت کی چھاے انجمن کو
صورت مین غلاف محترم کے

دفتر سے طلوع کے نذارد
ہین رمی جمار کے اشارے
ثور و حمل سپہر تا جدی
مشغول دوگانے کے ادا مین
پردے مین چھپاے ماد من ہے
در پردہ طواف مین حرم کے

گریہ

تھا دیکھ کے اس ادا کو مفتون
چشم در کعبہ معلے
سکتے مین کہ کیا یہ گل کھلا ہے
آنکھون مین ہوا سمٹ کے یکجا
میدان نظر مین خلوت آرا
دامان نگاہ بن کے پھیلی
گل دار ہوے ہین سبز فانوس
واللیل کی زینتِ حواشی
النجم کا یہ آسمان مین نقشہ
جگنون کا ہوا مین یہ اشارا
تاریکی مین نور یا الٰہی
ہر شے مین ہے صنع خوش ادائی

دشتِ عرفات شکل مجنون
آئینہ حیرت تماشا
اس رات کا رنگ روپ کیا ہے
بیدار دلون کا کہا سویدا
کس چشم سیاہ کا ہے پردا
کس دیدۂ منتظر کی پتلی
پنجرے مین ہے طوطیون کی طاؤس
تفسیر کبیر کہکشان کی
سوسن کی زمین مین بنفشہ
ظلمت کا چمک رہا ہے تارا
آنکھون مین سما گئی سیاہی
ہر رنگ مین شان دلربائی

ہر باغ نثار روئے خوشبو
ہر دشت شکار چشم آہو

ظلمت مین ہے نور کی تجلی
بکھری ہوئی طور کی ہے چوٹی

ہر در سے ظہور نور مطلق
ہر دار مین شورش انا الحق

ہر قطرہ وضو کی فکر مین گم
ہر ذرہ کیے ہوئے تیمم

ہر سرو کو بندگی پہ ہی میل
ہر اُگے کی لو ہے قائم اللیل

ہر بزم طرب مین اتقیا جمع
قعدے ہین لگن قیام مین شمع

کہتا ہے جھکا ہوا اندھیرا
ہو جائے قبول سجدہ میرا

سجادۂ چرخ نیلگون پر
تسبیح ہزار دانہ اختر

تاریکی ہے یان سے منزلون دور
پیدا ہے سواد کشور نور

ابر رحمت گھرے ہوئے ہین
کچھ رات کے دن پھرے ہوئے ہین

نفرت ہی ستم کو آسمان سے
ہے تیر کھچا ہوا کمان سے

چلّے مین ہی تیر قوس روپوش
عقرب کی ہی نیش مین بھرا نوش

گردون کو اسد کیے ہوئے زیر
چھوٹا ہوا نیل گاؤ پر شیر

رفعت کا ہوا ہے سکہ جاری
میزان کی ہین دونون پلے بھاری

نوشاہ بنا ہوا ہے جوزا
ہے زیب کمر زری کا پٹکا

مریخ نشۂ بلند اختر
گردون کا لاڑا ہوا مقدر

کیوان کو دم سکندری ہے
چمکی زہرہ کی مشتری ہے

ہر پستی ہے اوج سے طاقی
ہر شان نزول کو ترقی

اعلیٰ کی طرف ہی سیل انوار
پروانہ چراغ سے خبردار

شبنم کی سے ہے پر لگا کے گلشن | بلبل سے کہو کہ پکڑے دامن
ذرّوں کی طرح نہ دشت اوڑ جائین | دیوانون سے کہیے ہوش مین آئین
شمشاد نہین کسیکے بس مین | قمری نہ پڑی رہے قفس مین
ساحل ہوتا ہے خشک ڈر سے | نکلا جاتا ہے بحر بر سے
کنعان کے اوڑا رہا ہے جوہر | دلو آج بنا کے ڈول جنتر
یونس ہین حوت تک پہونچکر | سکّہ نہ بٹھائین ہر درم پر
مرغابی برق ابر مسکن | چگ جائے نہ سنبلہ کا خرمن
اوڑ جائے نہ سطح ارض آہی | سرطان پہ کرے نہ چوٹ ماہی
پامال زمین نہ آسمان ہو | پٹری نہ سڑک کی کہکشان ہو
ظاہر ہوے کس لیے یہ سامان | کیون اتنے عروج پر ہے دوران
کیون خاک کی اتنی ارجمندی | کیون پستی کی اسقدر بلندی
کیون شب کا یہ حسن روزافزون | کیون ہے یہ ملیح اتنی موزون
محمول کا کس طرف ہے موضوع | مسند کو کیا ہے کسنے مرفوع
یہ کسکی خبر کا مبتدا ہے | موصول کہان کہان صلا ہے
ہین کس سے مضاف یہ عجائب | راجع ہے کدھر ضمیر غائب
ناگاہ خطاب آیا وحی تنزیل | عالی لقب آئے حضور جبریل

مدح جبرئیل

عمّان کرم کے در منثورا | قرآن شرف کے سورۂ نور
مانند دوازدہ پہ نازل | مانند دعا سپہر منزل

منشور اوامر و نواہی	عنوان صحیفۂ الٰہی
فہرست اخبار صفیا کے	تاریخ فرشتہ انبیا کے
درج گہر کلام باری	پیغامبر پیام باری
وارد ہوئے اہرمیان زمین پہ	ساتھ اونکے براق برق پیکر

تمہید وصف براق

پہونچا ہے براق تک جو نامہ	دو ہاتھ اوچھل پڑا ہے خامہ
شوخی پہ ہے تیز کلک رفتار	جل جائے سپند سبحۂ سیار
قطبین ہیں سن میان انجم	ذکر گھڑی کی ہوئی ہی چوکڑی گم
چکر میں ہے چار موج دریا	نشۂ ساہرن ہے چوکڑی کا
مضمون کی جست میں ہی گرمی	یا جست کے تار میں ہے بجلی
ہان اے مرے خامۂ سبک گام	آہستہ خرام بلکہ مخرام
دو چار قدم وہ چل سنبھل کر	حرف اوڑ کے نجا سکین فلک پر
گو ہو نہ سکیگا کچھ مگر خیر	لکہ وصف براق آسمان سیر

صفت براق

چھوٹا سا فرشتہ ہیکل	کمیت اوسکا بہشتی مخمل
سیپارۂ فلک سے آنے والا	اطلس کو کتان بنانے والا
یون چرخ سے نکلے وہ سبک سر	فانوس سے جس طرح کہ پرتو
شیشے سے پری چمن سے شبنم	سیپی سے گہر حباب سے دم
گلشن سے بہار جسم سے جان	آنکھون سے نیند دل سے ارمان

صحرائے شہود مین رم غیب
چلتے ہوے راہ عالم غیب

محو روش فراغ بالی
مشتاق خرام لاابالی

آدم سے ملک تک ایک دم مین
امکان سے قدم تک اک قدم مین

شوخی مین سلوک شوق کا حال
رفتار مین جذب عشق کی چال

نیرنگ طلسم حیرت آئین
یا گنج روان دولت دین

اقبال کا یا کہ بال دیگر
یا روح امین کا تیسرا پر

یا دیدۂ منتظر مین نقشا
اوڑتی ہوئی وصل کی خبر کا

ورود جبرئیل و براق بر آستانۂ شریف

بالجملہ وہ دونون محرم قرب
پروانہ و شمع عالم قرب

یون آئے ہو جس طرح سے عاجل
پروانہ چراغ کے مقابل

یا جیسے کہ عاشقان مضطر
اپنا خط شوق آپ لیکر

حاضر ہوے اوسکے آستان پر
جسکا کہ مکان ہے لامکان پر

نعت

محبوب خدائے انس و جان کا
مقصود رموز کن فکان کا

امکان کے گھر کا ابر نیسان
دریائے قدم کا شاخ مرجان

صانع کے قلم کا رنگ ایجاد
شاہدون کے چمن کا سرو آزاد

ایمان کی سند کا نقش خاتم
عرفان کے نگین کا اسم اعظم

آغاز ازل کی ابتدا کا
انجام ابد کی انتہا کا

تشبیہ کے آئینے مین تمثال
تنزیہ کی سلطنت کا اقبال

ہاشم کی کلاہ میں گلِ تر
دامن میں قریشیوں کے گوہر

منظورِ اشارۂ فنکبر
قائم پہ مقام قسم فانذرا

نور القمرین والکواکب
خورشید مشارق و مغارب

رونق دہ ایمنِ تجلّی
شمع تہِ دامن تجلّی

لاہوت مقام و عرش مسند
شاہنشہِ انبیا محمد

ورود

تا دورِ زمانہ بہر نازش
تسلیم خدا و احترامش

اوسوقت وہ دفترِ معانی
تھا داخلِ بیتِ اُمِّ ہانی

رکھتا ہی نتھا قدم زمین پہ
نازان تھا مکان اوس مکین پر

تھی خاک وہان کی گل بدامن
اوس حجرے کا تھا چراغ روشن

راحت تھی نیاز مندِ سرکار
تھا خواب کا بخت خفتہ بیدار

رحمت کی ردا سے مہر گستر
گلگون و لطیف و صاف بستر

رنگینی فیض عام قالین
خاطر کا گداز شمع بالین

ہم غافلون کا خیال ہر پل
آرایشِ پردہ ہائے مخمل

تھی چاندنی کی بساط ہی کیا
ہوتی جو وہ فرش بزم والا

کیا بال ہما کے بالش پہ
تکیہ سرِ پاک کا خدا پہ

خضرِ رہِ حق مقیم منزل
سوتی ہوئی آنکھ جاگتا دل

دریا سے روان برنگ گوہر
غنچے کے لباس مین گلِ تر

آداب سے آپ کو اوٹھایا
یا اپنے نصیب کو جگایا

بیدار ہوئی جو چشم حق بین — آ ہو ہوئی شکل خواب شیرین

دیکھا کہ عجیب ماجرا ہی — گھر برج قمر بنا ہوا ہے

انشا ہے رموز غیب مضمر — ہونیکا نہین یہ دن کبھی پھر

سونا کبھی ہو نہ یہ جگانا — لیتا رہے کروٹین زمانا

طالع ہین نہین یہ شب کسی کے — اختر سو بار سو کے جاگے

ہوگی نہ یہ پھر زمین کی توقیر — مٹی ہو ہزار بار اکسیر

انوار کا ہے ورود پیہم — تارونکی برس رہی ہے شبنم

نازل ہوے عالم مجازی — امواج محیط بے نیازی

جبریل ہین اور براق بھی ہی — قاصد بھی ہے اشتیاق بھی ہی

تحریک نسیم وصبح صادق — کشتی سبک و ہوا موافق

کوسون سے رسول روح پرور — آیا ہے ہواے شوق لیکر

آنا ہے طلب کا استعارہ — بردن کا ہے آمدن اشارہ

یعنے اوٹھیے کہ بحر پر جوش — گوہر کے لیے ہی کھولے آغوش

اوٹھیے کہ چمن ہرا بھرا ہے — طوطی بلبل کا بولتا ہے

اوٹھیے کہ ہے باب فیض مفتوح — ہے طالب جسم عالم روح

اوٹھیے کہ نگاہ چشم تنزیہ — ہے منتظر جمال تشبیہ

اے محمل شوق منزل ذوق — اے شاہد ذوق محمل شوق

ای ہمت طالبان مطلوب — ای جان حبیب و شان محبوب

تھی دل سے تجھے طلب خدا کی — ہر لحظہ تھی یاد کبریا کی

اب اوسکی طلب کا ہے تقاضا ۔ ہے یاد میں تیری حق تعالیٰ
دیکھو اوٹھ کے بہار منزل صدر ۔ لے اے شب و ہر شب برات شب قدر
کر سیر مقام قدس کی آج ۔ اے شب وہ ہر شب تو معراج
عرش آپ کا منتظر ہے چلیے ۔ خاطر کو سنبھالیے سنبھلیے
پاکر یہ اشارۂ کرامت ۔ کی شوق نے شورش قیامت
سینے سے جگر چلا نکل کر ۔ شادی سے ہزار ہا اوچھل کر
فرحت سے ہوا یہ قلب بیتاب ۔ آئینہ دکھا رہا تھا سیماب
پہونچا دل بیقرار ہر ور ۔ سو بار زمین سے آسمان پر

تشریف آوری بیت اللہ

اوٹھ کر وہ خدا کا آرزومند ۔ لب تشنۂ شربت شکر خند
آیا پے آبروے کعبہ ۔ مانند خلیل سوے کعبہ
محبوب خدا سے بحر و بر کا ۔ مہمان ہوا خدا کے گھر کا
اوس گھر میں یہ تھا خوشی کا عالم ۔ ڈر تھا کہ اوبل نجائے زمزم
کعبہ نکرے طواف اپنا ۔ ہو قبلہ نما کہیں نہ قبلا
پائوں پہ بتان سر کشیدہ ۔ گر پڑکے نہوں خدا رسیدہ
اہلاً سہلاً کہا حرم نے ۔ لبیک حریم محترم نے
محراب جھکی سر ادب سے ۔ منبر نے قدم لیے نبی کے
آیا جو کرم پہ عشق بیباک ۔ سینہ کیا شوق جگر کیا چاک
بھڑکا دیے اور شعلے دل کے ۔ آب زمزم کے دیکھے چھینٹے

کی مشق جفا ستمگر وفا سے | زخمی بھی کیا تو اک ادا سے
لبریز طرب کیا الم سے | تشریح کو ملا دیا الم سے
گوہر کو بنا دیا سمندر | آئینے کو کر دیا سکندر
بھر دی دل پاک میں تجلی | یا کعبۂ دل میں کی سپیدی
خالی اسے کر کے ماسوا سے | لبریز کیا فقط خدا سے
حق سے رگ و پے کو کر کے معمور | جسم بشری کو کر دیا نور
بندے سے کہا نظر بچا کر | کیا غیر ہے تو خدا خدا کر
وحدت کو کھچا دوئی کا نیرنگ | بیرنگی کی سمت کو چلا رنگ
بسمل ہوئی قلب کی تپش بھی | کوشش کرنے لگی کشش بھی
اعلیٰ کی طرف ہوا ارادہ | کعبے نے کہا خدا کو سونپا
باعزت و شان و جاہ و تمکین | آیا بالائے خانۂ زین
حضرت کی رکاب میں قدم تھے | یا طاق میں رکھے گل کے دستے
اللہ وہ راہوار چالاک | اور پشت پہ شہسوار لولاک
یہ شان کبھی سنی نہ دیکھی | افلاک کی ہفت پشت نے بھی
لی باگ تو اشہب سبک گام | تھا صبح بہار کشور شام

مسجد اقصیٰ

پیش نظر جناب عالی | بیت المقدس کا باب عالی
وہ سرور انبیا سے پیشین | وہ باعث فخر شرع و آئین
مسجد کے قریب آکے اترا | آداب سے سر جھکا کے اترا

اک ہاتف غیب نے ان خبر دہ　آسرا ہے سبحٰنہ بعبدہ
ہر شے تھی وہاں کی حیرت افزا　اللہ کے گھر میں تھی کمی کیا
گوشے گوشے میں روح واصل　پہلو پہلو میں قلب شاغل
ظلمت کے غبار سے نمایاں　گرد رہ لشکر سلیمان
شان لب بام سے ہویدا　جاں بخشی حضرت مسیحا
دیوار میں خامشی کا عالم　آثار قبول صوم مریم
داؤد کے نغمہ ہائے دلبند　کھائے دم عیسوی کی سوگند
سلطان عرب کے مژدہ گویاں　انجیل و زبور اوٹھائے قرآن
مرفوع پیمبروں کی رایات　یا سورۂ انبیا کے آیات
ہر تختے میں تھے ہزار تھالے　اک شجرۂ طور کی قلم کے
وہ مرجع کائنات باہم　وہ قبلہ کعبہ دو عالم
قبلے نے درود کی ندا دی　کعبے نے نماز شکر ادا کی
مینار اوٹھے برائے تعظیم　محراب جھکی بقصد تسلیم
منبر نے پڑھا ادب سے گویا　شاہنشہ انبیا کا خطبا
آنکھوں کو بچھائے تھا مصلا　سایہ کیے گنبد معلا
از راہ کمال مہربانی　اوس گھر سے ہوئی یہ میہمانی
رکھ کر مے و شیر کو مقابل　اوس صاحب ذوق کا لیا دل
اک رنگ میں لالہ ایک نسرین　اک ذوق میں تلخ ایک شیرین
گلگوں مے ناب بھر پیکر　اکسار طرب کے لعل احمر

اکسیر طراوت نفس کی
یا روح کھنچی ہوئی ہوس کی

وہ شیر لطیف ماہ تابان
ستھری ہوئی دردِ کاہشِ جان

جان بخشی دورِ عالمِ عشق
بالائی اِک آمدِ غمِ عشق

کی رغبتِ قلب نے جو تاثیر
مقبول لبِ شیر ہو گیا شیر

عکسِ لبِ جان فزا لبن مین
ہمرنگ عقیق تھا یمن مین

چہرہ کا سرِ مے پہ تیغ ستنے کا
انگور کے زخم پر نمک تھا

پیکر وہ شیر صبح پیکر
خورشید رواں ہوا فلک پر

تنہائی کا قافلہ رواں تھا
تجرید کا ساتھ کارواں تھا

گلگوں بہار تھا وہ شیرینہ
مانند دمِ نسیم گلریزہ

پہونچی جو ہوا سے دامنِ پاک
کھلنے لگے غنچہ ہاے افلاک

سیر فلک اول

چلنے سے سمند بادپا کی
جا کر چشمِ قمر مین جا کی

وہ خطبہ منبرِ خلافت
آئینہ جوہرِ شرافت

جسکا کہ ارم ہے تختِ طاؤس
افلاک و نجوم شمع و فانوس

خلقت ہوئی جسکے جان و دل سے
جس طرح بشر کی آب و گل سے

ہمرتبہ صفی باصفا کا
مصداقِ خطابِ مصطفےٰ کا

وہ روزِ ازل کا سعد اکبر
وہ اولِ ما خلق کا مظہر

وہ سطرِ اخیر صفحہ راز
وہ مطلعِ اولین آغاز

وہ آخرِ انبیاے مرسل
جسکا ثانی نہین وہ اول

تنزیہ کا لطف پانے والا
شان وحدت دکھانے والا

پہونچا کے طے زمین کا دفتر
مثل الف اول آسمان پر

آیا جو نظر وہ فخر عالم
آدم نے کہا کہ خیر مقدم

فرزند وہ پسر بنا پدر سے
خیر البشر اول البشر سے

پہلے پہل آسمان کو دیکھا
ارواح فرشتگان کو دیکھا

پہونچے قدم سعید سرور
مہتاب بھی منزل فلک پر

پامال طبیعت روان کی
گویا تھی زمین آسمان کی

فلک دوم

پھر وہ سبب ظہور ایمان
ظلمات جہان مین آب حیوان

جسکے شہدا کا واپسین دم
صبح انفاس ابن مریم

جسکا کرم آیت شفا ہے
بیمار کے درد کی دوا ہے

ہے جسکی اذان صبحگاہی
احیا ہے شریعت الٰہی

وہ گوہر آب زندگانی
جسکا اول نہین وہ ثانی

شان احد احمد مکرم
شاہنشہ کشور دو عالم

پھیلی ہوئی جسکی چاندنی ہے
دن دونی ہے رات چوگنی ہے

یکتائی کا رنگ لانے والا
نیرنگ دوئی مٹانے والا

پہونچا بکمال شادمانی
تا دائرۂ سپہر ثانی

رونق ہوئی کشور فلک مین
جان آگئی پیکر فلک مین

یکجان و دو تن ہوئے نمایان
سمجھے کہ ہے مسیح دوران

تاجِ سرِ انبیا کے گوہر | آئینۂ حق نما کے جوہر
تیجے نے صدا سے مرجھا دی | انفاسِ مسیح نے جلا دی
تھا منشی چرخ لو لگائے | خامہ کی طرح سے سر جھکائے
زندہ ہوئین صورتین رقم کی | اور روح پھڑک گئی قلم کی

فلکِ سوم

پھر وہ شرف ستارۂ حسن | زیبِ رُخِ ماہ پارۂ حسن
ہے جسکی حسین پاک صورت | اِک نسخۂ گلستانِ قدرت
جسپر ہے فدا چمن مین سنبل | گلزار مین گل قفس مین بلبل
ہے جسکی بہار رُخ کی تمہید | اوراق سمن برگہ لبید
وہ واسطۂ قدیم و حادث | سعدین فلک نشین کا ثالث
وہ چشم و چراغ آدم و نوح | سرو چمن مثلث روح
توحید کا تخم بونے والا | تثلیث کا گھر ڈبونے والا
یون گذرا تیسرے فلک پر | جس طرح نظر مین حسن منظر

سراپا

اِس جا ہے سخن کا اور مرجع | مصرع ہی ہر ایک حسن مطلع
کاتب کی چمک رہی ہی تقدیر | آنکھون مین کھچی ہوئی ہی تصویر
نقشے کی ہے وہ لطیف صورت | جس سے کہ ہی اہل دلکو حیرت
صورت کا وہ دلپذیر نقشہ | جس سے ہے ہر آئینے کو سکتہ
سورج کی نہ دو پھر پلٹ جائے | اِسدم مرے سامنے سے ہٹ جائے

گر بدر کہیں ادھر ادھر ہو — کہدو مرے شہر سے بدر ہو

حقا کہ وہ جسم سر سے تا پا — ہے شاہدِ غیب کا سراپا

دیکھا ہے خدا نے اپنا عالم — آئینہ بنا کے قدِ آدم

کھینچی بکمال حسن تدبیر — نقاش ازل نے اپنی تصویر

رخ مین صفتِ جمال دی ہی — صورت مین جان ڈالدی ہی

ابرو پہ جبین مہ شمائل — رکھی ہوئی رحل پر حمائل

پیشانی ہے جزو مصحف رو — اس پارے کے دو رکوع ابرو

واللیل کا ترجما ہے گیسو — تفسیرِ اذا سجے ہے گیسو

آنکھون سے لکھون صفت جو آنکھین — مالا عین رأت وہ آنکھین

بیداری بخت چشم ایجاد — سیپارۂ رخ کے سورۂ صاد

خلوت گہِ کبریا کو دیکھا — آنکھون کی قسم خدا کو دیکھا

بینی سے بلند اخترِ حسن — معراج پہ ہی ہمیشہ حسن

اسرار دہن مین وحی منزل — اور حاملِ وحی ریش مرسل

احباب مین لب مسیح تقریر — اعدا مین لیے کلیم شمشیر

کیا ذکر تبسم ہنسی ہے — گل کی گلشن مین جو ہنسی ہے

کانون کی سُنی ہے کیا روایت — جو سر وہ ہی قطب کی ولایت

جوہر کا بھرا ہوا خزینہ — آئینۂ بے مثال سینہ

اسرار نہ آسمان نظر مین — ڈوبے ہوئے ہفت بحر بر مین

اوس گردنِ صاف کی بلندی — تکبیر فریضۂ سحر کی

رعنائی قامت مناسب — روزی ہین اذان وقت مغرب

دیکھے ہین فلک مین یا زمین مین — ہاتھ ایسے کسی کے آستین مین

دو انگلیون مین یہ ماہ کا حال — مقراض مین جس طرح ہما جال

کھولے ہوے شوق عرش عالی — عینین[1] براہ پائمالی

جبریل بھی تشنج و شتاب مین ہین — پا ایسے کسی رکاب مین ہین

دیکھی جو وہ صورت دل آرا — ارواح کو دفعۃً غش آیا

حالت ہوئی بیخودی کی طاری — ٹھہرو کہین بھول اوٹھی ستاری

کہتے تھے ملک سنی نہ دیکھی — صورت ہے کہ قدرت الٰہی

حاضر تھے پیمبر کنعان — فرزند جوان پیر کنعان

گل جنکے تھے مصر کے چمن مین — کانٹے کنعان کے پیرہن مین

یعقوب تھے جنکے ناز بردار — تھا جنکا دلون مین گرم بازار

آنکھون مین سمائی وہ تجلی — جو خواب مین تھی کبھی نہ دیکھی

یوسف ہوے جان و دل سے شیدا — تنہا دیکھ کے رہ گئی زلیخا

فلک چہارم

پھر وہ خط عفو اہل عصیان — فرزانہ شفیع پیش یزدان

جس سے کہ ہوئی شکست کفار — صحراے عرب ہی جس سے گلزار

تشریف شرف کی بے کم و کاست — جسکے قد راست پہ ہوئی راست

وہ رونق چار سوے ایجاد — اعجاز کرامت خداداد

تھے جسکے چار یار ذی جاہ — منزلگہ لطف دہر کے ماہ

[1] لفظ عینین معنی مین دونون آنکھین ہین ۱۲

زیبا پیش صدر حلم و تمکین | آرایش چار بالش دین
بیکس کی مراد دینے والا | ناچار کی داد دینے والا
ٹھہرا جو چرخ چار مین پر | یا صفحۂ سیم پر خط زر
اسرار نہان کے لکھنے مین آئین | گو دو نون زبان خامہ ملجائین
میدان وہ عجب روپ مین تھا | خورشید بھی دوڑ دھوپ مین تھا
کی مصحف انبیا کی تدریس | تا واذکر فی الکتاب ادریس
یکجا ہوے دو نبی اکرم | مثل صفحات خط توام
یکرنگی مصطفیٰ و ادریس | قدرت کے قلم کی سطر تجنیس
ہم وضع دو نقش کلک ایجاد | دو قطعے نوشتۂ یک استاد

فلک پنجم

پھر وہ گل نو بہار معنی | وہ گوہر شاہوار معنی
ہے جسکی زبان مین فصاحت | ہے جسکے کلام مین ملاحت
ہے جسکی شگفتہ رنگ تقریر | مَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی کی تفسیر
اعجاز اثر بیان شیرین | قرآن کا ورق زبان شیرین
اورنگ نشین عزت و جاہ | نذر رسن پنجۂ ید اللہ
کبیر کی جسکے پاس دولت | ہے جسکی نماز پنج نوبت
گبران جہان [illegible] | ہے مخزن پنج گنج پرویز
[illegible] ہا سے یقین پر [illegible] والا | دل ہی شش و پنج کھونے والا
آیا [illegible] پنجۂ [illegible] | یا افسر سلطنت پہ گوہر

ہارون نے کہ افصح البیان تھے — گویا کہ کلیم کی زبان تھے
موسیٰ کے وزیر اور برادر — پیغمبرؑ و بازو و پیمبرؑ
کی نعت ادا پہ خوش بیانی — یا وصف چمن مین گلفشانی
تحریر کیے ہزار دفتر — الواح زبرجد فلک پر
بہرام تھا معترف منشی کی — عبریؔ[1] نے یہ کی تمام ترکی

فلک ششم

پھر وہ دُرِ بے بہائے تکوین — وہ لالہ و لعل کوہ تمکین
جسکی نہین روک لامکان تک — پایاب ہے نیل آسمان تک
ہے ذکر مین جسکے سحر باطل — افسون ہے اسیر چاہ بابل
آہوے رمیدہ ساحری ہی — اللہ کی گاے سامری ہی
جس سے ہوئی شان کفر نابود — فرعون کو بھی بچا نہ نمرود
جسکی شوکت وزیر و شہ پہ — شمشیر اوسکی قضا کا شہپر
جسکی بخشش کی ڈر سے قارون — پہلے سے ہوا زمین مین مدفون
وہ روز طلوع صبح بینش — صبح ششم روز آفرینش
وہ قبلہ شش جہات عالم — وہ مرجع کائنات عالم
انداز کرم بتانے والا — شش دانگ جہان لٹانیوالا
گردونِ ششم پہ چشم بد دور — چمکا مانند شعلہ طور
جلوے وہ جمال نے دکھائے — موسیٰ وہی آگ لینے آئے
تھا داغ فراق لن ترانی — مسرور وصال من رآنی[2]

[1] عبری سے مراد حضرت ہارون جنکی زبان عبرانی تھی مطلب کہ بہرام ترک فلک سے تقریر اونکے سامنے ہوسکی ۱۲

[2] اشارہ حدیث من رانی فقد رای الحق ۱۲

وہ محوِ کلام ایزدِ پاک | تھا دہر سکوت ماعرفناک
آتی تھی صدا یہ عقلِ اوّل | دیکھے کوئی نخلِ طور کا پھل
کیا وادیِ ایمن فلک کی | تقدیر سے مشتری ہے جھلکی

فلکِ ہفتم

پھر وہ خمِ سجدہ گاہ تسلیم | محرابِ حریمِ جاہ و تعظیم
کعبے کا سوادِ صفحۂ عین | شنگرفیِ نسخۂ جبین
جسکی آمد کا سنتے ہی غل | آتشکدے شمع سان ہوئی گل
گردن مین بتانِ بے دہن کی | پھانسی ہوئی چوٹی برہمن کی
کلیون کی طرح سے چٹکے چھوڑا | کعبہ مین پڑا بتون کا توڑا
طوفانِ بلا ہے جسکا خنجر | بہرِ آذر پرست و آذر
وہ ناظرہ خوانِ مصحفِ دل | خضرِ سرِ راہِ ہفت منزل
سلطانِ سریرِ ہفت کشور | شمعِ فانوسِ ہفت اختر
جمعے کو سعید کرنے والا | ہر ہفتے مین عید کرنے والا
ادنا سے بامِ چرخِ ہفتم | قربان ہوے ہر قدم پہ انجم
تھین منتظرِ جنابِ اطہر | عینین خلیلِ ابنِ آذر
کرتا تھا جو صرف میہمانی | خوانِ یغماے من عصانی
دیوانِ ازل کا مطلعِ نور | برجستہ ردیفِ بیتِ معمور
اک بزم کے تھے چراغ دونون | ملکر ہوے باغ باغ دونون
ہندو سے فلک بتون سے بیزار | منت سے نجات کا طلبگار

بیت المعمور

اوس بیت مین پھر وہ سرو موزون
آیا مانند تازہ مضمون
قبلہ تھا خدا کے سب گھرونکا
یا صدر تمام دفترون کا
جلتے تھے وہان فرشتونکے پر
گرتے تھے اک سر ملک پر
گنجایش غیر حق سے معذور
مالک سے تمام خانہ معمور
نیرنگ خیال قدسیان کا
یا رنگ محل نہ آسمان کا
آگے جو بڑھا وہ صاحب دل
حیرت کے تھے آئنے مقابل

بہشت و دوزخ

ہر شے تصویر بزم تنزیہ
آئینہ حیرت اوسکی تشبیہ
سب عالم غیب کے کرشمے
سر ملکوت کے سمجھے
باغ لاہوت کے گلے رنگ
قدرت کے عیان طلسم نیرنگ
خورشید جمال کے ستارے
یا قوت جلال کے شرارے
ٹھہری جو اوترکے پل سواری
مالک نے ادب سی بندگی کی
پاکر خبر بہار مقدم
گل ہو گئی آتش جہنم
تھا خوف کہ ہو نجائے برباد
دوزخ مثل بہشت شداد
رحمت کی سحر ہوئی نمودار
ہو کیون نہ سقر سفر پہ تیار
شعلے کی شرارتین تھین فی النار
خاموش تھا صورت گنہگار
پھر وہ گل گلستان تنزیہ
وہ باعث خلق و ہو ما فیہ
مانند بہار فرحت انگیز
جنت کی طرف ہوا جلو ریز

جسکا ہی لقب میان جمہور ... نور افشان باغ عالم نور
کیا کیجیے بیان صفت فضا کی ... پھلواری جناب کبریا کی
سر و صل علی سے گل تر ... رمز بلغ العلی صنوبر
مے وہ کہ بہ رنگ چشم مخمور ... اپنے نشے مین آپ ہی چور
نے وہ کہ ہے جسکا زمزمہ لا ... ہم معنی لا الٰہ الا
یک سینۂ عندلیب و صد گل ... یک سایۂ گل ہزار بلبل
تار رگ گل ہزار دستان ... از بہر کیے بلبلین گلستان
رخ حسن عمل کا حور و غلمان ... چشم نگہ قبول رضوان
دریا سے کرم سمٹ کے کوثر ... رحمت محمد ود ہو کے ساغر
خوش ہو کے قضا ہشت پیرا ... تقدیر نہال ہو کے طوبا
ہر شاخ رہ خدا کی مشعل ... ہر پھول نہال شوق کا پھل
ہر چشمہ نیاز کا کرشمہ ... یا دیدۂ منتظر کا چشمہ
تھا نوک زبان حال رضوان ... دیباچۂ منت گلستان
اللہ رے یہ مرا مقدر ... رکھ اپنے قدم مری جبین پر
امت سے بھی اسقدر ہوا شاد ... آ کر کرین میرے گھر کو آباد
ہین سب بد و نیک مجکو محبوب ... بی قید وہ یوسف اور مین یعقوب
اچھے ہون اگر قصور میرے ... عاصی کے قصور سے بدیلے
ہو مشک خطا مری ختن مین ... یا نافرمان ہو اس چمن مین
سیکھے مجھے قبل حشر برپا ... سبکے مجکو بد توں سے ...

اوسدن عجب اضطراب ہوگا — ہنگامۂ سب بے حساب ہوگا
مجنون کوئی رہ نجائے بن مین — بیخود کوئی وادی قرن مین
غافل کوئی حشر مین کھو جائے — محسن کسی سایے مین سو جائے
اے صدر نشین یوم موعود — اے بادشہ مقام محمود
برلا مری آرزو کرم سے — ہی میری بہشت تیرے دم سے
القصہ سمجھ کے جزو کل کو — اور دیکھ کے داغکے خار و گل کو

عرش و کرسی

اور آگے بڑھا وہ طالب رب — کہتا ہوا آمدم بمطلب
طوبےٰ سے رکھا قدم جو آگے — جبریل و براق دونون ٹھہرے
رفرف پہ چڑھا وہ صاحب قدر — جس طرح کمال پر سر بدر
کرسی پہ بٹھا کے نقش مقصود — آیا سو عرش پاک معبود
سب سرو قدان عرش اعظم — تعظیم کو اوٹھے قدِ آدم

مقام اعلیٰ

زیر قدم جناب والا — اعلیٰ سے تھا جو مقام اعلیٰ
دلکی تک و دو تھی دم سے آگے — سرچار قدم قدم سے آگے
آئینہ رو سے ذات عالی — اقلیم صفات بیمثالی
چمکا ہوا اپنی تجلی — پھیلا ہوا اسمین تجلی
وحدت کا کھلا ہوا وہ ناکا — سمجھے نہیں جنس ما سوا کا
وارفتہ خیال جہت و جو کے — چھا پچھلے خون آرزو کے

امید کے تہ نشین سفینے — ٹوٹے ہوے حوصلے کے زینے

نکلی ہوئین ہمتون کی جانین — اوتری ہوئین چلے سے کمانین

بھولے ہوے راہ کے مسافر — ارکان رباعی عناصر

افتادہ خاک بحر و ساحل — درماندۂ راہ خضر و منزل

طاؤس سپہر بال بستہ — عنقاے نجوم پر شکستہ

جھیلی ہوئی دورباش ادب کی — طوبی و بہشت و عرش و کرسی

جا نیکا نہ سکین ملک نام — رہ جو نکا پہونچ سکے نہ پیغام

تاثیر دعا کی در سے محروم — کوشش شرف اثر سے محروم

انسانکی وہان تھی کب رسائی — آنکھون مین کشش بٹھا کے لائی

وہ مردم چشم دین و ایمان — کحل البصر وجوب و امکان

ایمان کا رنگ و بوے تصدیق — نخل چمن مجاز و تحقیق

وہ مرجع کار و کارسازی — وہ سرِّ نیاز و بے نیازی

آنکھون کو تلاش جلوۂ رب — کانون مین صدا سے سخن اقرب

آیا سوے بزم لی مع اللہ — آئینے مین جیسے پرتو ماہ

پہونچا وہ وہان جہان نہ پہونچے — جبریل کی عقل کے فرشتے

نزدیک خدا حضور پہونچے — اللہ اللہ دور پہونچے

لرزے مین تمام دست و پا تھے — انداز جلال کبریا تھے

بے سایہ قد رسول باری — تھا سایۂ نخل خاکساری

سجدے کے لیے جھکا ہوا تھا — سر عرش پہ اور زمین پہ ماتھا

ہر لحظہ زبان پہ مناجات — ہر لمحہ لبوں پہ التحیات
خالق سے نگاہ پاک محرم — چھوٹی ہوئی عینک دو عالم
تجلی میں جا جمال دلخواہ — جس طرح چھپے پہ قل ہو اللہ
خاموشی عشق سرمہ پیکر — آوازۂ حسن شور محشر
ہوا ہے حجاب جا گدازی — سیرابی باغ دلنوازی
وحدت کے بچھے ہوئے تھے اورنگ — کثرت کے اٹھے ہوئے تھے نیرنگ
تھی اوج پہ شان مصطفائی — دکھلاتی تھی بندگی خدائی
وحدت کی ہوئی دوئی میں آمد — مانند احد میان احمد
دامن میں چھپا سکے غیر کو عین — واحد تھا نقاب روے اثنین
عینیت غیر رب کو رب سے — غیریت عین کو عرب سے
ذات احمد تھی یا خدا تھا — سایہ کیا میم تک جدا تھا
خالق کی صفت ہے ذات والا — وہ شعلۂ طور یہ اوجالا
کیا ہو گئے حد سے بڑھنے والے — سجدے میں درود پڑھنے والے
عرفان کے مقام کی کریں سیر — دیکھیں کہ صفت ہے عین یا غیر
کافی ہے اسیقدر بیان بس — بس اے مری طبع نکتہ دان بس
لازم ہے ادب سے وہ خموشی — جو مہر ہو میرے خاتمہ کی

خاتمہ ومناجات

اسوقت اوٹھا ہوا ہے پردا — موقع ہے رسائی دعا کا
کر عرض ادب سے سر جھکا کر — تا پایۂ عرش ہاتھ اوٹھا کر

اے پرتو مہر لایزالی
بے مثل مثال بے مثالی

شمع حرم خدا نمائی
قندیل حریم کبریائی

جس طرح ملا تو اپنے رب سے
انداز سے شوق سے ادب سے

یون ہی ترے عاصیان مجبور
اکدن ہون ترے لقا سے مسرور

صدقے ہین ترے یہ آرزو ہے
دم مین رہ آخرت کرین طے

ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید
جس طرح سے صبح صادق عید

یون سر پہ ہو مہر آتشین خو
ٹوپی مین کسی کی جیسے جگنو

دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل
مین سوؤن لحد مین ہو کے غافل

گذرے مری نعت کے سخن مین
رکھی ہو یہ مثنوی کفن مین

پردہ رہے نامۂ عمل کا
کھل جائے نہ قبر مین لفافا

او سدم کھلے چشم آرزومند
جب وقت حشر ہو چکے بند

جلدی کرے شوق قلب مضطر
کھل جائین مرے براق کے پر

اس تیزی سے آئے وہ سبکبال
پیچھے رہین کاتبان اعمال

پہونچے مرا بادپا ارم تک
پہونچا دے مجھے ترے قدم تک

رہ جائین نہ میرے دل کے ارمان
مشکل سے نہ مشکلین ہون آسان

شامت سے نہ پایمال ہو جائے
سبزہ جو اوگے نہال ہو جائے

پھولے پھلے گلشن تمنا
عقبیٰ مری پھل ہو پھول دنیا

یا ان شوق و خلوص التجا ہو
وان مین ہون آپ ہون خدا ہو

تمام شد

ان نظم عجیب سے ہوئی مسرت	ہر رنگ طبیعت صفا پیدا و قرات	گویا یہ کہا جواب تاریخ لطیف	معراج خیال لامکان پرواز

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع ارجمند و فکر بلند گنجینۂ معانی راکلید جناب مولوی رشید الدین صاحب رشید خلف حافظ رحیم الدین صاحب رئیس کاکوری

حبذا کہ فروغ طبع محسن	پیدا ہوئی اختر سخن ہے	یہ مثنوی چراغ کعبہ	اک شمع منور سخن ہے
لکھے ہیں ہر ایک سطر رنگین	گیسوئے معنبر سخن ہے	بحر اسکی وہ شوخ ہے کہ جسکو	پریوں سے دلبر سخن ہے
موزوں کی شاہد معانی	آرائش زیور سخن ہے	دیکھو اسکو رشید چشم دل سے	یہ چشمۂ کوثر سخن ہے
ہر رنگ میں ہر خیال نازک	تا مملکت کشور سخن ہے	الفاظ کے ساتھ غور کیجیے	نسخہ نہیں دفتر سخن ہے
	آداب کے ساتھ لکھیے تاریخ	معراج پیمبر سخن ہے	

تاریخ طبعزاد جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی رئیس اعظم بمبئی محلہ نظام پورہ

استاد مرے جناب محسن	کیجئے آپکا طرز ہی جدا ہے	خامے سے حضور کے جو ٹپکا	طوبیٰ میں یہی شاخ کیا ہی
واللہ سخن ہی یا کرامات	اعجاز طبیعت رسا ہے	الفاظ شگفتہ سے چمن میں	طوطی معنی کا بولتا ہی
ہر بیت میں نور کا ہی مضمون	کعبے میں چراغ رکھ دیا ہی	ہر طرز میں اک نیا تکلف	ہر رنگ میں اک نیا مزا ہی
ثانی سے جو بہتر ہی اول	پہلے سے شگفتہ دوسرا ہی	ہر ایک ردیف منتخب ہے	جو قافیہ ہی ڈھلا ڈھلا ہی
سیفی کو ہوا خیال تاریخ	کیا اسکا بلند حوصلا ہے	ہاں آپ نے کہا بہت ادب سے	یہ نعت رسول مجتبےٰ ہی

۱۳۰۱ھ

ولہ

مرے استاد محسن نے لکھی یہ مثنوی سیفی	کہ جسکا دلنشین انداز و دلکش طرز رنگین ہی
گئے عرش بریں تک جسکے مضمون بلند ایسکے	سروش غیب بولا دیکھ کہ معراج المضامین ہی

۱۳۰۱

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی محمد رشید حسن صاحب طپش اسسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلام بمبئی

بارک اللہ چڑھ گیا کس اوج پر نجم سخن	قطرے قطرے میں ہے شورش قلزم مواج کی
دور ہو سمجھا ہے ستارہ رفعت معنی کا آج	بادشاہ نظم کو حاجت ہے تخت و تاج کی
خامۂ محسن نے صفحے پر چڑھائی ہیں چنیاں	لعل کی یاقوت کی الماس کی پکھراج کی
اے طپش یہ مصرع برجستہ لکھ تاریخ میں	مثنوی یا ادب حال شب معراج کی

سنہ ۱۳۰۱ ہجری

سراپای رسول اکرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حلیۂ اشرف نسل آدم صلی اللہ علیہ وسلم

للہ الحمد شب غم نے اوٹھایا بستر
مرحبا طالع بیدار مبارک ہو سحر

مژدہ اے دل کہ ہوا نور سحر پیش نظر
بارک اللہ طبیعت کا ہوا رنگ دگر

گر نہ ہو پاس ادب تجھ سے کچھ دعوا ہی
سجدہ کرتی ہین ملائک اوسے تیار ہی

لامکان تک لیے جاتی ہی مجھے طبع رسا
لڑ گیا عرش کے پایے سے سخن کا پایا

ہو رہا ہی صف ارواح مین ہر اک چرچا
خیر مقدم کی چلی آتی ہی ہر سو سے صدا

بزم قدسی کا بلایا ہوا مہمان ہون مین
ملک آنکھون پہ بٹھاتے ہین انسان ہون مین

آج کس دھوم سے خدام سخن آتے ہین
مسندین فکر کی محفل مین بچھا جاتے ہین

تنگی بزم جہان دیکھ کے گھبراتے ہین
گاؤ تکیہ کرۂ ارض کا اوٹھولتے ہین

جشن کا روز ہی یعنی کہ شب اقدس کا
اور اونچا کرو خیمہ فلک اطلس کا

ہم دکھاتی ہین طبیعت سے تماشے کتنے
عالم نور مین چھوٹ آئے ہین شگوفے کتنے

حل کیے غنچۂ خورشید سے نکتے کتنے
عقدۂ پروین سے لکھے ہین معمے کتنے

سادہ کاغذ ورق مہر درخشان ہی آج
دست بیضاے عطارد مین قلمدان ہی آج

یون خرامندہ بشوخی قلم رعنا ہی
سرو ہی جس سے خجل غرق عرق دریا ہی

بال پروانہ ہی چٹکی مین دبکتا ہی
آہوے شوخ ہی کیا کبک خرامان کیا ہی

کوئی شاخ آہوؤن کی جلوہ گہ چین تو نہین
کوئی سر خامہ کا بجز کبک دری ہین تو نہین

رنگِ گلزارِ معانی کا عجب عالم ہے ۔ غنچے کو دیکھیے تو صبح کا ہمدم ہے
ہر رگِ گل چاند کے ٹکڑے سے بھلا کیا کم ہے ۔ سرورِ عنا میں آئینہ قدِ آدم ہے
ہر شجر شمع تجلی ہو گلین جھاڑ ہین ۔ نام ظلمت نہیں لانے کو یہان ہین

سطرِ سنبل گل تر حرف ہے غنچہ نقطا ۔ کاغذِ مشق ہو اک سیرِ چمن کا تختا
طوطی بولا مرے خامے کا میان شعرا ۔ کیون نہ سو آج مین لکھتا ہون ہے پایا کسکا
جسکو گلدستۂ باغ ابہت کہیے ۔ خندۂ صبح بہارِ احدیت کہیے

گیسوئے حور قلم ہو کے بنے خامۂ مو ۔ کہ ہون آراستہ تصویرِ سخن کے گیسو
کہو رضوان ہی کہ لا دے مجھے شاخِ شبو ۔ کہ شبِ فکر مین ہو نکہت مشکین ہر سو
منشی حضرتِ اعلیٰ کا کرم کافی ہے ۔ مشق کرنے کو مری لوح و قلم کافی ہے

روشنائی کی یہ ترکیب ہے شمع پے دود ۔ جسکی ترکیب کو جبریل مین ہین موجود
گوندھ ہو شہپرِ طوطی کا بقدرِ مقصود ۔ پانی لین چشمۂ کوثر سے مگر پڑھکر درود
صورتِ دیدۂ موسیٰ ہو سیاہی انوار کھلا ۔ شمع سے طورِ معلیٰ کی اڑا مین کاجل

رنگِ شنجرف کا بھی اب کوئی سامان کیجے ۔ لالہ زار اپنے سخن کا چمنستان کیجے
خون کو سالک آب اپنے مرجان سے کیجے ۔ لعل کے واسطے تسخیر بدخشان کیجے
وقت ہے یہ بھی انجمن گردون کا ۔ کہ شفق پر بھی ارادہ ہے مرے تخون کا

اور کاغذ کا تو ہے عجب انداز کیا ۔ پردۂ چشم کو قرطاس خدا ساز کیا
کھینچی تصویر اوسے جلوہ کہ ناز کیا ۔ چوم لون ہاتھ مین اپنے عجب اعجاز کیا
شعلۂ طور کا کاغذ پہ چھپا نقشا ہے ۔ خامہ انگارہ کف دست ید بیضا ہے

کیون نہ سو جان سے ہو گلزار بہارِ معنی ۔ محو رنگینی تصویر سراپا سے نبی

یہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی — تھی یہی شکل مقدس کہ ازل میں جو کھچی

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے میں — بول اٹھا عارض پرنور کا قدر یہ میں

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان — کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز جہان

کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور افشان — کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان

کیسی تصویر کہ سب صل علی کہتے ہیں — کیسی تصویر کہ سب جل و علا کہتے ہیں

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاش ازل — خود لگا کہنے کہ ہر وصف میں ہے تو افضل

تیری صورت سے کھلے معنی ما قل و دل — انبیا شرح مفصل ہیں تو متن مجمل

تو ہی خورشید ہے سامنے انجم ہیں نبی — تو ہی شمسیہ تصویریں تجھ سب ہیں قطبی

تو ہی داؤد نغم تو ہے سلیمان خاتم — فکر یحییٰ ہے تو ذکر زکریا ہر دم

خلعت خاص خلیل و برکات آدم — شکر یعقوب ہی ہے صبر دل ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے جبریل کہ تجھ پر ہوئی ختم تکمیل — آدم و نوح سے کہتے تجھے اوصاف جمیل

خضر و الیاس کا رتبہ شرف اسمٰعیل — اور سوا اس کے بھی ہے سر و قد باغ خلیل

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دیں پکار اکہ مری گور کا اوجالا کر دے — ملک الموت کو بھی چشم زلیخا کر دے

شل مری بھی پڑا ہوں مجھے زندہ کر دے — دستگیری کا مری فکر مجھے برپا کر دے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کوئی چھا جا کرو کنعان کے تو سودا ہے مجھے — طور پر جاؤں تجھ ناحق کا بھٹکنا ہے مجھے

خبط ہے گر سر اقصیٰ مسیحا ہے مجھے — سچ تو یہ ہے کہ ترے گھر میں ملی کیا ہے مجھے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

واہ تصویر ہی بس حق کی قسم یہ تصویر
ہی دل و جان رسل فخر امم یہ تصویر

بس کہ آئینۂ وحدت مین ہی ضم یہ تصویر
عالم نور سے مرزا بقدم یہ تصویر

سایۂ بیا ہی تھا آپ کے قامت کے لیے
رونشانی تھی یہی مہر نبوت کے لیے

جسم محبوب خدا نور کا اِک پتلا ہی
سایۂ حق وہ شہ منزلت طٰہٰ ہی

اوسکے قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا ہی
سچ ہی محبوب جسے لاثانی ہے وہ یکتا ہی

لاکھ عاشق ہین مگر لطف وہ محبوب نہین
ظل حق ہے تو وہ پر ظل نہی خوب نہین

قد کے اوصاف رکھو یاد نہ بھولو بخدا
سجدۂ سہو نہین ایسی عبادت مین روا

آب آئینۂ باطن سے وضو کر کے ذرا
انی وجہت کر و نیت صادق سے ادا

اوٹھ کھڑے ہو پئ تعظیم و طاعت کیلیے
یہی تکبیر ہین عشاق کی قد قامت کیلیے

عرش پر کرسی بچھائی ہے مرا ذہن رسا
اب یہان آمد مضمون ہی کہ وحی ہوئی

ای فلک فکر باندازہ ہمت ہی بجا
تو وہ طوبیٰ دمن و قامت محبوب خدا

قد بے سایہ مری چشم تمنا مین جچے
سایہ طوبیٰ کا ترے عالم بالا مین بچھے

راستی جوہر آئینۂ ایمان سے ولا
کہدے ایمان سے کہ وہ قد ہی الف ایمان کا

دیکھے دونون الف اوسکے تو کھلا یہ نکتا
ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا

سر یمان ہو رشتۂ قامت اول کا عہد
دوسرا وادی ایمن ہی شمع طور

سر اقدس ہی حباب لب دریا سے قدم
درۃ التاج ہی اس بحر کا یہ قطرۂ نم

میم احمد کا ہو دامان احد سے منضم
یون جلیں و ثنا ور قدم آنکے جڑے ہین باہم

قطرہ بگریست کہ از بحر جدائیم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ مائیم ہمہ

لیو امت کے گناہ آپ نے اپنے سر پر
بخشش حق ہو نہ پھر متوجہ کیونکر
دن گنے جاتے ہیں کہ بے روز شمار آئے نظر
زلف مشکین کو دکھا کر جو کہین پیغمبر
ہان چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو

سایہ ہی فرق ہمایون پہ جناب حق کا
پہر وبال فسر شہپر نہین کھولے ہی ہما
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما
نہین سرکار پہ سلطان حبش کی جا شا
کشور کاکل پر پیچ و خم سر در ہے
نہ ختن ہے نہ خطا ہی نہ یہ عنبر سر ہے

خوشنویس ازلی کا ہی وہ پر زور قلم
کہ ہر اک حرف ہے اوسکا سند مستحکم
اہل ایمان کے ہیں موی سر شاہ امم
خط گلزار مین ہی سر خط گلزار ارم
کوچۂ خلد نظر آنے لگا دنیا مین
خوب فردوسیہ لکھا ہی خط طغرا مین

رخ پر نور کا ہی کاکل شبگون سے ظہور
دیکھ لو دامن موسیٰ کے تلے شعلۂ طور
سنبلے مین ہی عیان جلوۂ ماہ پر نور
ابر رحمت مین ہی خورشید قیامت مستور
شب معراج مین ہی شمع تجلی روشن
لیلۃ القدر مین ہی نور الٰہی روشن

وصف پیشانی مین ہوتا ہی قلم سر بزمین
لوح بسم اللہ ابرو جسے کہیے بیقین
مصحف گل ہی رخ خاتمہ نسخۂ دین
سورۂ فاتحۂ مصحف گل ہی وہ جبین
گلشن عالم بنیر پہ رخ زیبا ہے
اوس گلستان مقدس کا یہ دیباچا ہی

ہین وہ ابروی سیہ زیب جبین انور
طاق یا خانۂ خورشید کی آتے ہین نظر
نقشہ ابرو کا دکھاے جو عطارد لکھکر
مہ نو تیغ سے مریخ کی ہو دو پیکر
خواب مین بھی جو ذہر سی جبین پیش آئے
مشتری طالع کنعان کی زحل ہو جائے
دیکھو ہم پہلے پیشانی انور ابرو
ہین اسی آئنہ مصاف کے جوہر ابرو

آبرو ہے دم خنجر ہیں مقرر ابرو | موج دریائے شجاعت ہیں سراسر ابرو
ہیکل ہیں یہ کونین کی یہ تصویریں ہیں | یا کبھی معرکہ بدر میں شمشیریں ہیں

ایک رنگ مخفی ہے باہم یہ ابروئے سیاہ | گر نظر آتی ہے وقت غضب شاہنشاہ
طرفہ تشبیہ یہ سوجھی ہے سخن دانکی نگاہ | الف اسم چھپائے ہوئے ہے بسم اللہ
لفظ و معنی میں عجب ایسے دونکی طاق ہے | الف طاق چھپایا تو عدد طاق ہوئے

رنگ جو کانٹا ہے تو شاہین تراز و ابرو | مردمک سنگ ہے اور پلہ ہے چشم دلجو
آنکھ پڑ جائے اگر جانب ابرو سر مو | صاف دکھتی ہے میزان قیامت یکسو
آپ تلی یہ ہمارے ہوں تو کیا کھٹکا ہے | مردم چشم کہیں ہیں ایسے تولا ہے

طرفہ مضمون ہے مجھے پیش نظر ہے آگاہ | منظر چشم ہے پر بھی ذرا کیجیے نگاہ
ایسی نرگس کہیں دیکھی ہے نہ بادام سیاہ | چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ
لاکھ اگر اچھی سی اچھی کوئی تشبیہ کہے | چشمکیں یار کی رنگینی لطیف کے

اک نیا نسخہ نکالوں دل پر جوہر سے | صفحے پر سیم کے لکھیں جیسے آب زر سے
پلکیں اکسیر کی بوٹی ہیں نشا اگر سے | بوٹہ چشم پہ ہے آنچ رخ انور سے
صدقے اے طالع بیدار ترے سونے کے | ڈھیلے آنکھوں کے نہیں ڈھیلے ہیں یہ سونے کے

گوش پر فرق پہ زلف شب آسا مستور | کہیں ہوتی ہے کبھی دیکھے تو سحر ہو کا نور
رنگ کا اوسکے صبا شانے چمن میں کور | کہے گل سے کہ ہوا ہو نہ مجھے میری حضور
گوہر و صدف کے گرد امن دریا ہے یہ | یوں صدف سی کہو موتی کہ ابھی لال نہ ہو

گوش و سر قطب بے فلک ہے یہ تشبیہ تمیز | چشم کا ہے یہ اشارہ کہ گرد اس سے گریز
ہے زمین کعبہ ابرو کی یہی مردم خیز | رخ کے میدان میں اہل کرتے ہیں شمس تبریز

گردش و بینی کو بھی دیکھ کے سب کہتے ہیں | قطب اور صاحب انفاس یہان رہتے ہین

بینی قدسی شاہنشہ عالی منظر | آب آئینہ رخسار کے موج انور

جو بروئی کا بلندی پہ ہمایون اختر | یوسف حسن کی معراج ہی یا پیش نظر

صفحۂ قد مبارک پہ الف بینی ہے | دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے

صورت چشمۂ کوثر ہے لب جان پرور | نخل بادام وہ بینی ہے لب کوثر پر

شاخ اوس نخل کی ابروی جناب اطہر | اور اوس شاخ مین عینین مبارک ہین ثمر

دل عارف اوسی کے سائے مین دم لیتا ہی | نور ایمان اسی سائے کے قدم لیتا ہی

چشمۂ مہر سے اس بحر مین لب ونق ہی | صفحۂ ماہ تک انگشت قلم سے شق ہی

وصف رخسار ادا کرنیکا مجھ پر حق ہے | رنگ رخسار سحر سامنے جسکے فق ہی

مطلع صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہی | حسن مطلع یہ مگر فرد ہے لاثانی ہی

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو | شمع کی بھی صوبین اڑ جائین جو کچھ دعوا ہو

شامت آجاے جو خورشید کو یہ سودا ہو | صبح ہو جاے قمر حسن پہ گر بھولا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین | چرخ پہ سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

روبرو جلوۂ خورشید کے سایا کیا ہی | سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہی

عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکلتا کیا ہے | اُتنی ہونے مین بھلا آپکے شبہا کیا ہی

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نہ ہی | نور رخسار سے حرفون مین سیاہی نہ ہی

لب جانبخش کی تشبیہ دم عیسیٰ سے | دی نہ دم جیتے رہے گرچہ مسیحا بھی مجھے

آب حیوان کہا خضر نے گو چھینٹے دیے | اب فقط رہگئے خورشید کے جھوٹے شعشے

کہون قوت تو وہ باتین یہان پائین نہین | لعل سمجھون اوسے آنکھین ہی ٹھہرتین نہین

فکر وصف دُرِ دندان میں کٹا سارا دن
جسکی تشبیہ ہو اوسکی صفت کیا ممکن
غور سے دیکھیے تو شبنم کے یہ چھالے ہین
قطرہ جب سائل تشبیہ ہوا رو رو کر
پانی پانی میں ہوا جوش مروت سے مگر
کہ درین قطرۂ سائل تم لا تنہر نیست
اِک تبسم سے کلید درِ جنت ہو عیان
نامۂ بخشش اُمت ہی جو حضرت کی زبان
نامۂ ملفوف لبو مین ہی بطرز دلخواہ
اے سخندان کیجے اسرار دہن کسنے بیان
پہونچے ہین حقہ گوہر کو جگر تک دندان
رنگ غنچے کا اوڑا گل کی ہوائی چھوٹی
کوئی کہتا ہے کہ اوسکو شکرستان کہیے
خضر کہتے کہ اوسے چشمۂ حیوان کہیے
ہر جگہ مشتہر اوسکا لقب تازہ کیا
غنچے لب پیش کیے گرچہ ہزاروں مضمون
ہیں ہنگامہ قلم صنع اوسے کیونکہ کہوں
شعر لکھے اوسے کیا جانیے کیا کیا سمجھا
ریش مرسل کو نبوت کا رسالا کہیے

رات بھر تارے ہی گنتے رہے بیٹھے محسن
یون تو ثابت ہی کہ تارے ہین روشن لیکن
پا لب ساغر افلاک کے تہ خالی ہین
آیا دامن میں لیے گرد یتیمی گوہر
معنی تازہ طبیعت سے کھلے یون دو پہر
وندبہ در یتیم آیۂ لا تقہر نیست
ہوے غفار کے دندانۂ قفل یہ عیان
لفظ اللہ سر نامہ ہے سلک دندان
ہی لفافے پہ خط پشت لب انشاء اللہ
ملگیا خاک میں جو چشمۂ آب حیوان
درج یاقوت میں ہی آتش حسرت کا دھوان
منھ پہ پستی کی ہوائی پہ ہوائی چھوٹی
کوئی کہتا ہی ملاحت کا نمکدان کہیے
اور سلیمان نے کہا خاتم یزدان کہیے
حق تعالیٰ نے اوسے صاحب اعزاز کیا
گفتگو مین ہی بولی مری طبع سخندان
جس سے ظاہر ہوا سر خفی کن فیکون
اسم اعظم کا اگر سینے میں معما سمجھا
کشمکش خط شکست دل اعدا کہیے

سر فرمان خدا کا خط طغرا سمجھیے
کلک تقدیر کا یا خط شفیعا کہیے
اسکی رو وارسی اللہ نے بخشا ہمکو
ہو شفاعت کی سند خط شفیعا ہمکو

صبح ہے نور سے قرآن کا پہلا نسخا
ہاتھ سے اپنے جسے خاص مصنف نے لکھا
مشکل از بسکہ تھا مضمون دہن کا نکتا
اسلیے حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا
صبح جو ایمان ہو تو اک جزو ہے ایمان کا
ہی بنا حاشیہ یہ منہیہ ہی قرآن کا

نکہ پاک الف صاد ہے چشم زیبا
لام گیسو ہین سر مو نہین کچھ فرق اصلا
چہرے پہ ہی خط گلزار سے یعنی لکھا
کردہ ہی اصل ہے خلقت دین و دنیا
جمع خاطر ہو تو کیا یہ مضامین سمجھیے
دیکھیں تشنہ نہین ہے اک بھی تفہیم کیجیے

پردہ کعبہ ہی گیسوی حبیب یزدان
اور محراب حرم کا ہی لو ابرو پہ گمان
اور ہین پا لمبز و مصلا ہے نگہ کا دامان
مردم چشم ہی بیٹھا ہوا اک ناظرہ خوان
زیر رخسار مبارک وہ خط لیش لطیف
رحل ہے تشبیہ کھلا رکھا ہو قرآن شریف

لو لگا رکھی ہے یہی روشنی طبع دلا
شمع کافوری گردن کا دکھائے جلوا
نہین پروانگی پاتی ہے مگر فکر رسا
پر یہان جلتے ہین جبریل کی اندیشہ کیا
سرفرازی اسی گردن کی بہت زیبا ہی
آتش حسن گلو سوز کا یہ شعلا ہی

بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارۂ نور
جس سے چھوٹی عرق شرم مین ہو صبح ظہور
کسی محفل کی صراحی کا یہان کیا مذکور
جز خم شرعیہ کی کیسے ادے سے سرجوش سرور
جسکی کیفیت گردیدۂ باطن ہین تمامی
خلد مین شربت دیدار حق چکھے ہو جا کے

بال گردن پہ جھکائے تو ہوا یہ روشن
کہ شب فکر مین افروختہ ہے شمع سخن
ہی مجھے کسلیے لے خامۂ ایجاد و فن
انتخابی ہین سب اشعار بیاض گردن

ہر شب و روز چہ آشفتہ بسر می بردی
صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر
مہر کی پشت کی تفسیر میں ہے یہ حق نے لکھ کر
لکھے پھر بھی جو سیہ دل تھے بنی گمراہ
مہر انور کے جو معلوم ہوئے حرف تمام
رسالت ہی دعوی قبولی دین اسلام
لکھے انداز کی یہ مہر ہوئی عالم گیر
دست رنگین کی صفت بار خدایا کیا ہے
طوطی ناطقہ اس باغ میں چپ رہتا ہے
ہاتھ باندھے ہوئے جبریل کھڑے رہتے ہیں
ہاتھ کھینچے ہوئے ہے سنگ ہی مانی کا فق
کلک مداح نے جب صفحہ کو بخشی رونق
رنگ و بو ظاہر و باطن کا سب یکجا ہو کر
بند بیت آپکا ہے یا کوئی مخمسے کا بند
انگلی ہر ایک ہے وہ مصرع موزون و بلند
مجھکو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہے
گو کف دست منور کو میں کہتا ہوں ماہ
مہر انور ہے ہتھیلی مہ نو ناخن شاہ
ہمنے یہ معجزہ عقد انامل دیکھا

تا کہ مسودہ گیسو بہ بیاض آوردی
خامشی مہر دہن او رسخن ہیچ شدہ
کہ ہوا نامۂ پیغامبری ختم اسپر
ختم اللہ علی قلوبھم انا للہ
کلمہ اوس سے نمایاں تھا نہیں سمین کلام
ایک ہی مہر شہادت میں لکھے ہیں دو نام
ایک سکے میں محمد انام شہنشاہ و وزیر
شاخیں نکلیں جو کہوں شاخ گل رعنا ہے
بلبل طبع کو غنچے کی طرح سکتا ہے
دست گلچیں کو یہاں دستہ گل کہتے ہیں
قلم انگشت ششم ہے کف افسوس ورق
سینۂ کلک عطارد ہوا حسرت سے شق
میری ہاتھوں پہ تصدق ہوئی گجرا ہو کر
طبع استاد ازل بھی ہے عجب نازک بند
انگلی رکھ سکتے نہیں جسپہ کہیں دانشمند
اس مسدس کے شرف کو یہ مخمس بس ہے
غور کیجیے تو یہ تشبیہ نہیں خاطر خواہ
دونوں جس وقت مقابل ہوئی اللہ اللہ
اک گھڑی میں مہ نو کو مہ کامل دیکھا

کون لکھے صفت سینۂ صاف سرور
اور لکھتے ہیں فرشتے بھی حیران ہوکر
دست بر سینہ ہیں حضرت کے یہاں جن و بشر
لوح محفوظ ہی یا عرش خدا پیش نظر
صدر ایوان رسالت کا عجب سینہ ہی
صورت علم لدنی کا یہ آئینہ ہی

صاف وہ موہی کا بر سیمین شفاف
ہان مگر سینے سے ہی اک خط مشکین تا ناف
جیسے لفظونکے حروف لگ صدر کی ہی صاف
جسکو کہتا ہی سخنور کشش مرکز کاف
صدر پر نور کی شق ہونیکی تمثال ہی یہ
عقل کہتی ہی وہ آئینہ ہی دو بال ہی یہ

مخزن گوہر اسرار شب اسری ہے
جو کہ لبریز لطافت ہی یہ وہ چشمہ ہے
شرح صدر شہ عالی کا یہ اک نکتا ہے
جسمین مواج لطائف ہین یہ وہ دریا ہی
خط نہین سینے مین شاہنشہ بحر و بر کے
عنبرین موج ہی یہ بحر مین گویا جبکے

گرچہ پرواز مین اندیشہ ہے بال جبریل
نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل
اور احیا ہی مضامین مین ہی فکر اسرافیل
ہو گیا معدوم لفظ عدم لفظ عدیل
قاف تک ہمنے بہت کا فکر ڈھونڈھا ہی
کمرین دیکھی ہین پر ایسی کمر عنقا ہی

ہیچ اسجا ہی کسی تیغ و کمر کا مذکور
تا کمر غرق عرق ہوگئے سب اہل غرور
اوسکے اوصاف ہین مشہور بیان جمہور
سامنے اوسکے کوئی باندھے کمر کیا مقدور
جسکے اوصاف شجاعان عرب گھبرائین
جیتے میدان مین جو آئین تو ہیران ہو جائین

لا خط نسخ مین لکھو تو کہون الف نکتا
واہ کیسا کمر و ناف پہ یہ خط نسخ لکھا
لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر وصل علی
کمر یار کو معدوم ہی سمجھے شعرا
نہین ثابت قدم اس نفی سی استثنا بھی
سر عالم ہی فدا اسکے قدم پاک نبی
یہ وہ لا ہی کہ نہین جس سے بچا الا بھی
وصف مین جسکی سخندانکا لگا گھٹنے جی

ہاتھ آیا ہی نہ ہو کاغذ تو یہ حسرت ہی رہی
نہیں چلتا ہے لگی پاسے قلم میں مہندی
سر بزانو ہو ادب آکے تخیل بیٹھیں
فکر عالی کے فرشتے بھی نہ زانو ٹیکیں

دبیے کیا اوسے شمشاد و صنوبر سے مثال
چمن ہن ارم اوسکے قدم سے ہو نہال
سرو جنت سی نکل آئے میں پئے استقبال
کہے سبزہ کہ مجھے شوق ہے کیجیے پامال
مثل بلبل کے سرادیجائیں گل چشم
فرش فردوس گلابی ہو تو ہو بلبل چشم

شور ہے عالم بالا پہ قد رعنا کا
سر افلاک ہے فدیہ قدم والا کا
ساق ہے نخل تمنا ملاء اعلےٰ کا
خاک پا غازہ ہے حوروں کے رخ زیبا کا
رکھدیا آپنے جس فرش پہ دو بار قدم
بڑھ گیا پایہ میں عرش سے بھی جا یہ قدم

بزم میں تذکرۂ پا سے بنی گر حسن پائے
شمع گو رشک سے جلجائے مگر سر نہ اوٹھائے
ناخن پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئے
گرہ ابروے خوبان کی حقیقت کھل جائے
ماہ نو گر کہیں ہمچشمی کا خمیازہ کرے
ناخن چشم فلک میں خلش تازہ کرے

لو مبارک ہو قدمبوسی حضرت محسن
کسکو ہوتی ہی نصیب ایسی سعادت محسن
اب نہیں باقی ہی کچھ خواہش ہمت محسن
آرزو اتنی ہی بس ورنہ قیامت محسن
سر کے بل جاؤں جو نقش قدم سرور پہ
سامنے محشر کی زمیں ہو اوں اوٹھا کر سر پہ

ہے یہ امید کہ جب گرم ہو بازار نشور
یوں کہے بادشہ بارگہ عالم نور
لو سراپا میں تمہیں دو عوض حور و قصور
میں کہوں واہ مجھے یہ نہیں ہرگز منظور

مفت حاضر ہے مگر اسکی یہ تدبیر نہیں
کھوٹے داموں بکے یوسف کی یہ تصویر نہیں

مخمس نعتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ قصیدہ از مصنف قصیدہ
ابیات نعت ۱۲۷۰ھ ہجری

تاریخ مخمس از مصنف مخمس
مخمس نعتیہ ۱۲۸۰ھ ہجری

غزل تشبیب

مین بسم اللہ آنہ ادھی ہون سر پہ تاج ہجہ کا
الف آوارگی کا راست نقشہ ہے مری قد کا
تجرد تختۂ اول ہے میری مشق بجد کا
مٹانا لوح دل سے نقش ناموس اب جد کا

دبستان محبت مین سبق تھا مجکو ابجد کا

کسیکو بیٹھا مارا ہے اوسنے تیر مژگان سے
پریشانی عیان ہے سر بسر کیون لعل ناان سے
کرا آیا جوش مین طوفان خجلت آب پیکان سے
الہی کس کے غم مین نکلے آنسو چشم فتان سے

کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ہے سوال وہس سہی قد کا

ہی بے درد حسن جان تک نہی ہارے مشتاقی
پہ ٹھنڈی گرمیان لکھیو الٰہی القضا کہ ساقی
گیا وہ دور اب دلکو کیون آتی ناچاقی
کہان ہے آتش یاقوت لب بجھنے کو جگر باقی

کہ خط سبز نے چھینٹا دیا آب مرد کا

صف اغیار مجلس نشین پہلوی قاتل مین
یہی تقریب ہے اتنی تو ہو میری جگہ دل مین
کوئی کہدے کہ مجکو کیون پھینسا کہتا ہے مشکل مین
کناری پر بٹھا لے مجکو ظالم اپنی محفل مین

گناہ شوق بیحد سے جو مین ہون مستحق حد کا

قلم رکھدے قلم کر اپنے دونون ہاتھ خنجر سے
چلا ہے کھینچنے اوس قد کو کیا قمر کی تصویر سے
سراپا اوسکا تو کھینچیگا سر توڑا اپنا پتھر سے
بنا یا خامۂ مو کو ہما سے دست لاغر سے

اس مخمس کی تاریخ در صفحہ ۱۲ سے ۱۳ ... تالیف ... مرتبہ ۱۲۹۰

کھچا لیکن نہ وا من سے مصور اوس سہی قد کا

کیا گو صفحۂ تصویر دل کا آئنہ تو نے — مگر جلوہ ہی نہ کھینچے اوسمین عکس رخ تابان کے
نہ کھینچی خال کی رنگت سواد چشم حل کر کے — بنایا خامہ مو کو ہما سے بہت لاغر سے
کھچا لیکن نہ وا من سے مصور اوس سہی قد کا

یہ اسباب جفا سب جائینگے نقش فنا ہو کر — کمند اے ترک ہجاتیگی آہ نارسا ہو کر
کمان بل کھائیگی اور تیر گا چلہ کس ہوا ہو کر — اور ڑینگے پلکیونمین تیر ترکش سے جدا ہو کر
ہمارے بعد ہے اللہ تیرے ظلم بیحد کا

زبانین خلق کی سیر سے بعدا کے سب چلتی ہین — کلیجے پر برابر برچھیاں طعن کی چلتی ہین
نئی عادت جو ڈالی لب باتین ہکو پھلتی ہین — چھپے تم مجھسے کیون ہنستے مین شاخین نکلتی ہین
تمہارے پردے مین عالم ہے ذو القرنین کی سد کا

خبر آنکی تھی ہنگام اجل کا جان مضطر کو — الف آسا بنایا مدز اند جسم لاغر کو
مٹایا بیکسی نے یا قلم ہستی کے دفتر کو — ہوا مین ناتوان ہنکر صدا آیا ہے دلبر کو
مجھے کھٹکا تھا مثل ہمزۂ وصل[سلہ] وسکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آ گئی صحرائے وحشت مین — گیا جی ڈوب وہی اسقدر دریائے فکرت مین
دُر معنی نپایا اور کوئی جوشش رقت مین — لکھے رو رو کے مضمون بیکسی دشت غربت مین
زمین شعر پر عالم ہوا دریا بر آمد کا

وہ کان حسن جسکی بندۂ بیدام خلقت ہے — یہ محراب ابرو وسجدہ اوسے عین عبادت ہے
خریداری تری سر بیچکر حکم شریعت ہے — ترے بازار مین جان فروشی کی طاعت ہے
درم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

سلہ ہمزۂ وصل [illegible]

تمہید

تجھے آگے زمین مین گڑ گیا سروِ چمن واللہ
خراماں تو ہوا اک بار ہی بھولا چلن واللہ
غضب کی ہی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ
تری کیا بات ہو ای شاہدِ پاک سخن واللہ

عجب انداز ہی ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھیں کیونکر نہ خوبانِ جہاں یکسر
نہیں ہے کوئی تجھسا قاف تا قاف ای پری پیکر
گرا نظروں سے حسنِ نوخطان پیر و زبر ہو کر
مقابل تیرے سو حرف آئی خوبانِ نگارین پر

ادا کوئی نہ مین موجد ہے تو طرزِ مجدد کا

مری ہر ایک بیتی یا کمر کا تیری مضمون ہے
مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہی
مری سحر آفرینی یا تری آنکھوں کا افسون ہے
مری طبع روان ہی یا تری رفتار موزون ہے

مرا مصرع ہی یا سیدھا سا مضمون ہی ترے قد کا

مخمس تیری یا پانچون انگلیوں کا ایک خاکا ہی
رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہی
جو رنگین قطعہ ہی یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہے
تری زلفِ رسا کا شعر اک دو نیم سا لکھا ہی

کرشمہ ہی غزل تیرے غزالِ چشمِ اسود کا

ترانے بلبلِ شیراز کے دلکش ہوں کیونکر
کہ تیری بوستانِ حسن سے عاری ہی او سی از بر
ملا رنگِ قبول ایسا کہ مثلِ لالۂ احمر
لکھا سو جا نسی دیباچہ گلستان کا سویدا پر

تصور جیسکے دلمیں خال خال آیا ترے خد کا

جو ایمان ہو سرا پا مصحفِ ناطق تجھے سمجھے
ہے ہیں معنی والشمس روشن پر تو رخ سے
سواد زلف سی جل ہو ہو واللیل کے عقدے
بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو کہیے

جوابر ہے کشیدہ مین ہی نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کے فیض سے پھیلے
ہے ہیں یا خندہ رنگین بیانی لعل لب تیرے

سر موے ترے سربستہ نکتے یکقلم نکلے | نکالی چیستان چوٹی کی گیسوے مسلسل کر

معما نام رکھا ہے ترے موے معقد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھوں کی کاجل سے | ہوی حل معنی ما زاغ چشمان مکحل سے
مری فکر رسا بڑھکر جب الجھی خط اول سے | نکالی چیستان چوٹی کی گیسوے مسلسل سے

معما نام رکھا ہے ترے موے معقد کا

سواد خط ریحان ہے یہ سنبل زلف مشک | گل مضمون نے پائی ہے گل عارض کی بو بیشک
ہوی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک | یہ سب باتیں ہیں زیبا لیکن ہے دہن میں گفتگو بیشک

کریں کیا ہمکو حق نے منھ نہیں بخشا خوشامد کا

سخندان غیب دان بھی ہیں تجھ پر یہ خفی سمجھیں | مٹا ہیں جب قدم ہستی کی چال نیستی سمجھیں
سمجھ حق نے جنھیں دی ہے معما وہی سمجھیں | محل ہے گفتگو میں کیا عساب خامشی سمجھیں

اگر صفر دہان تنگ شارہ ہے ندارد کا

دہن کے مدعی ہیں بیخود صہبا ہی نادانی | جب اترے گا یہ نشہ آپ کھینچیں گے پشیمانی
نہیں پاتا سمجھتے میکشان بزم حیرانی | دہن ہوتا تو پھر کرتا نہ کیوں پیمانہ گردانی

یہ نقطہ ہوسکے مرکز دو میم ملح احمد کا

وہ احمد جسکے پرتو سے ہو دل آئینہ معنی | ثنا سے جسکی صندوق جواہر سفینہ معنی
مرصع دست کاتب میں ہو سینہ معنی | ملا ہے لب کو جسکے وصف سے گنجینہ معنی

زبان نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف چار طرف انبوہ قدسی کو | چراغاں کی عوض چمکا کے انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک کیاری کو | بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش و کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائی رہبری جسکے دبستان ہیں
سلامت نوح جسکے جوش الفت سے طوفان میں
گدا ادریس جسکی کوچہ چاک گریبان ہیں
قدم آنے سے جسکے مصر شہرستان مکان میں
ہوا ہی یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھائی آنکھیں جسکی خواب میں آنیکو ہر شیدا
کیا ہی جسنے دامان شفاعت پردہ عصیان کا
حمایت پر ہی جسکی استر جرم کو تکیا
ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا
ہر روز حشر بن کر خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سے شریعت کا ہی زیبا حقیقت کی
وہ ہی رنگ رخ ناسوت و شمع بزم لاہوتی
وہی ہی رونق ظاہر وہی ہی زینت مخفی
بیاض عارض صورت سواد گیسوی معنی
جواہر سرمہ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اختر آئینہ عالم
صفا پاتا ہی اوس سے جوہر آئینہ عالم
ہوئی خاک قدم خاکستر آئینہ عالم
جلائے کن فکان روشنگر آئینہ عالم
سعادت ہی شرف سے نیر نور مجرد کا

گرادی قیمت جام شراب تکال اونکی
جدا کی ساغر افلاس سے گرد ملال اونکی
نکالا اپنی ستونکو لیے گدڑی ہی لال اونکی
ہوا انگوٹھی الفقر فخری کی جلال اونکی
لڑا ہی جام جم سے سنگ ٹھوکر اوسکے مقصد کا

سوا اللہ کے دامن کش اور دنیا توسل ہے
نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تجمل سے
شہنشہ دونوں عالم کا مگر نفرت تجمل سے
سر پیر جاہ پر فخر اوسکو دیہیم توکل سے
حریم نازنین تکیہ خدا ہی اوسکی مسند کا

چمک میں ہی رخِ روشن کہیں خورشید سی افضل
شبیہ مصطفیٰ ہو کیون نہ ہر مخلوق سی اکمل

(انور) یہ نقشہ نقش ثانی اور نقش یوسفی ول
کھچی ہی رحمت یزدانکی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کیلیے ہی مظہر کامل
خفیفہ سے ثقیلہ تک نہیں اوزار بارِ دل

مگر فی الحال تسکین طلعت نے بیاسی ہی حاصل
کھچی ہی رحمت یزدانکی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

نہین گو کام عین عام رحمت کو تغافل سے
ندیکھین کیون گنہگار ونکو وہ چشم تفضل سے

خصوصیت کی صاد آنکھین ہین گر دیکھو تامل سے
سر تاکید منظور خدا ہے لام کاکل سے

ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ صورت دھیان مین رکھتی ہین ہم ہر چند عاصی ہین
بھلا کر آپکے بھولا ہین طلعت پر جو ناری ہین

ہمین ہا ہی جنت کا کر لیا ان نتون کی ہوتی ہین
تصور کرنے والے آپکے بی شبہہ ناجی ہین

بھروسا ہی ہمین اللہ کے قول موکد کا

بہت اونچے گئے موسیٰ تو کوہ طور تک پہونچے
نشانی دو نون تھی اوسکو نشانے سی کہین نیچے

بڑا اللہ کیا عیسیٰ نے کھینچے چرخ پر چلے
ہدف ہو ہو گیا زور کمانداریِ نبوت سے

مقام قاب قوسین اکثر او ادنیٰ ہے مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کی گر پائے
تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے

کمان ہی کھد ہو کماندار آپ کھینچکر تا ہدف جائے
کشش جیب قا و سا مندانا نازل کی نہ دو دکھلائے

کمان جاسے چلہ کیون نہ اوترے میم احمد کا

مدینے کی طرف جائین کہ ہم کعبے کا لین رستا
نظر آتا ہے ان دو نون گھرون مین ایک ہی جلوا

مقصود پیدا ہیں کہ ۱۲

ہوا چاک دس سے گریبان گرفتہ ہوکر قلب مرتد کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت — عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی صحبت رت

یہانتک پھیلی دسکو گلشن خلاق کی نکہت — عداوت ہوگئی تاثیر خلق عام سے الفت

سبب ہی شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرارہ برق خاطف سے ہوں وہ تنکے دانہ خرمن — بجھے پانی تو حق آتش بنوائیں پھر روغن

کرے باد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن — عجب کیا ہے کہ خواب ناز میں ہوتی رہی ناگن

نہ کھولے آنکھ اگر چھینٹا نہ دیں آب زمرد کا

عداوت یکقلم زائل محبت نقش ہر دل ہے — جو قاتل تھا وہ عیسی ہے جو ظالم تھا وہ عادل ہے

کہاں اب بیدہ احول دوئی ہر شئے سے زائل ہے — نہیں حیرت کہ قابل گر کہوں میں لہ وہ واصل ہے

بیان ہے یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھکر ہے کیا کہیے نبی اسکو — فضیلت فرد فرد انبیا پر حق نے دی اسکو

خدا کا فضل ہے افزوں ہو جسپر کیا کمی اسکو — وصال حق سے حاصل ہے بقائے دائمی اسکو

یہاں ہے واصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بندھا سامان جو روح قالب کی جدائی کا — جگر شق ہوگئے ہنگامہ محشر ہوا برپا

زلیس تھا آسمان عز و تمکین بیکرہ الا — پڑا لرزہ زمین میں جسم اطہر جب لحد میں سو بیٹھا

سکوں کے واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے — اڑھائی آسمان نے نیلگوں چادر لیسی غم سے

عزیز منظر کہ تھے بیکسان بلطف سے تھے — عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے

کرے چشمی بتو بیہ یدہ سنگ اسود کا

غم جانسوز حضرت سے فرشتوں کا ہے دل پانی
نہ ہے فیض ثواب ماتم محبوب یزدانی
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہے جای حیرانی
صریر خامہ سے اس غم میں ہو گر مرثیہ خوانی
قلم کو بیگمان بازو سے اللہ کے ید کا

کھچا سطح زمین پر جب سے خط روضۂ انور
ثواب طوف حج پاتی ہیں قدسی گرد پھر پھر کر
شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
شب و روز آسمان پھرتی ہیں قربان اوسکی روضے پر
کہ ہے نو دائروں میں ایک مرکز کاف گنبد کا

نہیں برج قمر بقعہ ہے انوار موبد کا
عجب عالم کلس کا ہے عجب جلوہ ہے گنبد کا
برابر رات دن فیضان ہے نور مجرد کا
بیان ہو کس سے شان مقبرہ نور احمد کا
کہ جس پر اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

کروں میں صف بنایا وصف نعت اوسکے مشہد کا
نہیں کرسی نشین قبہ جو سمجھوں عرش امجد کا
فلک کہنا سبب تھا ہے کسر شان گنبد کا
لکھوں اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

سپہر مہر کا دعوی صداقت کو کہاں پہونچا
نہ تا قندیل در نور چراغ آسمان پہونچا
تعلی ہے تو لی تھی چرخ و [illegible] امتحان پہونچا
نہ گردون کا غبارہ تا قبا آستان پہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل کے طالع بد کا

تنزل ہے محال اوسکا ترقی جسکی فطرت ہے
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
یہ دعوی ہے بیہودہ فلسفی کیوں گرم صحبت ہے
کرہ آتش کا کیوں نکلا یہی حیرت ہے
کہ سر سے فلک کیوں شعلہ ہو قندیل گنبد کا

کبھو نکلے نہ نسر طائر اپنے آشیانے سے
تھکے بازو مرغ سدرہ اس قبہ تک آنے سے

فلک کا اخترِ تقدیر چمکا جبہ سائی سے ۔ مٹا جاتی کا آنسو جو ملکر اسکی آستانوں سے

ہوا ہے دُرّۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہاں کی گرد ہی کحل الجواہر اسکو بہنے دے ۔ بنا بیٹھے اگر قدسی تو وہ در خاک چھانینگے
صفائی ہے چلی کیا حاصل اتنی خاک کا ذرا فرشی ۔ فلک اب کوکب سیّار کی جھاڑو اٹھا رکھے

ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہیں سرمہ خاک مرقد کا

زمین ہے صفہ انور فلک سے ہی کہیں افضل ۔ ہوا ہر روزنِ دیوار چشم چہار اوّل
غبار در سے ہے آئینہ خورشید کو صیقل ۔ جبینِ عرش ایزد پہ ہے خاکِ آستان صندل

ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

بلندی ہے یہاں سے وہ رفعت نشان پہونچا ۔ جہاں اُڑ کر نہ شہبازِ خیال قدسیان پہونچا
جبینِ عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا ۔ زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا

کہاں تک وصف لکھیے اوسکی خاکِ پاک مرقد کا

بلا گرداں ملک ہیں عالم ارواح کو غش ہے ۔ زمین پر چاندنی یا سایۂ قصر پر پوش ہے
فلک پر شمس ہے یا شمسۂ ایوان دلکش ہے ۔ عیاں ہے کہکشاں یا نقش محرابِ منقش ہے

فلک ہے یا کلس کھا ہے چھوٹا سا زمرد کا

ترے سجدے کو مسجود زمین و آسمان کہیے ۔ عبادتخانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
پنا و پست و بالا مامن کون و مکان کہیے ۔ ملاذ جن و انسان مرجع قدسیان کہیے

کہیں ہے قبلۂ حاجت کہیں ہے کعبہ مقصد کا

طبق انوار کے دربار ایزد میں جو پاتے ہیں ۔ پئے کسب سعادت سر پہ اپنے رکھ کے لاتے ہیں
پیام بے تکلف کس تکلف سے سناتے ہیں ۔ سلام حق کو لیکر دمبدم جبریل آتے ہیں

عجب مضمون لکھا اس بیت میں آمد و آورد کا

صفات اوس سرو بالا کی بہت بڑھکر بیان کیجے
بلند ایسی بندھیں مضمون زمین کو آسمان کیجے
قلم کو فاختہ کے شکل سرگرم فغان کیجے
ہری جی میں اس میں کو تختہ سرو روان کیجے

قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا

قیامت میں ہی کیا دھڑکا سواد دفتر بد کا
نظر میں نور ہی تیری بیاض صفحۂ خد کا (مطلع)
دماغ اب عرش پر کیونکہ نہ پہونچے خاک مشہد کا
تصور میں تری جنت ہی گوشہ اپنے مرقد کا

کرے تھالا امیری چشم تر کا ہے طوبی تری قد کا

کہیں شمس و قمر سے بڑھکے جلوہ ہی تری خد کا
ترے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا (مطلع)
دو عالم میں ہی پھیلا نور تیری اتار شد کا
محمد مصطفے اپنا ہے تو نور محمد کا

ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافۂ مشکین ختن میں ناف آہو کو
گلستان سی کہو رکھ چھوڑ دی اپنے سرو لبجو کو
نہ یہ موزون پہونچے اوسکی نکہت عنبرین کو
سواد تہمت تشبیہ کیجیے تیرے گیسو کو

بہار گلشن تنزیہ ہے بوٹا ترے قد کا

دو چار آنکھیں میں تجھسی دو عالم سی کنارا ہو
رو بینی میں در روزہ زیست میں جو سرا تماشا ہو
مزا دونا ہو سرو خلد کے پہلو میں طوبی ہو
بسر ایک جلوی میں تجھے لطف دوبالا ہو

کروں میں دیدۂ احول سے نظارہ تری قد کا

لکھوں کیا مدحت خط الحاج بخش حضرت میں
کہ ہی وہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت میں
بلند اک بیت ابرو نور کلیات فطرت میں
بیاض مطلع عارض ترا دیوان مدحت میں

نکیلا مطلع ابجاد میں مصرع ترے قد کا

عجائب ٹھاٹھ سے تعلیم پائی اشک سے میں نے | فضائے تنگ میدانِ قلم میں نقطہ و خط سے

بڑے استاد نے مجھکو سکھایا ہے پھری گدکا

ذبیحِ تیغ سے مطلب ہے دم ہے اس قلمرو میں | قلم جاری ہوا احمد کی کرم سے اس قلمرو میں

حسد کر کے کہاں جائیگا ہمسر اس قلمرو میں | سزا حاسد کو ہے دار قلم سے اس قلمرو میں

کہ یہ دار الحکومت ہے مظفر کا مؤید کا

زبانِ تیز کے جوہر زباندان ہو تو پہچانے | ولایت میں صفین کی صاف اس تیغِ مصفا نے

گرہ کی کٹ کٹ کی دستِ فکر سے تیر کو نکی دستانے | کیا شیراز کو پامال اُردوے معلّا نے

گیا مان اصفہان تو ہامری تیغِ ہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہوں نعت میں اعجاز ہے روشن | قطعہ | سوادِ ہر رقم ہے دودِ شمعِ طور کا مخزن

قلمدان بیت کو وہ طور بستہ طور کا دامن | عصا کے سو ہوئی خامہ رقم ہو وادیِ ایمن

یدِ بیضا کو داغِ رشک رہتا ہے مرے ید کا

دبیرِ آسمان سے ہے کہین میرا بلند اختر | ہر اک صفحہ مری دیوان میں ہے رشکِ مہ انور

چمک ہر سطرِ روشن کی طرہ ہے تجلی پر | پڑا ہے طور کی چوٹی میں ہے باف نمدی شکر

لکھا جو شعر وصفِ روے تابانِ محمد کا

ہوے ہیں منتظم ہر چار ارکانِ سخن مجھ سے | منور ہے چراغِ طاقِ ایوانِ سخن مجھ سے

جہان میں ہی فروغِ نورِ ایمانِ سخن مجھ سے | زمینِ شعر پر نازل ہے قرآنِ سخن مجھ سے

کتابِ آسمان اک نسخہ ہے لوحِ زبرجد کا

فلک کب ہمعنانِ توسنِ طبعِ روان پہونچا | فرشتہ کی جو [illegible] پر چلیں [illegible] یہان پہونچا

پھرا ہے [illegible] فضائے لامکان پہونچا | سخن [illegible] قلم کی [illegible] ہی کہان پہونچا

کہ کاسے کو سوں سبزہ رنگ پایا چرخ زبرجد کا

مضامین مختلف میں فکر عالی کا اشارا ہی کہ تخصیص قوافی سے مناسب کنارا ہی
طبیعت بار طبع آئی ہی دل نے جوش مارا ہی مری طبع روانی کا بہراوہی گھاٹ اب اوتارا ہی
تماشا دیکھیے بحر سخن سے جزر کا مدکا

مطلع
وجوب و امکان دونوں میں ہی جلوہ نور بیحد کا وہ اک غنچہ یہ اک گل ہی مری گلزار مقصد کا
کہیں مصداق مطلق کا کہیں مظہر مقید کا احد کا غیب میں ہو رو شہادت میں تو احمد کا
ہی مشہود ایک ہی بیشک دو چشمی ہاے اشہد کا

ہوا جب میرا نعت میں یوں قصیدہ ہو لکھے مطلع برابر کہ جو پائے قافیے دو دو
نہیں آتا ہی مجھ پر حرف گر انصاف سے دیکھو بمجبوری لکھا الید کی صورت لفظ اللہ کو
نہ آیا پھر اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر میں عالم کو نہ حیرت ہو یہ مضموں صاف قرآں میں ہی اگر چشم بصیرت ہو
ہو پہلے انبیا سے کیوں نہ خلق جسم حضرت ہو یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو
خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نکتہ ہی اس آنے میں اگر غور سے دیکھے کہ اس منصب سے پھر اور انبیا محروم رہ جاتے
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے کہ دست صنع گر فارغ ہو مقصود اصلی سے
مقید پھر نہ ہو گا مطلق ایجاد مقید کا

خلیل اللہ نے کی ہو اگرچہ گرم پردازی لگا لی تجھ سے لو اس گرمی بازار طنازی
ہوئی انگارے غنچے بھی شعلوں کی سرافرازی تجھے رشتے سے مثل شمع کی آتش سے گلبازی
ہوا ہی تجھ سے روشن نام تیرے جد امجد کا

غلط ہون دفتر آئین کاتب اعمال جو ہین — مدین نیکی ہی کا ہجائین باقی سارے دفتر ہین

بدی کی جو رقم ہو جا پڑے منہائی کہ گھر ہین — محاسب ہے شفاعت تیری گردیوان محشر ہین

صحیح آئے نہ میزان مین سیاہہ دفتر بد کا

سوا اللہ کے لا علم ہین تجہ کی فطرت سے — ملک جن و بشر کوئی نہین واقف حقیقت سے

مقدم ایک کی خلقت نہین ہے تیری خلقت سے — کھچی پہلے تری تصویر ازل مین دست قدرت سے

ہو الفظ خدا سے اشتقاق اول تری قد کا

مناسب ہے تری تر گھانکی جلین بیت یزدان کو — قرین ہی تیرے خط کا کتابہ عرش سبحان کو

تمہارے عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایمان کو — ترے ابرو کی ہے محراب لازم طاق عرفان کو

در اسلام کو درکار ہے بازو ترے ید کا

دکھائے خسرو انجم نہ مجھکو آسمانجاہی — مری نظرون مین ہے اک گردہ چتر شہنشاہی

ہوئی تیرے مراتب سے کہا ہے کسکو آگاہی — تجمل کا ترے ماہی مراتب سے ہوتا ماہی

ثر ہی سے ثور تک اک گاو تکیہ تیری مسند کا

نگہ سے کیون تری اعدا کی ذلت و خواری ہین — عجب کیونکر بنائین خط تری خط سنگذاری ہین

غم و شادی ہین دونون محو تیری پاسداری مین — الم مصروف تیرے دشمنون کی غمگساری مین

خوشی کو کام ہے تیرے محبون کی خوشامد کا

طبیعت کو سخندانون کو منظور آزمایش ہے — وگرنہ اونکی مداحی سے کب تیری نمایش ہے

بہت دشوار باب نعت و مدحت کی کشایش ہے — ستایش کے لیے تو واسطے تیرے ستایش ہے

کہ ہے مذکور قرآن مین ترے اوصاف بیحد کا

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے — صحف جتنے ہوئے نازل ہر اک مین ذکر تیرا ہے

جو ہو تیری ثنا پر بند ہم مین سے وہ سچا ہی | سوا تیرے کسی کی مدح کرنا جنکا شیوا ہی
یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہین جھوٹا قفل ابجد کا

تری خدمت مین ہو حاجت روا سب سے ہی اتنی | روا ہون حاجتین تیری ہی در سے دین و دنیا کی
ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری | یہ خواہش ہی کرون مین عمر بھر تیری ہی مداحی
نہ اوٹھے بوجھ مجھ سے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑھی سوز درونی داغ عشق فتنہ ساماں سے | تماشا ہی کہ چمکے بخت تو مہر عرفان سے
شرر نکلین جو اٹھین شعلے ہو عیان برق لمعان سے | چمک ہے درد کی دل مین خیال روے تابان سے
ستارہ اوج پر ہو جسم کے برج مشید کا

پھنسائی دام گیسوی مسلسل مین مجھے ایسا | یہان جبتک ہی آنے کا نہ تجھ پر پھر کے دم میرا
رہون مین رشتہ بر پا جب قفس مین چار عناصر کا | کمند دل سے ہے چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا
جو ٹوٹے دم کا دھاگا طایر روح مقید کا

پلا دے مجھکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے | کہ ہو مے سے تنفر روح بھاگے جام و مینا سے
دل وحشی کرے رم دونون عالم کی تمنا سے | ہرن ہو نشہ میرا نشأتین دین و دنیا سے
رہون خائف تصور کر کے مین جو دال سے دو کا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر | مذہب ہو مطلا ہو مرے اعمال کا دفتر
محک مین امتحان کی پیشگاہ حضرت داور | برنگ زر چڑھے سونا مرا میزان محشر پر
اوٹھون مین قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے میرے لیے بیتابیان ہر موج کوثر مین | جگہ مجھکو ملے رستے کی حضور قصر گوہر مین
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور مین | فرشتے دیکھ کر مجھکو کہین جیوان محشر مین

جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہی اس قصیدے کو جو نیچے وصف حضرت مین — عوض ہر بیت کے پاؤن سکونت قصر جنت مین
لکھی ہین بسکہ اکثر شعر موزون وصف قامت مین — تلی اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین
بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجدد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہی صلہ اسکا عنایت ہو — اوٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو
بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو — ترے دربار مین وقت سننے کی اجازت ہو
مجھے سرکار سے خلعت ملی عیش مخلد کا

نہ تجھ کو تیرے خالق سی کسی صورت جدا سمجھون — ظہور شان وحدت کا مین تجھ کو واسطا سمجھون
حق آئینہ ہو اور پھر صاف اجلی مدعا سمجھون — ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون
کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

قمر سمجھون رخ تابان کو یا مہر سما سمجھون — کلف اسمین جو ان ہین سمجھون تو کیا سمجھون
یہ تشبیہین ہین بیکس لیکن مظہر حق نما سمجھون — ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون
کہ فہم سر وحدت ہی الف ایمان کے ابجد کا

رقم تحریر تیری کو ذوق ہی بڑھ جائے تر دستی — قلم کے نکلین آنسو ہو یہ جوش خندہ شادی
شمول اشک شیرین روز اسد رجہ ہو بیکسی — الٰہی پھیل جائے روشنائی میری نامے کی
بڑھا معلوم ہو لفظ احد پہ میم احمد کا

کبھی تو کام آئے روشنائی میری نامے کی — کوئی تو رنگ لائے روشنائی میرے نامے کی
نئی صنعت دکھائے روشنائی میرے نامے کی — الٰہی پھیل جائے روشنائی میرے نامے کی
بڑھا معلوم ہو لفظ احد پہ میم احمد کا

تاریخ خمسہ

اللهم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و اتباعہ ابداً

سنہ ١٢٧٥ ہجری

ایضاً

اللهم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ و ازواجہ اجمعین

سنہ ١٢٧٥ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی مصنف قصیدہ

رباعی

جب احمد بے میم عربی تہہ ہوئی	جب احمد با میم ہو دو کُن ہوئے	از قطرہ چکید خوش از واند میدان	سمبر دو عجوبی کونین یاد و در دو

امالعبد صدف گوش از گہر لبریز و دامان نگہ از چمن مالامال۔ کہ سواد گیسوے عبارت را در پردۂ ابر سیہ پست پوشیدن ست۔ و صفاے عارض معنی را آئینہ صبح بہار گردیدن لآلی الفاظ آبدار را طلسم محیط در گرہ بستن ست۔ وانبار مضامین پر بہار را رونق بازار ارم شکستن۔ شاہد بندش نازک را مالاے مروارید صفا در گلو۔ و حسن ترکیب شگفتہ را زیور گل رنگ و بو۔ نقاش صورت آئینہ زار تجلیات اعجاز نامے پر بضیائی منشی امیر احمد ابن مولوی کرم محمد مینائی ست کہ چرخ مینا کار در خمکدۂ فکر بلندش شیشۂ خرد بر طاق نسیان میگذارد۔ و فلک نیلگون در چمنستان طبیعت عالیش حکم سبزۂ بیگانہ دارد خیالش را در شیشہ خانۂ نازک آدائی نیرنگ بال پر بیست۔ و خامہ اش را در بزم افسون طرازی حکم جادوگری سر پنجۂ زور دستش در شکار کبک دری شاہباز و تیغ ہندی زبانش در معرکہ اردو ہنگامہ طراز۔ مشکل پسندی دقت تلاش دلبر سخن را تہمت دہن۔ و معنی شگافی بہار تصور غنچۂ معنی را منشور شگفتن ترجیح بند انفاسش از تواتر ورود مضامین مسلسل۔ و مصرع لبش از جوش نشۂ معانی پیمانۂ مستزاد در بغل۔ غزال غزل بر جستہ را سواد تحریرش ختن۔ و عقیق آبدار قطعہ را رنگینی تقریرش یمن۔ بفیض خلعت تضمینش حروف ناسنجیدۂ فقیر محسن قامت موزونی آراست و سبزۂ خوابیدۂ نشست الفاظ بناز کے ادائی برخاست۔ اکنون گرمی آن شرار افسردۂ کانون خیال از بنیاد آتشکدہ بخاک آمیختن ست۔ و روانی آن قطرۂ عرق انفعال از ابروے بحر در غبار ساحل ریختن۔ الغرض نشۂ صہباے

کمالش دراز میکده با قصّ پسندی جوشش بدر دو هلال ست و مهرش را در فضای ذره فوادی تاثیر آفتاب جمال باغی

اشعار مخمسی که زداید	جوشش اثر آنکه سخندانش دید
گویا ز ریشه زمین سخنم	بر خود بالید و سنبلستان گردید

سنجیده نظمی که خامه مانی تشبیه اگر از نمکین آب گوهر شکل مستقبلش کشد نسیم رخ آید و کلک بهزاد تمثیل اگر از رنگینی گل نقشی بر دارد بهارش خزان گردد بلندی مصرعهایش جبین سخن را ابروست و صفای ترکیبش عارض نظم را آبرو صبح رخسار لفظ از بندشش نمکین در شکر خند و طره کاکل مضمون از گره بندی تضمین مرغوله بند درستی سلسله شوخی از شکست گیسوی عبارت حچست و شکستن کلاه گوشه عبارت بهانه شوخی درست نظر باز معنی را از صورت الفاظ محبوبی در بر و صورت الفاظ را از صفای معنی آینه در نظر پنجه خورشید بزوال حسن انگشت نماست صبح مثالش صادق نیایه و خمسه تحیره بسکته حیرت منسوب در بلد و زنش سنجیدن نشاید طبیعت مشکل پسند که تصور نظم پروین سر بر آسمان میکشید گره بر جبین ست و فکر نازک بند که بخیال پنجب گلرخان ناخنی بدل میزد پشت دست بر زمین ساز مقدس نغمات هند با آهنگ حجاز در طرب ست و رنگینی اردوی معلی جلوه فرش شهنشاه عرب و داغ گهرهای قبول از خزینه رحمت نثار به پروانه و روائح گلهای درود از چمنستان مکرمت در اهتزاز اند

رباعی

این نظم اعجاز صفای سخن است	پیغمبر اوج گهرهای سخن ست
حقا که در سینه علم است	مداح پیمبر و خدای سخن ست

بسم الله مطلع موزونش چون دیباچه نسخه ابجد تاریخ گردید مخمس نعتیه را فاتحه طراز درود باتور را خاتمه پرداز گردانید هانا تاریخ اولین از مفتاح الف خامه جادو طراز قفل حیرت کشود و ماده دوم از صاد وصل علی که چشم قبول استاد ازل طغرای عنوانش کرد جلوه نمود یا رب دامان قاف قیامت که جزا شرط عمل کنند یعنی افعال ماضی ماهر نقطه این نامه مرکز کاف کرامت و دندانه شین شفاعت ممدوح تشدید نون تاکید مستقبل مغفرت باد

تضمین بطور مناجات از مصنف قصیدہ

من و پر غفلتے و بیخردی
دشمن نفس در کمین بدی
تو مرا زور و حجت و سندی
تو مرا تاب و قوت و مددی
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

خانہ بگذاشتم بہ سودائے
نہ عصا دارم و نہ بینائی
شور فیتم بدشت پیمائے
انت یا سیدی و مولائی
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

نہ ز دنیا تنعمے نہ ز دین
دشمن جانم آسمان و زمین
دوستان خشمناک و چین بجبین
دشمنان بہر کشتنم بکمین
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

خون صد آرزو بگردن من
خویش بیگانہ دوست دشمن من
خانہ زندان و راہ رہزن من
ماندنم مشکل ست و رفتن من
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

منم و رہزن و رہ مخطور
دل بیمار و خاطر رنجور
عالم بیکسی و منزل دور
شب دیجور و چشم من بے نور
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

بسکہ بودم حریص فسق و فجور
گشتہ نا خوش ز من خدائے غفور
ہست اکنون شفاعت تو ضرور
آمدم بر در تو از رہ دور
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزے سواک مستندی

کار من ابتر است ہر نفسے
بیکسم در جہان و نیست کسی
دل پر از درد و سر پر از ہوسی
ہمدمے یا انیس در درسے
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

صبح من شام شد ز شامتِ من
شو شفیع و مکن ملامتِ من
ہست ہر روز من قیامتِ من
نیست جز بر درت سلامتِ من
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

سوئے ملک حجازم آہنگ ست
آستانت ہزار فرسنگ ست
نام ہندوستان مرا ننگ ست
دیدہ ام کور و پای من لنگ ست
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

کفر ظلمت سرشت در طغیان
زور ظلم ست و قوتِ شیطان
چار سوئے سواد ہندستان
خوف جان ست و خطرۂ ایمان
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

تشنۂ خون من جفا کارے
من در حال خود گرفتارے
دشمنم ظالم ستمگارے
نہ مرا مونسے نہ غمخوارے
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

کشتیم تہ نشین چو دیدۂ تر
بحر پر جوش و کشتی پر ز خطر
کشتہ ملاح و ناخدا مضطر
سر و سامان گذشت و آب از سر
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

رفت تاب از تن و دل از بر من
آب چشمم گذشت از سر من

راه گم کرد خضر رهبر من — نه کسے یار من نه یاور من
یا حبیب الآله خذ بیدی — ما لعجزے سواک مستندی

زخم از دل گذشت و دل ز قرار — خار از پائے و پایم از رفتار
رفت هوش از سر و سر از دستار — کار از دست و دست من از کار
یا حبیب الآله خذ بیدی — ما لعجزے سواک مستندی

کشتی من شکست و لنگر او — غرق گشته ناخدای رهبر او
بحر و هر لحظه جوش دیگر او — من بپائے شکسته و شناور او
یا حبیب الآله خذ بیدی — ما لعجزے سواک مستندی

کاروان رفت و من پریشانم — دیده بر نقش پائے یارانم
ذره دشت و گرد میدانم — راه گم کرده در بیابانم
یا حبیب الآله خذ بیدی — ما لعجزے سواک مستندی

ظلمت دهر چون صف مژگان — نور چون چشم سرمگین پنهان
لمن الملک کفر را بزبان — این مناجات بر لب ایمان
یا حبیب الآله خذ بیدی — ما لعجزے سواک مستندی

روح هم از تن جدا و تن نه توان — سینه پر یاس و یاس بے پایان
جان من بر لب است لب بفغان — دل پر از درد و درد بے درمان
یا حبیب الآله خذ بیدی — ما لعجزے سواک مستندی

ناکسان بے سبب مرا دشمن — همه خود آشنا خدا دشمن
دوستان سنگدل وفا دشمن — جمله محسن کش آشنا دشمن
یا حبیب الآله خذ بیدی — ما لعجزی سواک مستندی

[illegible]

رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ و تضمین

مولا مرے عقدہ ہائے مشکل وا کر
ہر غنچے کو باغ قطرے کو دریا کر
بد ہوں یا نیک تیری امت میں ہوں
محشر برپا ہے تو مجھے برپا کر

ایضاً

یارب آہ رسا مدینے پہونچے
ہر نالۂ دل مرا مدینے پہونچے
جھڑی کا جو رنگ ناتوانی سے اڑے
گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے

ایضاً

ملکہ از خیال مشکلی در سر من
بکشا بند گرہ زبال [illegible]
دارم گرہی ز مشکل الفت کہ نیست
جز نقد گرہ در گرہ [illegible]

ایضاً

اک شان خدا ہے سید عالیجاہ
ہاں قدم و حدوث کا شاہنشاہ
جس دل پہ کھلی حقیقت اسکی محسن
بے ساختہ بول اوٹھا کہ اللہ اللہ

ایضاً

سرسبز کن اے سید ابرار مرا
وہ رونق نخل گل گلزار مرا
چون دانہ ہزار بار بر روے زمین
گر چرخ بیفگند تو بردار مرا

ایضاً

یارب بطفیل حسن آن شاہ زمن
میگردان ہر زبان من سوز من
گر میسوزی چو شمع رخسار بسوز
ور میشکنی چو زلف مشکین بشکن

ایضاً

عقدے مشکل کے میرے مولا وا کر
ثابت قدم منزل استغنا کر
درماندہ ہوں خستہ حال ہوں بیکس ہوں
سر پر میرے ہاتھ رکھ کے مجھے برپا کر

ایضاً

زان پیش بیا کہ من بخاک آمیزم
جان چون گہر سخن بپایت ریزم
در صفحۂ دیدہ و دلم اے محبوب
بنشین چون نام و چون نگین برخیزم

ایضاً

رنگین تری بزم اے تبسم خوشبو ہے
باقی تو وہ اسی ہی عیان ہر سو ہے
تشبیہ کا پاتا ہوں مرقع سنسان
تنزیہ کو دیکھا تو مقام ہو ہے

باقی ۴	ضرب در ۱۳	حاصل ۵۲	بزیادت یک
حاصل ۵۲	کہ اعداد احمد ہستند		

برائے استحصال احد

ہادی	عدد ہ ۲۰	ضرب در ۴	حاصل ۸۰
بعد کمی یک باقی ۷۹	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۳۱۶	تقسیم بر ہشت
باقی ۴	ضرب در ۳	حاصل ۱۲	بزیادت یک
حاصل ۱۳	کہ اعداد احد اند		

رباعیات

معراج کو جسوقت چلے خیر بشر — آیا یہ پیام ذوالجلال اکبر
جلد آ اے نور دیدۂ عالم قدس — اک چشم زدن مین ساتون پردے طے کر

ایضاً

لے حُبّ نبی کی مرے سینے مین رہے — اونکا ہی خیال مرنے جینے مین رہے
جُبّ بند ہوا آواز مرا دم ٹوٹے — آہنگ حجاز ہو مدینے مین رہے

ایضاً

ایمان کا غروب ہونے پر ماہ آیا — تب دہر مین وہ سپید ذیجاہ آیا
جلدی ہوئی ایسی کچہ کہ اس عالم تک — سایہ بھی حضور سے نہ ہمراہ آیا

ایضاً

رہجاؤ گے ہاتہ سے زندگی کو دہوکر — پچتا سینگے اقربا ہمارے رو کر
محسن کیا پوچھتے ہو چھوڑو گہر بار — جنت کو چلے چلو مدینے ہوکر

ایضاً

گر نکتہ نوازی کا تری دہیان آ سکے — بخشش کا مرے نظر آسان آ سکے
مداح ہے یا رب عدد احمد ہون — جب روز حساب ثبت میزان آ سکے

تیری تشبیہ کا ہی آئینہ خانہ تنزیہ
شان بیرنگی مطلق ہی تجھے رنگ محل

ہی حقیقت کو مجاز آپکا حیرت کا مقام
بی نیازی کو نیاز آپکا نازش کا محل

ہو سکا ہے کہین محبوب خدا غیر خدا
اک ذرا دیکھ سمجھکر مری چشم احول

رفع ہونیکا نتھا وحدت و کثرت کا خلاف
میم احمد نے کیا آکے یہ قصہ فیصل

نظر آئے مجھے احمد مین اگر دال دوئی
روز محشر ہون الٰہی مری آنکھین احول

پھر اوسی طرز کی مشتاق ہی مواجی طبع
کہو اس بحر مین اک قافیہ چھایا بادل

غزل

کیا جھکا کعبے کی جانب کو ہے قبلا بادل
سجدہ کرتا ہی سوی یثرب و بطحا بادل

چھوڑ کر سیکدہ ہند و صنم خانہ برج
آج کعبے مین بچھائے ہے مصلا بادل

سبزۂ [illegible] لگا کر لایا
شہسوار عربی کے لیے کالا بادل

بحر امکان مین رسول عربی دُرِّ یتیم
رحمت خاص خداوند تعالیٰ بادل

قبلۂ اہل نظر کعبۂ ابروے حضور
سجدے سر قبلے کو گھیرے ہوے کالا

رشک سی شعلۂ رخسار کے روتی ہے برق
برق کے منھ پہ ہی رکھے ہوے

دور پہونچی لب جانبخش نبی کی شہرت
سن ذرا کہتے ہین کیا حضرت عیسیٰ

چشم انصاف سی دیکھو آپکے دندان شریف
دُرِ یکتا ہے ترا گرچہ ہے دل

تھا بلند ہوا تار فرشتونکا در اقدس پہ
شب معراج مین تھا عرشی بادل

آمد و رفت مین تھا ہمقدم برق براق
مرغزار چمن عالا بادل

ہفت اقلیم مین اس دین کا بجایا ڈنکا
تھا ترے علم رسالت کا پھریرا بادل

دین اسلام ترے ہی تیغ دو دم سے چمکا
یا اوٹھا قبلے سے ہو کاندھا بادل

آستانیکا ترے دہر مین وہ رتبہ ہی
کہ جو نکلا تو جھکانے کاندھا بادل

تو وہ فیاض ہو در پر ترے سائل کی طرح — فلکِ پیر کو لایا دنے کاندھا بادل
تیغ میدانِ شجاعت میں چمکتی بجلی — ہاتھ گلزارِ سخاوت میں برستا بادل
محسن اب کیجیے گلزارِ مناجات کی سیر — کہ اجابت کا چلا آتا ہے گھرتا بادل

مطلع

سب سے اعلیٰ تری سرکار ہے سب سے افضل — میرے ایمانِ مفصل کا یہی ہے مجمل
ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیری خالی — نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل
دین و دنیا میں کسی کا نہ سہارا ہو مجھے — صرف تیرا ہو بھروسا تری قوت ترا بل
ہو مرا ریشۂ امید وہ نخلِ سرسبز — جسکی ہر شاخ میں ہون پھول ہر اک پھول میں پھل
آرزو ہے کہ ترا دھیان رہے تا دمِ مرگ — شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل
نامِ احمد ہو زبان پر بلا میم ہو صدر — لب پہ ہو صلِّ علیٰ دل میں مرے عزّ و جل
روح بھی میری کہیں پیار سے یوں عزرائیل — کہ مری جان نبی کو چلی ہے تو بھی چل
سر دل پہ اشارہ ہو شفاعت کا تری — فکر فردا کی نہ کر دیکھ لیا جائیگا کل
گھر بنا آئینہ رخسار سے حیرت ہو مجھے — گوشہ قبر نظر آئے مجھے شیش محل
ہم زبان ہو کے نکیرین کہیں گھر ہے تیرا — نہ اٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل
رخِ انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا — میرے ہمراہ چلے راہِ عدم میں مشعل
حذف ہوں میرے گناہانِ ثقیل و خفیف — آئیں میزان میں جب اعمال صحیح و مقبل
میری شامت سے ہو آراستہ گیسوئے سیاہ — عارضِ شاہدِ محشر ہو اگر حسنِ عمل
صفِ محشر میں ترے ساتھ ہو تیرا مداح — ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل

تمام

کہیں جبریل اشارے سے کہ ہاں بسم اللہ
سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل

شد

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع جناب منشی امیر احمد صاحب متخلص بہ امیر سلمہ اللہ القدیر

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا — جسکا ہر شعر ہی گلزار جنان کا اک گل
ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرع یہ امیر — مدح محبوب رسل شمع سبل ناصر گل

تقریظ دلپذیر از فصیح و بلیغ بیمثل و بی نظیر باب مدینۃ العلم ۱۲۹۳ جناب منشی امیر احمد لکھنوی متخلص بہ امیر استاد جناب معلی القاب نواب رئیس رامپور زاد اقبالہم مادام الازمنۃ والدہور

مرے محسن نے کیسے کیسے مضمون نعت میں لکھو — کہ ہر مصرع سی جلوہ ہی عیان حسن طبیعت کا
عجب ہی آب و تاب اشعار تر مین لوگ کہتے ہین — عروس فکر کے سر پر بندھا سہرا فصاحت کا
عرق ریزی ہی طبع پاک کی یا در فشانی ہے — بھرا ہی گوہر شہوار سے دامن بلاغت کا
ہوئی صبح تجلی سے تجلی طور کی روشن — سراپا ڈھلگیا ہی نور کے سانچے مین حضرت کا
چراغ کعبہ کو قندیل کیسے عرش اعظم کی — کہ روشن اسمین ہی مضمون معراج رسالت کا
تعلی کہ رہی ہی یہ مضامین کے قصیدے مین — کہ زور اللہ نے بخشا قلم کو دست قدرت کا
خبر لی اونچے اونچے شاعرون کی طبع عالی نے — مٹایا رنگ بیدل کیطرح سے نام شوکت کا
ہر اک مضمون یہ کہتا ہی مشام حور جنت سے — نہین ہون پھول مین ہون عطر گلہای نبوت کا
جہان سے دیکھیے اشعار کو معلوم ہوتا ہے — کہ موجین مارتا ہی سامنے دریا سلاست کا
اثر لفت محبوب الٰہی نے دکھایا ہے — برستا ہی ہر اک صفحے پہ گویا ابر رحمت کا
نظر آتا ہی یان تشبیہ مین تنزیہ کا عالم — تعالی اللہ کثرت مین ہی پیدا رنگ وحدت کا
جو ہو فردوس کا مشتاق کہدو وہ یہان آئے — کہ جو قطعہ ہی اسمین قطعہ ہے گلزار جنت کا
کہ ہر اک شعر ہاتھ آیا صفحے مین روضہ رضوان — شگاف خامہ سے پیدا راستہ ہی باغ جنت کا
مہک ہے ہم سخن مین پھیل جائے کیون نہ پھولونکی — کہ ہی عطر بلاغت سے بھرا کنٹر فصاحت کا
تپاک کر فکر کی شاخون سے جو مضمون آتا ہی — وہ پھل ہی نخل محبوب الٰہی کی محبت کا
لکھی تاریخ امیر اس نعت کی مجھ جی کی مین نے — جو قطعہ ہی وہ اک سچا وسیلہ ہی شفاعت کا

حدیقۂ خاتم النبیین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی منزل اک بیت کنعان کی قلب زار مضطر مین
یہ جہان عزیز نہ اوترا ہی کسی اوجڑی ہوی گھر مین

نہ کوئی پوچھتا ہی اور نہ ذکر اسکا ہی دفتر مین
پڑا دیوانہ ہی محسن کہان آیا ہی محشر مین

نئی الفت کا بیٹھا ہو وہ تقسیم اعضا مین
کہ بسم اللہ طفل اشک کی ہی دیدۂ تر مین

وصال و ہجر مین ہی بیقراری ایک حالت پر
نہین کیا اک گھڑی کا چین بھی لکھا مقدر مین

خدا کے واسطے ای قیس کیون مجھکو ستاتا ہی
نہ کہنا تھا کہ ہی کچھ بھی مروت میرے دلبر مین

شب ہجران الٰہی آج بھی کیا طی نہین ہوگی
اندھیرا جھک گیا وقت نماز صبح محشر مین

جگہ دے مجھکو میرے دلربا کے غنچۂ دل مین
بہار ابکی برس کٹنے مجھے زندان دیگر مین

تہ شمشیر ابرو بسملون نے سر جھکائے ہین
ہماری بندگی کا سجدہ ہے محراب دیگر مین

لکھی ہی شکل موزون تیری ہر آئینۂ دل مین
ہر اک مصرع ترے قد کا ہزارون بحر کی بہ مین

اوچٹنا خواب غفلت کا ہی آسان پر یہ مشکل ہی
کہ رحمت کا بھروسہ مجھکو چھینٹے دی ہی محشر مین

عوض مین غمزے کے دنیا کرشمہ کے عوض عقبی
لگا ہی ٹھیک لکھے نرخنامہ یار کے در مین

ہی جی مین اس غزل کی بحر مین بھر دیجیے گوہر
کہ تا بجلوۂ حسن بیان ہو آب و گوہر مین

زمین شعر پر اعلیٰ لسما مین عرش اعظم سے
چلے آتے ہین شوق [illegible] مین

حسد کیون لامکان پرواز ہی افکار محسن کا
کسی [illegible] کا عطارد [illegible] مین

مطلع
ہوا عالم معنبر صبح میلاد پیمبر مین
[illegible] تک کل تر مین

مطلع
بہار آئی ہے خوب ایسکر دیار خلد و کوثر مین
ابد [illegible] مین

بھری ہی شوکتِ شاہنشہی اللہ اکبر مین
مطلع اذان کی پنج نوبت بج رہی ہی ہفت کشور مین

نبوت کا تجمل مصطفیٰ کی مسند آرائی
فلک کی ہفت اقلیم اور زمین کے ہفت کشور مین

شجاعت کا سلحخانہ نہان ہر چین ابرو مین
سخاوت کا خزانہ ہر نگاہ بندہ پرور مین

میان بدر شمشیر ہلالی اسقدر چمکی
کہ اب تک چاندنی پھیلی ہوئی ہی ہفت کشور مین

ہوا ہے اللہ اللہ مطلعِ انوار محبوبی
شرف کی پہلی منزل تھی ہی ہاشم کی اختر مین

بھرا علم لدنی حق نے سینے کو سفینے مین
کہ لہرین لے رہے ہین [illegible] آپکے سینے مین

عیان فرمائے نور علم الم تکن تعلم
کلام پاک کے [illegible] ثابت قلب الاخرین

عبادت پھولتی پھلتی رہی ذات مقدس سے
ریاضت باغ باغ اکثر ہوئی پاکیزہ پیکر مین

طواف اپنا کرے کعبہ یقین ہی اس سعادت سے
کہ خطبہ تھا شہ کونین کا تقدیر منبر مین

نگاہین مہر طلعت کی مقابل خیرہ ہو جاتین
شب معراج اگر کاجل ہوتی چشم اختر مین

پڑھا ہاتف نے بسم اللہ سبحان الذی اسرا
جب آیا خانۂ زین براق برق پیکر مین

فلک نے آبرو پائی جو چتر فرق عالی کی
در شہوار انجم ہو گئے داخل نچھاور مین

باستقبال آیا مرحبا سے آدمؑ و عیسیٰؑ
جو پہونچا خدمت والا پدر عالی پدر مین

ید بیضا چراغ طور سے روشن کئی دستی
کہ سجدے مین جھکا ہوگا اندھیرا ستہ بھر مین

دعا یوسف کی ای ہر دل عزیز انجم بقربانت
رہے پیراہن محبوبی خالق ترے بر مین

قلم ادریس کا مدحت نگار خلعت قدسی
کہ ساتون پارچے ٹھیک آئی اوسکے جسم اطہر مین

لے شکر ہمیں اس بت شکن کو خوان نعمت
یہ مہمانی ہوئی باغ خلیل ابن آذر مین

جوان ہاشمی کس شان سے بالائے عرش آیا
کہ آئی ہفت پشت آسمان پیر چنبر مین

فلک کو عرش پر تھا ناز تقدیم قدمبوسی
مگر دیکھا تو کعبہ چھپ چکا تھا پہلے منبر مین

کلید باب جنت نذر کی سلطان عالم کی
مسہری پھولونکی مہکا کری رضوان کے گھر مین

نہ کیون حد ادب پر ختم ہو جبریل کی عرضی
کہ شمع قرب نے تاثیر کی پروانہ کے پر مین

بقرب قاب قوسین آپ پہنچے تو نہ تھا باقی
پھر ایک تیر کا پلہ کمانکش اور کمانگر مین

تعجب کیا معما کھل گیا گر میم احمد کا
کہ ہی یکرنگ بیرنگی ہمیشہ رنگ دیگر مین

خدا کا نام حق ہی مصطفی کا نام بھی حق ہی
نہان سر حقیقت ہی مجاز ذات اطہر مین

گھر اوسکا کعبہ اور اللہ اوسکے کعبۂ دل مین
خدا ہے اوسکے گھر اور وہ خدا ہی پاک کے گھر مین

پڑھین ان کی قطعہ پہ نور جسکا مطلع روشن
لکھین لوح بیاض آفتاب صبح محشر مین

مطلع

اوٹھین گی اونگلیان سب کی تیری سمت محشر مین
جو پوچھین گے ہی کسکا دخل آج اللہ کے گھر مین

ترا اسم گرامی زیب بسم اللہ عنوان مین
ازل سے ہے ہر صحیفے مین بدستور ہر پیمبر مین

ترے انوار کا پرتو مہ کنعان کے نقشے مین
تن بے سایہ کی تصویر عکسی مہر خاور مین

حسب مین اور نسب مین شرافت اور کرامت مین
نہ تیرا مثل مظہر مین نہ تیرا مثل منظر مین

دل بیدار کا مانند ظاہر مین نہ باطن مین
ضمیر پاک کا ثانی نہ منظر مین نہ مضمر مین

ترے ہی نور سے نکلے زمین و آسمان بیشک
نہان تھی ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر مین

دم شمشیر موسیٰ تیری اصحاب مکرم مین
کمال آل ابراہیم تیری آل اطہر مین

ترے اقبال سے شان سلیمانی و داؤدی
ہوئی یکجا ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ مین

وقار ہیبت ہارون ہی عباسؓ و حمزہؓ مین
جلال تیغ یوشع تیغ سلمانؓ و ابوذر مین

تری نسبت سے حسن یوسفیؑ و صبر ایوبی
گل اندامان جنت سبط اصغر سبط اکبر مین

رہ جنت ملی ہی آ کے تیرے آستانے مین
شمیم خلد کوچہ کی نسیم روح پرور مین

تو وہ کوکب ہی جسکا لامکان تک نور پھیلا ہی
نہین ہی اس شرف کا کوئی تارا آسمان بھر مین

نہین ہی اور نہ ہوگی اوسکے طالع مین قسمت مین
جو تیری منزلت جو قدر ہے سرکار داور مین

وہ دن جلد آئے یارب جبکہ ہون پیش اعمال امت کے
قریبِ عرش کرسی ہو تری دربارِ محشر مین

گنہگارانِ امت کی صفائی کی شہادت کو
تری چشمِ عنایت مہر ہو ہر ایک محضر مین

کبائر پہلے پوچھے جائین جب سرکارِ عالی مین
ندامت سے صغائر منہ چھپا لین اپنا محشر مین

معافی کی ملے جاگیر تجھکو ایسی حالت مین
کہ دیگر عرضیان بحکم کے داخل ہون دفتر مین

عجب کیا گر کہین حضرت لیے امت کی حفاظت کا
مچلکہ لے لیا دوزخ کی کارندون سے دم بھر مین

کراماً کاتبین امیدِ تشریفِ شفاعت مین
کہین لکھدین نہ نام اپنا گنہگارون کے دفتر مین

غرض ہر جا شفیعٌ رحمۃٌ للعالمین تو ہے
زمین مین آسمان مین جنت الماوی مین محشر مین

نہین ممکن کبھی دے سکے مداح ثنا مین وس لکھنا
جو کلکِ دو زبان ہو وہ زبانِ دستِ سخنور مین

وہ تیری مدح بس ہی جو لکھی خامۂ قدرت نے
نبوت کی صحائف مین خداوندی کے دفتر مین

سخن یارب بصد دل کی تڑپ کے ساتھ حاضر ہو
سند لینے کو سرکارِ قبولِ خاص داور مین

رہے پہنے ہوے قرآن کا جامہ سخن میرا
کوئی حرفِ غلط آئے نہ سہواً میرے دفتر مین

لکھے کلکِ حنا سے کاتبِ اعمال نقل اسکی
مرے انفاس کا ڈورا لگا کر اپنے مسطر مین

یہ نعتِ تازہ سنکر عندلیبِ شاخ طوبیٰ تک
کہے کیا خوب طوطی بولتا ہے باغ مضطر مین

اسی در کی گدائی سدِ اسکندر ہو ہمت کو
نہ جاؤن مین کبھی دربار کسری مین نہ قیصر مین

سمایا ہو خیالِ دلربا ہر لحظہ ہر دم
کہ میری جان آنکھون سے چلی اللہ کے گھر مین

نکیر و منکر آئین قبر مین میری یہی کہتے
کہ سو آرام سے یادِ خدا و حبیب مین

لگا دین خاک پا ممدوح کی مداح کے منھ پہ
تیمم کرکے داخل ہون نمازِ صبحِ محشر مین

سفارش نامہ ہو مولی کا اس دستِ شکستہ مین
پکارین جب مجھے سرکارِ عالیجاہ داور مین

درودِ غیر محدود آپ کی روحِ معظم پر / تسلسل رشتہ ہی جب تک ابد کی سلک گوہر مین
سلامِ غیر محدود آل و اصحابِ اکرم پر / دوام عیش ہی جب تک بہشت روح پرور مین

غزل

کھلے تجھے لب ابھی نالہ وفغان کے لیے / کہ مانگی خیر فرشتون نے آسمان کے لیے
فلک سے گذری گئی سیر لامکان کے لیے / اب آگے دوڑ کے ہی آہِ رسا کہان کے لیے
کہان سے لائی تھی مٹی مری یہان کے لیے / یہان سے پھر لیے جاتے ہین اب کہان کے لیے
کھلے نہ تجھے لبِ بلبل ابھی فغان کے لیے / کہ سر جھکانے لگی شاخِ گل خزان کے لیے
صنم کدہ سے اٹھون اور جنان کے لیے / کہان سے مجھکو اٹھاتے ہو تم کہان کے لیے
تڑپ تڑپ کے تو پہونچا ہون کوے دلبر تک / یہان سے اے طپشِ دل اٹھون کہان کے لیے
سواد نجد نہ صحراے بیستون چھوڑا / ہمارے شوق نے ڈھیکے کہان کہان کے لیے
شبِ فراق نہ ہو روز انتظار نہ ہو / تو ہم بھی فکر کرین عمر جاودان کے لیے
قفس مین بیٹھے یہ سوجھی کہ آتشِ دل سے / لیے چلو کوئی چنگاری آشیان کے لیے
قضا نے کس لیے فرہاد و قیس کو چھیڑا / مجھی کو پہلے بلانا تھا امتحان کے لیے
بگولے نجد کے میدان سے دوڑ کر پہونچے / ترے شہید کے مرقد کی سائبان کے لیے
بجا ہی مین کہے وہ نشانِ یار کی تعریف / نہ چھوڑیے کوئی مضمون کہکشان کے لیے
بہار آئی یہ نشو و نما کا عالم ہے / کہ بلبلون نے سبق گل سے گلستان کے لیے
غزل سرائی رندانہ ہو چکی یارو / کھلین گے لب مرے اب مدح با بیان کے لیے
سخن کی جان ہے بیان پہ وہ کیون نہ لکھا ہے / زبان کو لیے اور پھیر مری زبان کے لیے
ازل مین جب ہوئین تقسیم نعمتین محسن / کلام نغمہ رکھا مری زبان کے لیے

مطلع غزل نعت

سخن کو رتبہ ملا ہی مری زبان کے لیے
زبان ملی ہی مجھے نعت کی بیان کے لیے

زمین بنائی گئی کسکی آستان کے لیے
کہ لامکان بھی اُٹھا سر و قد مکان کے لیے

بنایا تجھکو خدا نے ہر اک جہان کو لیے
جہات جہان تھی ضرورت وہان جہان کے لیے

جو رتبہ وہ ہر زمین ہی تیری آستان کو لیے
نہ آسمان نہ اوسکے فرشتہ خان کے لیے

ترے زمانے کے باعث زمین کی رونق
ملا زمین کو رتبہ ترے زمان کے لیے

ازل مین چن لیے خالق نے رنگ رنگ درود
سجائے لعل و گہر تیرے ارمغان کے لیے

کمال پیار دیا تیرے بدر عارض کو
کلام اپنا اُتارا تری زبان کے لیے

اُٹھائے آپ کی شاہنشہی کا بار شکوہ
یہ ظرف آگہی زمان کی لیے مکان کے لیے

تو مصر منزل مقصد کا سعد اکبر ہے
جو مشتری مہ کنعان تھا کاروان کے لیے

نکالی ڈوبی ہوئے بیڑی دین کی اور لوح
تجے ناخدا لنگر اک کشتی روان کے لیے

لکھا قلم سے یہ پڑھکر درود کرسی پہ
بچھی ہے یہ کسی خوانِدہ میہمان کے لیے

بنی ہے نار ترے دشمنون کے جلانے کو
بہشت آپ ہی کے عیش جاودان کے لیے

چمک گئی تری یارون سی منزل توحید
یہ چار راستے بنائے ہین لامکان کے لیے

احد کے پہلو مین کیا کہہ رہا ہی نقطۂ میم
بلا کہ قدسیون کو حل چیستان کے لیے

دکھائی ننامہ تنزیہ حق نے تیری شبیہ
جو بے نشانی کو خواہش ہوئی نشان کے لیے

قطعہ

تھی خوش نصیبی عرش برین شب معراج
کہ اپنے سر پہ قدم شاہ مرسلان کے لیے

ہزار رشک کرے لیکن ایسی وقعت کی
تھی سرنوشت کہان فرق فرقدان کے لیے

نہ وہ کبھی ترے عارض کی مہر کی تشبیہ
رہا یہ داغ قیامت تک آسمان کے لیے

کمال حسن دکھاتا ہے ماہ تو کہدو
کہ صبح دم مرے گھر آئے امتحان کے لیے

سوائے آئینۂ جلوۂ شہ لولاک
نہ تھا محل کوئی تصویر کن فکان کے لیے

نہ تھا بجز قد بالائے سرور عالم
جو کوئی تیر تھا قوسین کی کمان کے لیے

نزول نسخۂ پاکیزۂ کلام مجید
ترے عروج ترے عہدہ کی بیان کے لیے

ترا عروج باین منزلت باین توقیر
نزول رحمت خلاق انس و جان کے لیے

عجب نہیں جو کہے تیرے فرش کو کوئی عرش
کہ لامکان کا شرف ہی ترے مکان کے لیے

ترا ظہور ہوا جب قریب بدر الفجر
حمل میں آیا ہی سورج مری خزان کے لیے

بہار بڑھ گئی حضرت کے جان نثاروں کے
اسی چمن سے قلم لی گئی جنان کے لیے

کریگا کیا تری توصیف کلک منشی چرخ
زبان چاہیے منہ چاہیے بیان کے لیے

خدا کے سامنے محسن پڑھونگا وصف نبی
سجے ہیں جھاڑ یہ باتونکے امکان کے لیے

مصرع طرح

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

حالت نہ پوچھیے مرے شیب و شباب کی
دو کروٹیں تھیں عالم غفلت کی خواب کی

تار نفس نے دیں خبریں اضطراب کی
اللہ خیر ہو دل خانہ خراب کی

شرم گناہ شکل مٹا دے عذاب کی
ای طفل اشک دھو مری فردیں حساب کی

برباد کی امنگ ہمارے شباب کی
مٹی خراب ہو دل خانہ خراب کی

چھوٹے نہ پائی جھلک بھی تر دامنی مری
محشر میں دھوپ ڈھلنے لگی آفتاب کی

تقصیر کیا جو میرے گناہ ہو گئے بے حد ہم
دیکھا تو شام ہو گئی روز حساب کی

ان کو کبھی خیال ہو میرا یہ وہم ہے
جاگیں مرے نصیب باتیں ہیں خواب کی

ساقی نے یہ کہا مری بالین پہ وقت نزع
بحر فنا میں ڈوبی ہی کشتی شراب کی

دم توڑنے لگا جو ترا مست چشم ناز
خنداں ہے روح کھینچ کے بھیجی شراب کی

میدان حشر میں ہیئے رندان تشنہ کام
پیر مغان سبیل لگا دے شراب کی

دیکھے گئے جو میرے گناہان بیحساب
بخشش مرے خدا نے مری بیحساب کی

نازل ہوئی فلک سے بلا میرے واسطے
ہر موج کو تلاش تھی میرے حباب کی

تیر مژہ کو تولے رہیں مردمان چشم
کہدو کمان ہے دل خانہ خراب کی

حالت تباہ کسکی ہے دور حضور میں
ایمان کی عقل کی دل خانہ خراب کی

دین سے مٹا دیا مجھے دنیا سے کھو دیا
ہیں سب خرابیاں دل خانہ خراب کی

کیں تمنے ابتدا میں غضب کی لگاوٹیں
عادت خراب کی دل خانہ خراب کی

ہی بھول کسکے عشق میں از خود فراموشی
یادش بخیر اس دل خانہ خراب کی

دھبا لگا کفن کو مرے جسم زار سے
گاڑا مجھے زمین کی مٹی خراب کی

کیا قہر ہے چھوڑا کے گلستان میکدہ
لائے بہشت میں مری مٹی خراب کی

رسوا کیا مرا غم دل فاش کر دیا
طوفان اشک نے مری مٹی خراب کی

اے یار تونے بزم میں غیروں کے سامنے
چھینٹے نہیں دیئے مری مٹی خراب کی

پھرتا رہا جو ناقۂ لیلی ادھر ادھر
دشت جنون میں قیس کی مٹی خراب کی

سرخی کتا کے خون شہیدان عشق کی
اے آسمان زمین کی مٹی خراب کی

مضمون نعت میں پڑھو محسن کوئی غزل
کیوں گلزمین شعر کی مٹی خراب کی

مطلع غزل نعت

اوٹھتی ہے لامکان سے چلمن حجاب کی
آمد ہے کس پیمبر عالی جناب کی

مصحف کا ایک صفحہ جبین ہے جناب کی ۔۔۔ تقریظ حق نے لکھی ہے اپنی کتاب کی
یا ایہا النبی علی وجہک السلام ۔۔۔ سرخی کتاب دین مین ہے ہر ایک باب کی
پنکھے پرون کی قدسیون کے زیب دوش تھے ۔۔۔ جس شب کو گرم دھی سواری جناب کی
چلنے لگی ہوا ئے شفاعت جو تیز تیز ۔۔۔ آتش نہ کیون کہ مری مٹی خراب کی
تھا تو ہی تو اشاعتِ توحید کے لیے ۔۔۔ تھی فرد ازل سے فرد ترے انتخاب کی
جب انبیا مین حق نے تجھے منتخب کیا ۔۔۔ سطرین لا وجہل پڑین ورقِ انتخاب کی
ارواح انبیا کو وہ نسبت ہے تیرے ساتھ ۔۔۔ جو نسبت آفتاب سے ہے ماہتاب کی
وہ آنکھ پھوٹے جسکو دکھائی نہ دے خدا ۔۔۔ جب یاد آئی سرورِ عالیجناب کی
جسمین نہ ہو محبتِ محبوب حق کا گھر ۔۔۔ مٹی خراب اوس دلِ خانہ خراب کی
پہونچے فلک پہ تیرے قدم کی مٹی ہو کے ۔۔۔ ذرون کو لی اوڑھی ہے ہوا آفتاب کی
بالاے ہفت چرخ ہے محبوب حق کا نور ۔۔۔ ہے لامکان مین دھوپ اسی آفتاب کی
تا حشر تیری مدح سے ہو میری آبرو ۔۔۔ اشراق اسی وضو سے ہو ورد جناب کی
مقصود آفرینش و محبوب کبریا ۔۔۔ کیا بات ہے جنابِ رسالت مآب کی
پہلے پڑھا سوال نکیرین سے درود ۔۔۔ کیا بات ہے مرے دلِ حاضر جواب کی
یارب ہو خاتمہ مرا حضرت کے نام پہ ۔۔۔ بس یہ اخیر فصل ہے میری کتاب کی
محسن کی التجا ہے فنا فی الرسول ہو ۔۔۔ اے بحر فیض لے خبر اپنے حباب کی

خمسہ از جناب مولوی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ بر غزل حضرت برادر اعظم خود مدظلہ العالی

کسی منکر کی نہ انکار روا چلتی ہے ۔۔۔ کسی طالب کی نہ تسلیم و رضا چلتی ہے
نئی چالین مرے قاتل کی ادا چلتی ہے ۔۔۔ دشمن و دوست پہ شمشیر جفا چلتی ہے

آج کچھ اور ہی مقتل میں ہوا چلتی ہے

چال سیدھی جو زمانہ کی ادا چلتی ہے — کجروی پھر فلکِ پیر کی کیا چلتی ہے
دیکھیے اب رہِ اُلفت میں وفا چلتی ہے — گل و بلبل کو لیے ساتھ صبا چلتی ہے
کچھ عجب رنگ کی گلشن میں ہوا چلتی ہے

تھے جو عشاق تری عقل و خرد کو کھوئے — باہمی رشک سے جیتے رہے تب تک روئے
چین سے بعد فنا بھی نہ لحد میں سوئے — نوک مژگاں کی تصور میں یہ کانٹے بوئے
کہ چھُری آج میانِ شہدا چلتی ہے

کیا بُری گزری مری عمر گرامی اوقات — کٹ گئی باتوں ہی باتوں میں جوانی کی رات
یہی دو چار نفس اور ہیں باقی ہیہات — جھلملاتی نظر آتی ہے مجھے شمع حیات
صبح پیری ہے عیاں بادِ فنا چلتی ہے

کون کہتا ہے کہ تھوڑی بہت طاقت ہے — غش پہ غش آتے ہیں واللہ یہ کیفیت ہے
کیسی امید فقط یاس ہے اور حسرت ہے — اے مسیحا ترے بیمار کی یہ حالت ہے
نہ دوا چلتی ہے اور نہ دعا چلتی ہے

کوئی لایا تو نہیں کھینچ کے محسن بالجبر — دو گھڑی اور بھی تنہائی پہ کرنا تھا صبر
آنے دیتا وہ نہیں جنکے لیے آتا ہے ابر — حشر میں آئے عبث چھوڑ کے تہخانۂ قبر
کیا خبر تھی کہ ابھی گرم ہوا چلتی ہے

گرچہ تنہائی سے ہے وحشت خاطر لیکن — ایسی آفت میں نکلنا بھی تو ہے ناممکن
دھوپ اتر جائے خدا کے لیے ڈھل جائے دن — کیوں نکلتے ہو ابھی کنج لحد سے محسن
حشر کا دن ہے بہت گرم ہوا چلتی ہے

انیس آخرت

۱۲۲۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازل سے عشق حسن بے نشان کے روئے تاباں کا
لیئے صد فتنۂ محشر ہوا مہمان دل و جان کا

منادی ہو گئی ناگہ کھلا ہے شہر جانان کا
مگر جو آئے اک چھاپہ لیے خون رگ جان کا

یہ وہ مقتل ہے جسمین اہل دل مقتول ہین زیر
نکلنا جان ہی کا ہے نکلنا ہو سر ارمان کا

نمک پروردہ ہے ہر زخم دل فوق شہادت کا
کہو چھیڑے نہ شور حشر ذکر اپنے نمکدان کا

خداوندا بڑھے اس سرزمین کی ہر قدم دولت
خزانہ ہو ہر اک ویرانہ مین گنج شہیدان کا

قطعہ

مشیر خاص شاہ عشق کا ہو در بدر دربان
روان ہے سکۂ قلب بیقرار و چشم گریان کا

نظامت مین نظام الملک والملت ہے نام کا ہی
دبیر الدولہ اسکے خالصہ مین فصل حرمان کا

ہزارون مثل قیس و کوہکن ہین سر بکف حاضر
اجارہ کیا انھین دو کو ملا کوہ و بیابان کا

دل پر سوز بسمل شمع ہے دیوان والا کی
کنول خوش رنگ ہے ہر بزم ہے خون شہیدان کا

کرامت آپکی لطف و نوازش کی ہے زہریلی
زمرد ہے نگینہ خاتم دست سلیمان کا

ہے ہو حق عاشقون کے بوریہ پر آہ و زاری کا
نہین نالون سے خالی کوئی گوشہ نیستان کا

نہین آسان اٹھانا عشق کی چوٹین دل و جان پہ
کلیجہ ہاتھ بھر کا لائے جو ہو مرد میدان کا

ہے ادنیٰ کام دلکا ٹکڑے کرنا کاوش غم سے
لٹانا چشم پر خون سے خزانہ لعل و مرجان کا

وصال یار جانی میں تصور رنج فرقت کا
ہو اک پہلو میں دلبر دوسرے میں درد ہجران کا

ستم محبوب سے پہونچے تو سمجھے مہربانی ہی
چلے سر پر جو آرہ بار ہو گردن پہ احسان کا

خلیل عاشق وہی ہی جو بھڑکتی آگ میں گر کر
ہر اک انگارہ کو سمجھے کہ خاکہ ہی گلستان کا

ذبیح اللہ سے یہ قول تھا مردانہ ہمت کا
جو آئے دوڑ کر نیچے میں ہی شیر اس نیستان کا

اسی دار الشفا میں ہی یہ نسخہ حفظ صحت کا
کہ صد پا درد ہوں لیکن خیال آئے نہ درمان کا

بحکم کنت کنزاً مدعا تھا آفرینش سے
بشان دلبرائی بندہ کرنا نوع انسان کا

ملا پہلے شرف سب انبیا کو عشق کامل کا
کہ انکے دیدہ و دل میں بھرا تھا نور عرفان کا

انھیں میں ایک عند اللہ اولیٰہم و اعلاہم
عزیزہ حسن و الفت عاشق و محبوب سبحان کا

کیا ہر اک نبی کو اہل عرفان اس ہدایت سے
کہ لوث شرک سے ہو پاک کعبہ ہر دل و جان کا

پے تکمیل مقصد دور آخر کیلیے ٹھہرا
کہ جسکے نام نامی سے ہو سکہ دین و ایمان کا

ہوا بالجملہ گو دور ہدایت ایک مدت تک
قدم مرکز سے ہٹتا ہی رہا کھلا نادان کا

ضلالت روز افزوں دیکھکر رضوان ہو حیران
کہ یہ حالت ہی تو اللہ ہو میرے گلستان کا

تلاش شمع میں پہونچے دیدہ ہائے منتظر جب تک
کھلا اک تختہ گویا لامکان میں نرگستان کا

تقاضائے طلب میں یوں ہوا رطب اللساں ایسے
گل گلزار قدسی سرو خلت کے خیابان کا

کہ یا رب بھیج اوسکو ہو کہ اپنے علم و حکمت سے
کرے نور یقین سے دیدہ بینا ہر دل و جان کا

بفرمان قبول دعوت الارواح زبرجد سے
بتایا قرب مقدم درة التاج رسولان کا

پکارے چرخ سے جو فرشتے یوں صبح آخر
وہ دیکھو قبلہ کے رخ پر ہلال ابروئے ایمان کا

غرض ان مژدہ ہائے جانفزا کے بعد وقت آیا
ظہور مصطفیٰ فخر رسل محبوب یزدان کا

کہ رخ پر نور جسکا تھا انور صبح قدرت کا
تن بے سایہ اک مصداق کامل ظل سبحان کا

کہا روح القدس نے النوید اے عالم ہستی
زمانہ آگیا توحید کی مدت کے ارمان کا

اندھیرا چھا رہا تھا ہر طرف کفر و ضلالت کا
یہ ہے خورشید ایمان مشرقستان عربستان کا

تزلزل آگیا نوشیروان کے قصر عالی مین
مٹیگا نام تک اک روز گبر نامسلمان کا

صنم مٹی مین مل جائینگے گل آتشکدے ہونگے
ضلالت روئیگی رکھ رکھ کے پلہ منھ پہ شیطان کا

بہت خوشرنگ و بو گل کھلے باغ نبوت مین
مگر یہ عطر مجموعہ بنا پورے گلستان کا

کلید رحمت حق کا اشارہ ہے کہ کھل جائے
ادھر باب شفاعت اور طرف دروازہ غفران کا

پڑھون اب وہ غزل محسن کہ جسکا مطلع عالی
وظیفہ ہو ہر اک قدسی طبیعت اہل عرفان کا

غزل

ہے بیرنگی آئینے مین نقشہ شکل انسان کا
تعالیٰ شانہ یہ روپ ہے کس حسن پنہان کا

توارد شکل موزون مین ہے سب مضمون قرآن کا
مگر اللہ رے مطلع ناظم قدرت کے دیوان کا

مورخ اگلے وقتون کا ہے عشق اس سے کوئی پوچھے
کہ حق کے بعد ازل مین نور تھا کس ذیزبان کا

کہون ایمان کی تو سو بار دکھلا دون سر قرآن کو
کوئی ثانی نہ پیدا ہوگا اُس مجموعہ دیوان کا

وہ زیب عرش عالی ہے وہ شان لایزالی ہے
مثال بے مثالی ہے شرف ہے دین ایمان کا

صفی اللہ کا پیارا خلیل اللہ کا جانی
لب عیسیٰ کا ہمدم ہمزبان حق سے عمران کا

وہ قاتل کفر و ظلمت کا وہ ماحی شرک و بدعت کا
وہ حامی اپنی ملت کا وہ ناسخ دیگر ادیان کا

وہ ہم صورت ہے معنی پرور عالم کی رحمت کا
وہ ہم معنی ہے صورت آفرین کے لطف و احسان کا

خمیدہ نخل اعجاز اوسکے اثمار خوارق سے
رسیدہ میوہ اوسکی تربیت سے زہد و عرفان کا

ستون کو شکل مردم سنگ پیا دست قدرت نے
بنایا اوس کے ہاتھون سے مرہم زخم ایمان کا

قدم پر زیب عرش پاک کا وہ تخت زرین کا — کہان پایہ محمد کا کہان پایہ سلیمان کا
وہ عزت انبیا مین جو مہ تابان کی انجم مین — وہ رتبہ اولیا مین جو رعیت مین ہی سلطان کا
لقب اُمی و مثل لوح محفوظ اوسکے سینے مین — بھرا علم اولین و آخرین پیدا و پنہان کا
فصاحت کلمہ پڑھتی تھی لب جان بخش حضرت کا — زبان شستہ گویا نسخہ تھا اعجاز قرآن کا
حمایت اہل عالم کی اشارہ عین رحمت کا — شفاعت عاصیون کی اک کرشمہ چشم احسان کا
ہر اک موج اوسکے دریاے عطا کی چشمۂ کوثر — گل خودرو گلستان کرم مین باغ رضوان کا
ق
شب معراج مین حق نے بلایا اوسکو پاس اپنے — کیا اسطرح کا پاس اپنے محبوب اپنے مہمان کا
بٹھایا خلوت تنزیہ مین اوسکو تن تنہا — فرشتہ بھی جہان پہونچے ملائک کا نہ انسان کا
خودی سے بُعد جو پہلے الف کو نون ایمان سے — خدا سے قرب جو پچھلے الف سے نون لیجان کا

خدا جانے حبیب کبریا جانے کہ کیا گذری
ہوا جب سامنا عشق آفرین کے روے تابان کا

مناجات

الٰہی مجھکو کر دے وہ شہید اپنی محبت کا — کہ ہر نوک مژہ فوارہ ہو خون رگ جان کا
وہ اوکو حب محمد مصطفےٰ کی گھر کرے دل مین — وہ عالم ہو چراغ کشتہ جسکی طاق نسیان کا
اوسکے صدقہ مین کٹ جاے آفت دین و دنیا کی — رہے چلتا سر مشکل پہ آرہ مین آسان کا
مجھے لیجاے یارب آب و دانہ اوسکے قصبہ مین — جہان ہر کھیت کا ہی ہمسر ہوا نہ باغ رضوان کا
اوسیکا شوق اوسیکی آرزو ہو وقت مرنے کا — رہے تا روز محشر سر پہ سایہ اوسکے دامان کا

مٹا دے ہند سے نام و نشان طاعون ملعون کا
کہ یہ کافر ہے دشمن ہر مسلمان نا مسلمان کا

تقریظ قصیدۂ مصنفہ جناب مولوی محمد محسن صاحب دام فیوضہم از فقر الدین احمد تلمیذ جناب سید مبارک حسین صاحب صدق رئیس اعظم جونپور کہ از ہر فقرہ تاریخ برمے آید

سبحان اللہ سخن اعجاز مسیح یا قصیدہ ہے
محسن مصنف فصیح گفتار ہے
یمین کلام محسن خلق قبلہ نما ہے
حق الیقین تقریر ملیح ہے
شعرائے نامی محسن آپکے خوشہ چین ہیں -
سخنوران کامل فصیح زمان مانتے ہیں -
الحاصل آپکی صفات چھوٹا منہ بڑی بات ہے
دعائے بقائے دولت و سلامتی پر اکتفا ہے -
خدایا جبتک سلسلۂ کلام رکن ایمان ہے -
قطعات تاریخ اندک ہدیہ ہے -
۱۹۰۴ء

مقبول محققان لغت بنی برگزیدہ ہے
سخنور بہزاد کامل عیار ہے
الحق سخن بے ہمتا ہے
رشک سحبان و حسان زیب فزائے انجمن کلام فصیح ہے
واقعی آپ زیب جہان افضل ترین ہیں
عقلا و استاد یکتائے دوران جانتے ہیں
تحسین سخن پارۂ افسردہ کو از قبیل ممتنعات ہے
بندہ گویا افتخار سمجھتا ہے
مداح صاف ضمیر رونق جہان رہے
حصول طرۂ سعادت کا ذریعہ ہے
۱۹۰۴ء

تقریظ و تاریخ

جزاک اللہ قصیدہ گفت محسن
صفات طبع موزونش چہ گویم
عروج نظم او شد غیرت چرخ
زمین نظم وار رفعت و شان
ماہر فیض یابے شاعران را

چہ مصحح بجو دیار روانے
کلامش اکثر گرچیدہ لسانے
چہ دارد رفعت و شان معانے
بیانش شکر یا در روانے
شد احسان محسن نکتہ دانے
سرش غیب یامن گفت سالش

لقبن نظم او یکتا ہی و بہر است
مقالش پیا انش پر لطافت
فصاحت ہین الفاظ قصیدہ
کلام آورد حال قوال صوفی
کجا وصف کلام محسن زمن
تعالی اللہ کتاب کامرانی
۱۳۲۲ھ

کسی [illegible] اوراند تانے
بیانش [illegible] صبح متانے
بلاغت ابرام آرد معانے
بسا کاتب ستایش درفشانے
قمر خاموش تاریخش بجوانے

دیگر

چہ احسان کرد محسن از قصیدہ
الہی قلب شد فرحت و سرور
رقم کردم قمر تاریخ مطبوع
کتابے چو آفتاب مطلع نور
۱۳۲۲ھ

دیگر

پے تحسین صلہ وارد قصیدہ
مہیا قصر جنت کرد رضوان
قمر بنگام فکر سال فصلی
و لم گفتا طلوع ماہ رخشان
۱۳۱۲ ف

دیگر

نظم پاکیزه و کلام نفیس | دل پسندیده و انبساط روح
سال تاریخ او قمر گفته دو | سخن پاک جمع نشاط روح
۱۳۲۲ھ

دیگر

محسن نے لکھی جو نعت احمد | اعجاز ہے دیکھیے کرامت
پائینگے صلہ خدا جو چاہے | ہر بیت کہ ہو قصر جنت
لکھتے ہیں قمر یہی تاریخ | احمد ہے ذریعۂ شفاعت
۱۹۰۴ع

قطعات تاریخ قصیدہ جناب مولوی محمد محسن صاحب از ہیچکارہ نظام الدین احمد خلف اکبر منشی قمر الدین احمد صاحب قمر سب انسپکٹر پنشنر تلمیذ جناب سید مبارک حسین صاحب صادق رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ و وکیل شہر جونپور

قصیدہ نوشتہ بہ از آب زر | مزین حروفش بطلا ورق
دل مومنان شاد و خورسند گشت | رخ منکران زان شدہ رنگ فق
نظر گفت سالش ہمی بوجدی | کہ بیمثل منظوم مقبول حق
۱۹۰۴ع

دیگر

چہ فرمود محسن قصیدہ بنعت | پسندیدۂ خاطر مومنان
نظر مصرع سال تصنیف گفت | زہے نظم مطبوع معجز بیان
۱۳۲۲ھ

دیگر

نعت لکھی جناب محسن نے | اہل اسلام کو ہوئی فرحت
سال تصنیف ہی نظر کر عرض | کیا قصیدہ ہے آیت رحمت

قطعات تاریخ قصیدہ جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی از فکر سید نظر علی خلف اوسط سید محمد طاہر علی طاہر سلمہ القادر تخلص تائب فرخ آبادی

چند انظم بر تر محسن | ہر کہ دیدش بسان گل بشگفت
سال تاریخ یافتن ای تائب | دل شنا ہی خدا لوعالم گفت
۱۳۲۲ھ

دیگر

نظم کردند چون کلام بلیغ | حضرت محسن مدیح رسول
سال تصنیف گفتم ای تائب | نظم مدح محمدی مقبول
۱۳۲۲ھ

قطعات تاریخ قصیدہ جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل عدالت مینپوری از بندۂ محمد یوسف خلف اکبر محمد اسمعیل جونپوری حنفی قادری

چنان کہ حضرت محسن قصیدہ کرد رقم | جواب نظم نہ ہرگز کسے شنید نہ دید
چو طبع گشت کلام فصیح و نظم بلیغ | شعاع تابش مضمون باوج ماہ رسید
دلم بگفت کہ یوسف چہ سال مسعود است | کہ صوت است قندیل عرش یا خورشید
۱۳۲۲ھ

شفاعت و نجات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اسرار معانی در عشق

ذرا عشق ادھر دیکھے بھالے ہوئے — قدم اے ستمگر سنبھالے ہوئے
نہ چلنا کہین وہ قیامت کی چال — کہ لاشے شہیدون کے ہون پائمال
جفا تیری چتون مین ہے ہویدا — سرو ہی کے قبضے مین دست قضا
ہوئے گرچہ لاکھون تہ تیغ جور — ادا کہتی ہے میری خاطر سے اور
جو تو رہنما ہے تو رہزن ہے کون — تجھے دوست سمجھین تو دشمن ہے کون
تری بیوفائی کرم کا ستم — تری کج ادائی ستم کا کرم
صفین صفات برباد لشکر ہوئے — کبھی تیرے سیدھے نہ تیور ہوئے
نظر بند تیرے ستائے رہین — مگر آنکھین چتون چرائے رہین
ترے داغ سے دل مین گلکاریان — ترے دم سے آنکھون مین چنگاریان
کہین تو ہے آتش کہین رود نیل — بچین یا الٰہی کلیم و خلیل
کیا تیرے زندان نے یوسف کو بند — ہوئے تیرے مقتل کو عیسیٰ پسند
نمک تیرا زخمون مین ایوب کے — کھٹک تیری دیدون مین یعقوب کے
ہوا قلب یونس کو بعد دہور — کھلا ہی حقیقت پہ تیری عبور

ترا نجد اچھے بتوں کا بگاڑ — ترا بیستون بگڑے دل کو پہاڑ

نہ شیخ و برہمن کے ٹھہرے قدم — کشاکش میں ہیں تجھ سے دیر و حرم

جہانگیر ہے نکہت دلربا — ہے کس فتنے میں عطر ڈوبا ہوا

جوانان گلشن کو ہر دم فشار — نہ مانگے کہیں خون بہا لالہ زار

چمن کو ہوا تیری ایسی لگی — رگ گل سے بلبل کو پھانسی لگی

ترا دیر ہے قبلۂ کائنات — ترا کعبہ ہے مرجع سومنات

ترا طور کیف انا الحق سے مست — ترا وادی ایمن آتش پرست

برہمن کو بت بن کے دھوکا دیا — بتوں کو خدا کہہ کے بندہ کیا

پڑا سایہ جس پر فنا ہو گیا — پری بن کے تو اک بلا ہو گیا

تپش مہر محشر کی بڑھتی ہوئی — ترے حسن کی دھوپ چڑھتی ہوئی

نہ گیسو کا مثل اور نہ رخ کا بدل — وہ شام ابد ہے یہ صبح ازل

ترے موئے مشکیں بلا در بلا — ہر اک طرہ ہوگا مہ کربلا

کہاں بل کہاں پیچ تقدیر کے — یہ لٹکے ہیں زلف گرہ گیر کے

وہ چمکے شہید ان ابرو کے داغ — کہ گل ہو گئے مسجدوں کے چراغ

کوئی چشم کافر ہو اس آن کی — قسم کفر کھائے تو ایمان کی

ستم تیر مژگاں کا اٹھتا نہیں — کسی دل کا اتنا کلیجا نہیں

جو سیدھی بھی ہو تیری ترچھی نظر — تو ہو ایک زمانہ ادھر کا ادھر

خموشی کے پردے میں معجز بیان — دہن گو مگوں ہے اک چیستان

کمر تیری ہوتی تو کہتے بشر — کہ ڈوبا ہے تو خون میں تا کمر

دو عالم ہے کاہ اور تو کہربا ‏ کشش ہے ترا قامت دلربا

کھنچی تیرے قامت کی تصویر ہے ‏ کشش کیا قیامت کی تصویر ہے

چہ خوش گفت روشن دلی اہل حال ‏ قطعہ کہ حسرت سوادے شوق وصال

جہان تا جہان از ابد تا ازل ‏ کشش مظہر شاہد لم یزل

قیامت اسی جذب کا ہے خطاب ‏ فنا و بقا شبنم و آفتاب

پھر اے شوق کب تک یہ لیل و نہار ‏ بلائے فراق و غم انتظار

تُو اُنکے لیے اک نئی چال چل ‏ دکھا آج ہی جو کہ دیکھیں گے کل

نظر آئے مستقبل و ہر حال ‏ ہو امروز آئینہ فردا مثال

نہ ہو خیرہ حیرت سے چشم یقین ‏ دکھا کوئی نزدیک ہین دور بین

سخن کو ہے محشر کا جلسہ پسند ‏ کہ ہے مصرع طرح قد بلند

شرح حال روز قیامت

اب اے ساقی غمزدہ دور ستم ‏ کہ بر ہم ہو میخانہ کے و جم

دل و درد دو ہاتھ اُچھلنے لگے ‏ کے عیش پاؤن سے چلنے لگے

فنا پر ہو تو دائرون کا مدار ‏ کشش کاف مرکز کی ہو آشکار

نہ مے ہو نہ سئے اور نہ کُہ مے سے نئے ‏ ق ‏ کرے کے طرب کردو کاؤس کے

سنو اک رند بیباک کی گفتگو ‏ جو کہتا تھا ساقی سے اے ماہرو

وہ مجھ دے جو اس وقت موجود ہو ‏ کہین باب توبہ نہ مسدود ہو

بدو یا خیر ایک لبریز جام ‏ کہ ہے مرگ انبوہ کا جشن عام

اُجالے مین پیدا اندھیرا ہوا — شب آرزو کا سویرا ہوا

سُموم پر آتش نسیم سحر — سحر کی یہ نوبت کہ ہے دوپہر

ہوا پُرزے پُرزے گریبانِ صبح — کھلا بخیۂ چاکِ دامانِ صبح

اذانِ سحر صور نے ایسی دی — کہ اللہ اکبر چھُری چل گئی

ہوا غُل دہلنے لگی جو زمین — فنا کی سلامی کی توپین چلین

یہ سمجھے جو حسرت ہوئی سینہ کوب — پڑی کوسِ رحلت کے ڈنکے پہ چوب

زمانے کی قوت زمین کی سکت — ہوئی پائمال اذا زُلزلت

لڑے قلعے شاہون کے یکبارگر — بجانے لگے شیشہ خانے گجر

بلاخیز جھونکے فنا کے چلے — پر و بالِ عنقا کے پنکھے چلے

ملے خاک مین آسمان و زمین — نہ باقی ہین شاہ اب نہ مُہر و نگین

زمین ہوگئی قطعۂ لاخراج — چھُٹا کیا اُڑا اُڑ گئے تخت و تاج

نظر آئے سب سیم و زر نقشِ آب — ہوئی بھُن کے سکّے کی مچھلی کباب

غضب حضرتِ عشق ڈھانے لگے — کہ اپنے مٹون کو مٹانے لگے

قبا گل کی مسکی تو سنبل کی بیل — بگاڑا جو اک نے بنایا تھا کھیل

چمن کے خیابان مین اُڑتی ہوی دھول — اُٹھے بلبلون مین گلستان کے پھول

ہر اک لالہ داغِ دلِ ناامید — ہر اک نرگسِ شوخ چشمِ سپید

لگائی فنا نے کہان داغ بیل — عدم کو چلی آب و آتش کی ریل

ہر اک شمع بزم مین ماتم رنگ و بو — ہر اک سینہ اک تربتِ آرزو

ہوئی محو خلوت ہر اک انجمن — ہر اک شئے کو ہے غربت اندر وطن

حسین مٹ گئے نکہت گل کی طرح — اسیر اوڑتے پھرتے ہین بلبل کی طرح

منادی کی یہ شہرتِ عام ہے — کہ مصر اور کنعان کا نیلام ہے

ہراک غم کے ماتم مین نالان ہنسی — ہراک رخ پہ چھائی ہوئی بیکسی

اوڑاتے ہوئے سر پہ مرقد کی دھول — مرے ایسے جنکا نہ تھا دہ پھول

کرین یاد کیا عیش موہوم کو — خدا بخشے یاران مرحوم کو

ق

کہو خدمت حضرت مولوی — کہ اب نَے کے ہجران کی بیڑی کٹی

وطن کو غریبان بہجان چلے — نَے و نالہ سوے نیستان چلے

سوئے بحر قطرہ روانہ ہوا — جدائی کا ختم آب ودانہ ہوا

نہ باقی رہا غیرِ حق بہر نام — ہوا قصہ ایجاد ہو کا مقام

ق

ندا عالم قدس کی بار بار — کہ کیا ہو گئے شاہِ گردون وقار

جو تھے اپنی ثروت کی نخوت مین گم — جو کہتے تھے ہر دم انا ربکم

کہان پہلوانان لشکر شکن — کہان شہسواران شمشیر زن

کہان ماہرویانِ چین و چگل — کہان جان نثاران آشفتہ دل

کدھر جی چھپائے ہین اب وہ صنم — نکلتا تھا جن پر خدائی کا دم

کدھر چھپ گیا چرخ مینا نگار — کہان لٹ گیا کاروانِ غبار

حشر وحشت افزا

پلا ہمیرے یوسف لقا ایک جام — نہین اب تو قید حلال و حرام

لہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبض اللہ الارض یوم القیامۃ ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض متفق علیہ ۱۲

وہ مے جس کی تیزی کو شیشہ سے لاگ
اُڑا لے پھرے جسکی بوتل کو کاگ

وہ مے جو کہ بھرتی ہو عیسیٰ کا دم
کرے از سرِ نو روان جام جسم

وہ مے جس سے پھر اپنے گھر آئے روح
وہ مے جسکا ہر روح بن جائے روح

ہر اک مست خوابیدہ ہشیار ہو
وہی گرم ہو حق کا بازار ہو

ہوا پھر تقاضائے شانِ شہود
کہ ملکِ عدم سے پھر آئے وجود

کہیں ہوئی نغمہ سنجِ ظہور
نیستانِ قدرت کی نے کے بنے صور

فضائے عدم مین وہ نے چھا گئی
کہ قالب مین مُردون کے جان آگئی

اُڑا پہلے رنگ اب ہے اُڑنا محال
بچھا اب کی ابھارِ گِل کا جال

ہوئی رونقِ دہر خانہ خراب
رہی چرخِ مینا ہی آفتاب

یہ مرقد کا سانچہ اوبلنے لگا
کہ ہر جسم گِل کے سے ڈھلنے لگا

نہ سوجھا زمانے کا چال و چلن
ہوا چشمِ مرقد کا جالا کفن

نکل آئے عریان نئے روپ مین
چلے اُٹھ کے تہ خانے سے دھوپ مین

بیابان وحشت مین ہر اک روان
کفن کی اُڑائے ہوئے دھجیان

وہ دشتِ پُر آشوب روئے زمین
وہ ریگِ روان قلزم آتشین

ہر اک موج جلتی ہوئی تیغ تیز
ہر اک قطرہ بر حال خود اشک ریز

گھر اُس کے ڈوبے ہوئے قافلے
حباب اُس کے ٹوٹے ہوئے آبلے

چھپائے ہے بجلی کو مٹی مین ریت
پکاتی ہے دھوپ اپنے کشتون کے کھیت

بشر مضطرب مثلِ ماہی ہوئے
زبان مین وہ کانٹے پڑے پیاس سے

ہوا کیا بھبوکا رخِ دلربا
کہ ہر خال کا دانہ بھننے لگا

سرون پہ ہمارے ہمارے گناہ / لگے کھیلنے مثلِ مارِ سیاہ

یہ کہیے کہ آنکھیں چھپائے ہوئے / اسی دن پہ تھے زہر کھائے ہوئے

ہیں اُن یارون کے چھکے چھوٹے ہوئے / جو تھے داؤن پر داؤن لوٹے ہوئے

ملا دستِ سر رز کو سورج کا روپ / یہ ہے وہ پری جسکا سایہ ہے دھوپ

نئے بے نواسے وہ لی دون کی / کہ زہرہ سے اونچی ہر اک لے گئی

سحر پر ہوا او وہ پہر کا یقین / یہ ڈوبی ہے سارنگ مین بھیروین

صفت اور موصوف غم مین پھنسے / خطا اور خطاوار شکین کسے

کھنچے اک شکنجے مین فقر و غنا / بندھے ایک رسی مین شاہ و گدا

نہ بیٹے کو مطلق خبر باپ کی / یہ پیدا ہوئی فکر آپ آپ کی

ہر اک باپ بیٹے کے مُنھ سے خجل / ہر اک آنکھ سے گر گیا لختِ دل

نہین اب کسی کو برادر عزیز / کبھی تھا جو یوسف سے بڑھکر عزیز

محبت ہوئی قیس سے نا امید / لہو ہو گیا کوہکن کا سفید

ہے سبزہ کو گلشن سے بیگانگی / پریشان ہے جنگل سے دیوانگی

یہ بے اُلفتی ہے خدا کی پناہ / کہ کعبہ بھی قبلے کی بھولا ہے راہ

ہر اک زندے پر مردنی چھا گئی / ہر اک پتی گرمی سے مرجھا گئی

یہ سوچے کہ کچھ فکر جمتی نہین / زمین پاؤن کے نیچے تھمتی نہین

نہ پھوٹی نہ پھوٹیگی سینے ہال پر / زبان تک دعا اور دعا تک اثر

چلین سوئے شاہانِ عالی جناب / پہ دو بالشت دن کا ہے آفتاب

سفارش کے اونسے طلبگار ہون / جو وہ کشتی کھینچین تو ہم پار ہون

سلہ قال اللہ تعالیٰ ... [illegible]

سلہ قال صلی اللہ علیہ وسلم یحبس المؤمنون یوم القیامۃ حتی یھموا بذلک فیقولون لو استشفعنا الیٰ ربنا فیریحنا من مکاننا

طلب دعای خیر نفوس قدسیہ

کدھر ہے تو اے ساقی آ و تمرد ترا دور اور آگ کا گھر ہے درد

لگا دے کوئی برف کی آج کل کہ گرمی بہت بڑھ گئی ہے آج کل

پلا درد شیرین و اشک روان یہ شربت بنا کر جہا قفلیان

گھڑے بھر کے آب عرق کے چھڑک کہ یہ دشت ہو جائے ٹھنڈی سڑک

چلین پیشواؤن سے اپنے ملین گھڑی بھر مین سب طے کرین منزلین

ہوئے[1] دل فگاران روز قیام قدمبوس آدم علیہ السلام

ابو الانبیا و ابو المرسلین سنئے باغ کے میوۂ اولین

چمن پرور رنگ و بو سے کلیم یہ الہام انبئہم باسمائہم

ملک کی نظر مین بڑی دور تھے نہ کیون سجدہ کرتے کہ مجبور تھے

سر آسمان خلد و طوبیٰ ملا زمین پر خلافت کا تمغا ملا

کہین کچھ زبان سے یہ طاقت کہان اشارون سے ظاہر یہ طرز بیان

کہ تن پر نہ کپڑا نہ منھ پر نقاب سوا نیزے پر آگیا آفتاب

چلے آتے ہین دمبدم غش پہ غش زبان پر ہے الجوع یا العطش

نئی چالین ہم کو دکھاتا ہے دن کہ ڈھل ڈھل کے پھر پھر کے آتا ہے دن

یہ بگڑی ہے گردون کی جیسی گھڑی کہ ایک ایک پل مین ہین سو سو گھڑی

تپنچے ہین معوج ہوا مین نہان برستی ہین سیماب کی گولیان

---

[1] فیاتون آدم فیقولون انت آدم ابو الناس خلقک اللہ بیدہٖ واسکنک جنتہ واسجد لک ملٰئکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ھذا ۱۲

سراپا عرق ہے پسینے سے دل | کھٹکتا ہے گھبرا کے سینے سے دل
ہین پھیرے کے ریزے ہر اک پانس مین | کلیجے کے ٹکڑے ہر اک سانس مین
چلین دو قدم اب وہ دم ہی نہین | کہین آ کے جائین وہ دم ہی نہین
اوٹھین جا سکے ہین پانؤن کیا کیجیے | بلند آپ دست دعا کیجیے
سوا اس کے اپنی نہین کوئی عرض | کرے ہے اسپنے بیٹون کی امداد فرض
یہ فرمایا[1] میری بھلا کیا مجال | خدا کا غضب ہے خدا کا جلال
مجھے یاد آتی ہے اپنی خطا | کہ بھولا تھا مین نہی لا تقربا[2]
بتزغیب ابلیس بیہودہ کوش | دغا باز گندم نما جو فروش
مجھے سخت ہے اضطرار و ہراس | مگر[3] تم کرو نوح سے التماس
رہا مدتون جسکو امت کا خار | ہدایت کے گلشن مین تھا وہ ہزار
ق
پڑا جبکہ چکر مین دین کا جہاز | ہوا ناخدا اون کے وہ چارہ ساز
ہوئے جبکہ طوفان مین غرق آب | ہوا مین بھرے تھے جو مثل حباب
ہر اک موج تلوار کی باڑھ تھی | مگر گھاٹ پر اوس کی کشتی لگی
وہان[4] سے ملا صاف سیدھا جواب | کہ شرمندگی سے ہون مین آب آب
جو کی مین نے وقت نزول قضا | پسر کی شفاعت خلاف رضا
تمھین چاہیے جا کے پیش خلیل | کرو خواہش رحم رب جلیل

[1] فیقول لست هناکم ویذکر خطیئته التی اصاب اکله من الشجرة وقد نهی عنها ۱۲

[2] اشارہ آیۂ کریمہ لا تقربا هذه الشجرة فتکونا من الظالمین ۱۲

[3] ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثه الله الی اهل الارض فیاتون نوحا ۱۲

[4] فیقول لست هناکم ویذکر خطیئته التی اصاب سواله ربه بغیر علم ولکن ائتوا ابراهیم ۱۲

وہ تھا جس نے بیٹے کی گردن پہ تیغ ۔ رکھی اپنے بحکمِ خدا بے دریغ

وہ تھا جسکو کہتے تھے اہلِ زمین ۔ کہ فرزندِ آذر ہوا بت شکن

ہوئی جس پہ آتش سلام اور برد ۔ کیا اُس نے نمرود کو گرد برد

بنایا خدا کا وہ پُر نور گھر ۔ کہ جس پر پڑے لامکاں کی نظر

گئے قبلہ و کعبہ کے رُوبرو ۔ وہی ہر قدم پر خم آرزو

وہ بولے کہ پیشِ جہاں آفرین ۔ نہیں مجھکو کہنے کی طاقت نہیں

کہی باتیں مانندِ انّی سقیم[1] ۔ غلط کہہ کے میرا ہوا دل دو نیم

اسی سے ہے ہر دم مرا حال غیر ۔ بلو جا کے موسیٰ[2] سے یادش بخیر

اُسی کو ملا تھا یہ گوش و دہن ۔ کہ ہر دم خدا سے رہا ہم سخن

نگینِ جہانتاب نام آوری ۔ چراغِ سرِ طورِ پیغمبری

عصا جس کا اعجاز کا دستگیر ۔ اسیرِ کفِ دستِ مہرِ منیر

وہاں[3] جا کے گھبرائے خونیں جگر ۔ ق ۔ کہ بولے جنابِ کلیم الحذر

خیال ایک خون کا بڑا ہے مجھے ۔ لیے مشعلیں ڈھونڈھتا ہے مجھے

مری طبع کو ہے بڑا انتشار ۔ مرا قلب ہے لالہ ساں داغدار

مگر تم[4] اُٹھاؤ نہ حرماں کا غم ۔ تمھارے لیے بس ہے عیسیٰ کا دم

---

[1] قال فیاتون ابراہیم فیقول انی لست ہناکم ویذکر ثلث کذبات کذبہن ولکن ائتوا موسیٰ عبداً آتاہ اللہ التوراۃ وکلمہ وقربہ نجیا ۱۲

[2] وقولہ فعلہ کبیرہم وسارۃ اختی ۱۲

[3] قال فیاتون موسیٰ فیقول انی لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب قتلہ النفس ۱۲

[4] ولکن ائتوا عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وروح اللہ وکلمتہ ۱۲

دم واپسین تک رہی اوسکی بات | کر دیتا تھا مُردون کو آبِ حیات
نتھی جسمِ خاکی مین اور ایسی رُوح | وہ تھا عطرِ گُل یا کہ مٹی کی رُوح
ہوئے آکے حاضر بشوقِ تمام | بسرکارِ ذیجاہِ گردون مقام
اٹھاتے ہوئے معدنِ چشمِ تر | سپے نذرِ تارِ نظر مین گُہر
سمجھ کر کہ مشکل ہے یہ ماجرا | مسیحا ہوئے اس طرح رہنما
کہ لو دامنِ شاہِ اقلیمِ دین | مخاطب ہو یا شافعِ المذنبین
کلیدِ درِ درگہِ کبریا | حبیبِ خدا اشرفِ انبیا
محمدؐ کہ شانِ خدا شانِ او | جحیم و جنان زیرِ فرمانِ او

نعت منبع الطاف احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنبھل کر ذرا خامۂ تیز دم | ادب سے ٹھہرتا ہوا ہر قدم
سرشک سے سیکڑون بحر سجود | ہر اک سجدے مین پڑھ ہزارون درود
مقابل مین رکھ لوحِ محفوظ کو | تو اُدھر بھی مصحف سے گر ہو تو ہو
یہ ہو معنیِ تازہ کا رنگ و بو | کہ جو حرف نکلے وہ ہو با وضو
ہر اک صفحے پہ نہ ورق ہون نثار | وہ لکھ نعتِ محبوبِ آمرزگار
وہ لکھ جسکو فرمائین روح الامین | کہ پڑھ جبرئیل کے پیش سخن آفرین
حسینے کہ روے خدا سوے او | حبیبے کہ سوے خدا روے او
یہ حسن عارض کی منزل مین ہے | غمِ عشق کا خون رگِ دل مین ہے
وہ خود شمعِ روشن ہے خود ہی گداز | نیاز اُسکا پروانہ مانندِ ناز

سلطہ قال بیاقوت عیسیٰ یقول لست هناکم ولکن ائتوا محمدا عبدا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ۱۲

وہ سرکار ہاشم مین سردار جیش
چراغ رہِ دودمان قریش

وہ دیباچۂ گلستانِ وجود
کہ جسپر ہے بلبل کا طغرا درود

کے دیکھکر صورتِ بیمثال
ہر آئینہ حیرت سے یا ذوالجلال

وہ عالم کہ دانا ہے سرِّ قدم
وہ اُمّی کہ ہمراز لوح و قلم

وہ کامل کہ جسپر فدا شان بدر
نثار اُس پہ روح شہیدانِ بدر

صفی جسکی اِلّا پہ ہر دم نگاہ
سنی جو کہے لا نہ جز لا اِلٰہ

قدم عزت افزاے عرشِ برین
غبارِ قدم سرمۂ چشم دین

سلام اُسپر پیامِ خدا سے حمید
درود اُسپر بہارِ کلامِ مجید

بحار قدم کا دیا شاہوار
گلستانِ قدرت کا صبحِ بہار

چہ کثرت کہ یک سقفِ عرشِ بلند
ز صد جلوۂ اوست آئینہ بند

چہ وحدت کہ آئینہ پیکر اُس
نتابد کہ عکسے فتد از پیش

لیے ہاتھ وسعت کا فیضِ عمیم
کیے سہر رافت کا خلقِ عظیم

رضا اوسکی عین رضاے خدا
شفاعت ہے بشر طاور غفرانِ جزا

دعا کو اثر کی ضرورت نہین
طلب کو تقاضے کی حاجت نہین

کرامات جنت کرم کا خطاب
عذابِ الیم اصطلاحِ عتاب

سخاوت کا منصب شجاعت کے ساتھ
عبادت کا میدان ریاضت کے ہاتھ

لبِ خشک بیباکی روزہ دار
ورم ہر قدم کا تہجد گزار

وہ عارف کہ تھی جسکی خلوت سرا
مقامِ الیٰ ربک المنتہیٰ

وہ عابد کہ جسکی سرافگندگی
تھی معراج پیغمبر بندگی

علی اُس کے ہاتھوں سے یہ آبرو
کہ کعبے وضو کرنے آیا وضو

کیا سجدہ شکر با صد نیاز
مصلے پہ اُس کے جو پہونچی نماز

دہان مبارک سے روزی کی عید
جہاد اُس کے چین جبین کا شہید

دو عالم کا تھا قبلۂ محترم
سہ منبر کعبہ اُسکا قدم

بتون سے کیا اُسنے کعبے کو صاف
کہو حج کرے اُسکے گھر کا طواف

وہ توحید کی اک دہائی پھری
کہ دورِ بتان سے خدائی پھری

دیا قول اُسکے جو دو بول سے
تو کلمے کا طوطی لگا بولنے

حکومت ہر اک جا ہدایت کی تھی
ولایت خدا کی ولایت کی تھی

عرب اور عجم سب کی زینت ہین آپ
ولایت کا تاجِ کرامت ہین آپ

مہِ برجِ رفعت سپہرِ شرف
گلِ ہفت گلشن دُرِ شش صدف

شہنشہ کہ تاجِ سرِ سروری
پیمبر کہ اعجازِ پیغمبری

عناصر کی یارب یہ تقدیر ہو
کہ اس جوڑے میں یہ تصویر ہو

کریم و کرم گستر و کارساز
خدا در حقیقت بقولِ مجاز

شفاعت شفیع

خبر لے ذرا ساقیِ مستِ ناز
کہ بے کیف بیخود ہین اہلِ نیاز

نہ پیجے کہ از مادر دوش برد
پیام و سلامی بزودوش برد

نہ رنگے کہ زیبِ بہارش کنم
نہ جانے کہ نذر نثارش کنم

تجسس مین کس گل کے ہو بیقرار
ذرا سُنیے تو نالہ ہاے ہزار

ہوا ہے نمک پاش زخمِ جگر
یہ ہے شور کو کوے قمری کدھر

مصرعہ میں نشان ہدایت کی آپ + کرامت میں ساقون ولایت آپ +

پپیہے نے لین دل مین سو چٹکیان — کہان بولتا ہے سکھی پی کہان

وہ مے دے جو ہو دلکش و دل کشا — وہ مے جسکا نشہ ہو مشکل کشا

وہ مے جو ہے سرجوشِ دیگِ قبول — وہ مے جو ہی رحمت کی ٹوپی کا پھول

کھنچی بیخودی خانۂ نور کی — نچوڑی ہی مدینے کے انگور کی

چلا اللہ اللہ کسے دیکھنے — کوئی مجکو دیکھے مری آنکھ سے

اِسی واسطے تھا یہ شورِ نشور — ظہورِ فنا و فنا سے ظہور

کہ سب اگلے پچھلے برے اور بھلے — جنھون نے نہ دیکھا ہو دیکھیں اُسے

ہر اک بسملِ مشہدِ اضطرار — پہونچکر حضورِ شہِ ذی وقار

ہوا ہمدمِ نالہاے بلند — زبان یُون ہوئی ترجمان سپند

کہ اے خستہ جانون کے حاجت روا — ہر انسان کے دردِ دل کی دوا

بہارِ گلستان صبحِ وجود — چراغِ شبستان شامِ شہود

حبیب خداوند بالا و پست — فدا تجھ پہ ہستی و ہر آنچہ ہست

ترے گرد پھرنے کو ہین نہ سپہر — ہین تیرے قدم کے نشان ماہ و مہر

شرافت کو آدم کی تجھ سے شرف — خلافت کو تو ہی گرامی خلف

بلاکی نبرد اور غضب کے فتوح — نہان تیرے خنجر مین طوفانِ نوح[1]

نہ رہتے کہین کفر کے بحر و بر — جو آتا نہ زبان پہ تری [illegible]

ہوا جبکہ تڑکا ترے نور کا — چراغِ کفِ دستِ موسیٰ بجھا

خدا کا جدا تجھ سے طرزِ سخن — نہو حذف کیون لن ترانی کا لن

[1] اشارہ بدعاے حضرت نوح رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ۱۲

مقیمانِ مہمان سرائے خلیل
ترے خوانِ نعمت پہ ابن السبیل

مریضانِ دار الشفائے مسیح
ہوئے لوٹ کر تیرے در پر صحیح

تپش سے ہر اک شخص بسمل ہے آج
نفس گرد آئینۂ دل ہے آج

بسا خوب خانہ خرابی کا گھر
بنا آسمان اجڑے گھر لوٹ کر

بیان کیا کریں حالتِ آب و گل
کہ پس پس گیا گوہرِ جان و دل

خموشی میں ہر اک نفس لالہ خیز
ہر اک زخم پر زخم الماس ریز

نہیں باقی اب دوست دشمن میں بیر
ہے شر کی زبان پر بھی یہ ذکرِ خیر

ترے دوست بھی کہہ نہیں سکتے حال
مبادا کہ ہو دشمنوں کو ملال

کوئی بیقراری کوئی آہِ سرد
نہ پیدا کرے آپ کے دل میں درد

غبار اپنا حضرت کے دل پر نہ ہو
مزاجِ مبارک مکدر نہ ہو

بلا میں پھنسے ہیں غریب و امیر
ہیں سب ایک تکیے کے گویا فقیر

تمام اہلِ دل اک مصیبت میں ہیں
تری جان سے دور آفت میں ہیں

اوکھڑتا ہے میدان سے ہر اک قدم
نکلتا ہے ہر سانس کے ساتھ دم

نہیں آب و دانہ جییں یا مریں
ہمیں آنسو کھاتے رہیں ٹھوکریں

ذرا جان تک پیرہن میں نہیں
کوئی دم کا دھاگا کفن میں نہیں

ہر اک دیدۂ تر ہوا تار گھر
اسی تار میں ہے ہماری خبر

جھڑی وہ لگائے ہے چشمِ پر آب
کہ ہے اس کے ڈھیلوں کی مٹی خراب

بھڑک اٹھی اک آتشِ تیز تر اور
بجھانے کو دوڑا جو دامانِ تر

یہ سب تیرے پاس آئے ہیں اس لیے
کہ بندوں کو رکھ لے خدا کے لیے

رخ خور مین زردی نمودار ہو / زمین حشر کی زعفران زار ہو

وہ سردی کرہو سوسم برد گرد / وہ رخ جس سے یہ آگ ہو جائی سرد

بلا سے فلک گر جلن مین رہے / یہ سورج کوئی دم گہن مین رہے

نفسی ہو وہ آن سید انبیا / کہ کارِ رفست این ورائی لہا

کہ یعنی ہون مین ہر بشر کا کفیل / جمیع انبیا کی طرف کا وکیل

اسی دن مرا جشن موعود ہے / مقام محمد ہی محمود ہے

قلمرو مین محشر کی نام خدا / چلے گا تو سکہ اسی نام کا

مجھے ہر بشر کا تھا خود انتظار / مین تھا نا امیدون کا امیدوار

رکھے گا مرا رب مری آبرو / فمن رحمۃ اللہ لاتقنطوا

کرم اسکا ہے فتحیاب فرج / کہ من دق باب الکریم الفتح

گذر پھر تہِ عرش اعظم کیا / سر بندگی اس قدر خم کیا

کہ سیپارۂ دل کا ہر اک رکوع / گرا سجدے مین باکمال خشوع

زمین پر گری جب جبین مبین / مٹی سب کی قسمت کی چین جبین

دعا ایسی کی بعد حمد و ثنا / کہ الحمد آمین سے کہنے لگا

کہا عرش نے بار بارہ آفرین / ہزار آفرین صد ہزار آفرین

تمنا درون دل دردمند / پری قاف قدرت کی شیشہ مین بند

یہ فرمان ہوا سر اٹھا تو سہی / جو ہے تجھ کو منظور ہو گا وہی

اوٹھایا سر پاک المختصر / گرایا دعا کی قدم پر اثر

تمنائے محبوب روشن ضمیر / یہ تھی ملتجی پیش رب قدیر

کہ اے خالقِ جسمِ شمس و قمر — ترے باغ کے خشک و تر بحر و بر

خداوندِ کرسی و عرشِ مجید — ز قوت بفعل آور ما یرید

رخِ مہر انور سے آتش فگن — جوان پھر ہوا ہی سپہرِ کہن

حرارت سے ہر شخص بیتاب ہی — بدن کا عرق مثلِ تیزاب ہی

بلا کا غضب کا مصیبت کا دن — قیامت کی گرمی قیامت کا دن

چھٹی سب سے مرقد کی بیت الحزن — ہین بے یار و یاور غریب الوطن

تو ہی بندہ پرور تو ہی کارساز — مجھے ناز ہے تجھ پہ اے بے نیاز

نہ تیرا سہیم اور نہ تیرا شریک — تری ذات ہے وحدہٗ لاشریک

گرون کو زمین سے اٹھائیگا کون — بگاڑے کو تیری بنائیگا کون

ترے ہاتھ ہے اپنی بگڑی بنی — ہین محتاج سب تو کریم و غنی

کہان جز تری مجرمون کی پناہ — ترحم صفائی کا سچا گواہ

کسی کے گناہون کی پروا نہ کر — تو ستار ہے آج رسوا نہ کر

ہر اک چشم تر با دلِ بیقرار — سحاب کرم کی ہے امیدوار

مٹا دے یہ گرمی کا نام و نشان — کہ بلبل کہے آتشِ گل کہان

پہ سایہ ترا دفعتہً گھیر لے — کہ خورشید جگنو کی پر مین چھپے

ہوا دل سے ممنون خلق رسول — دعا کو گلے سے لگا کر قبول

الا اے غمِ عشق و تاثیرِ تو — دو عالم بقدرِ اک تسخیرِ تو

وفا سے بھی اہتر تھی تیری جفا — جزاک اللہ ای دوست خیر الجزا

ترے درد کا شیوہ جان پروری — ترے جذب کا نام پیغمبری

تجلی ہوئی مصدر تنزیہ کی ... یہ تقدیر اللہ تشبیہ کی
سر اوج وحدت ہو کثرت مقام ... نہین اپنا بے وحدتون سے کلام
ہوا جلوہ فرما بعز و جلال ... مثال آفرین قادر بے مثال
خدائے جہان عز سلطانہ ... علا شانہ جل برہانہ
زمین پر ہجوم ملائک کا نور ... چمکتی ہوئی شمع شان غفور
اب اے روز بد آنکھ پھیرے ہوئے ... خدا ہے خدائی کو گھیرے ہوئے
نہ لایا خدا کی تجلی کی تاب ... ہوا سکتے مین مطلع آفتاب
زمین پر ہوئی آتشین دھوپ چھاؤن ... بنا اطلس آسمان دھوپ چھاؤن
زر مہر کا رنگ پھیکا ہوا ... بہت چرخ کھا کھا کے کشتا ہوا
ہوا خلد کی لائے روح الامین ... کہ دامان محشر کی کلیان کھلین
چمن ہو گیا تختۂ روزگار ... ہوا دشت پرخار اک سبزہ زار
چھپی اس کے سائے مین دھوپ آج کی ... نہ تھا جسکی قامت مین سایہ کبھی

خزانۂ رحمت

ہوا ٹھنڈی چلتی ہے میدان مین ... یہ کہتے ہین سورج سے میزان مین
پلا اے حساب اب تو ساقی مجھے ... دکھا اپنی واصل نہ باقی مجھے
کہون کیون نہین میرے ذمہ حساب ... تو سچا ہے سچی ہے تیری کتاب
مرے سامنے آئے میرا لکھا ... اگر مین کہون سب ہے تیرا لکھا
مرے ہاتھ ہی کا نوشتا سہی ... ترا میر منشی فرشتا سہی
غنی ہے تو محروم رہنے نہ دے ... مین مفلس ہون ہر دم او لینے نہ دے

نیا لیکھ لکھے زر راہ کرم — کوئی چاہیے بندۂ بے درم

رودی جب ہوا پرچۂ آفتاب — کھلا دفتر امتحان حساب

ادھر[1] راز داران ذی فہم و ہوش — ہمارے رفیقان خانہ بدوش

جنازون مین حسرت کا کاندھا دیے — ہر اک مردے کا روزنامہ لیے

ادھر[2] موشگافان موزون رقم — نہ ہو جنکی میزان مین کچھ بیش و کم

ترازو کو ہاتھون مین تولے ہوئے — رعایت کے پلّون کو کھوے ہوئے

نہین ہی کچھ آسان ای دل حساب — ہی محشر کی اک سخت مشکل حساب

مقابل کمان وار تقدیر ہے — ترازو کلیجون مین اک تیر ہے

ادھر کلک قدرت کا ردّ و قبول — ادھر بندگان ظلوم و جہول

ہر اک مدکا ہر اہل مدخود گواہ — دو رویہ ہین فردین کی فردین سیاہ

محاسب نہ کیونکر کہے نادرست — ہمارا نہ رو کر نہ کھاتا درست

گھٹائین بڑھائین تو ہو فرد گرد — کہ میزان کی جانچ والا ہے فرد

کچہری[3] ہوئی گرم جب جانچ کی — ہر اک ہال کی کھال کھینچنے لگی

صدا آئے[4] زعمال نار و بہشت — چہ آخر در و کردہ و اوّل چہ کشت

نوید انّ ابرارھم فی نعیم — وعید انّ فجّارھم فی جحیم

---

[1] قال تعالی وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون ۱۲ [2] ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بہا وکفی بنا حاسبین ۱۲ [3] واشرقت الارض بنور ربہا ووضع الکتاب وجیئ بالنبیین والشہداء وقضی بینہم بالحق وہم لا یظلمون ۱۲ [4] ووفیت کل نفس ما عملت وہو اعلم بما یفعلون ۱۲

بنی نوعِ انسان جو بعدِ حساب | ہوئے[۱] مستحق عذاب و ثواب
بہشت اور دوزخ کی جانب چلے | دکھائے مقدر نے جو راستے
اٹک یہ کہ دریائے رُعبِ جلیل | لیے ایک قطرے مین سو رودِ نیل
اُترنے[۲] کا پل اِک بلائے عظیم | جسے کہیے سرطان پشتِ جحیم
بپے شہسوارِ قضاؤ قدر | ہے تیغِ کمر یا کہ خود وہ کمر
کہ گر بال سی دھار تلوار کی | مقابل ہوا اُس سے تو ہو کر کری
چڑھی ہے کمان برق کے تیر کی | بھڑکتی ہوئی آنچ شمشیر کی
کھلا جادۂ راہِ تیغِ ہلاک | بٹھائے ہوئے لاکھ بجلی کی ڈاک
دمِ واپسین کا اجارا لیے | گذرنے کا دروازہ تیغا کیے
نہ تھا فرق ابرار و فجار مین | چلین کشتیان ایسی منجدھار مین
اوسی کا کنارے پہ بجرا لگا | جو گمراہی و کجروی سے بچا
یمبر چلے جیسے حق کا پیام | ولی جیسے رُوحِ نبی پر سلام
خدا کے طلبگار اہلِ کمال | بڑھے جیسے مشتاق روزِ وصال
ہوا بیقراران حق کا گذر | سے چلے تار برقی مین ۔ جیسے خبر

قطرہ مین دریا [illegible]

۱ے وسیق الذین کفروا الی جہنم زمرا حتی اذا جاؤھا فتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا الم یاتکم رسل منکم یتلون علیکم آیات ربکم وینذرونکم لقاء یومکم ھذا قالوا بلی ولکن حقت کلمة العذاب علی الکافرین قیل ادخلوا ابواب جہنم خالدین فیھا فبئس مثوی المتکبرین وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنة زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وقالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنة حیث نشاء فنعم اجر العاملین ۱۲

۲ے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الناس جسرا وسماہ الصراط الممدود علی متن جہنم ما لا تحصی من القدم والرجل علیہ سبع قناطر کل قنطرة منہا مسیرة ثلث آلاف سنة الف منہا صعود والف منہا ہبوط والف منہا استواء ادق من الشعر واحد من السیف واظلم من اللیل الحدیث ۱۲

چلا کوئی جیسے کہ قالب سے جان
کوئی جس طرح گلستان سے خزان

جنھین راہِ حق کی ہدایت ہوئی
اور اپنے نبی کی حمایت ہوئی

وہ گزرے مثالِ نسیمِ بہار
کہان اُنکا دامن کہان خارزار

فراب جنکے صدق ویقین مین تھا فرق
ہوئے الامان آب آتش مین غرق

غرض خیر وشر آن کی آن مین
ہوئے خیمہ زن اپنے میدان مین

کوئی داخلِ گلستانِ نِعَم
کوئی دارِ ذلت مین نامحترم

کہین عیش فی عیشۃٍ راضیہ
کہین آفتِ اُمُّہٗ ہاویہ

پھنسے غم مین تھوڑے مسلمان بھی
گیا کفر کے ساتھ ایمان بھی

خدا ناشناسون کا جمِ غفیر
ہوا تازہ جہان بئس المصیر

شکم سیر دردِ عذابٌ الیم
بلا نوش زہراب ماءٍ حمیم

پگھلنے لگی نفسِ سرکش کی رُوح
معاذ اللہ آتش کہ آتش کی رُوح

جہنم کے چہرہ پہ غیظِ شدید
ہر اک داخلہ پر ہے ہل من مزید

قضا کا یہ قہرِ نہانی ہوا
کہ دوزخ کا پِتّہ بھی پانی ہوا

شفاعتِ اکبر

چھپا تھا کدھر عالمِ پاک مین
ہین تھاک سے ساقی ترے تاک مین

ترے مست پھر لڑکھڑانے لگے
وُہی جھونکے غفلت کے آنے لگے

وہ مَی دے جو ہو رُوح بخشِ انام
جو خود ہو حلال اور توبہ حرام

وہ مَی جسکا میخانۂ خلدِ برین
وہ مَی جو کہین اور ملتی نہین

وہ مَی جس سے دکانِ رضوان رچے
جسے بیچین غلمان بنے ٹھنے

جسے لائے گا ئی ہوئی حورِ عین
یُطافُ عَلَیہِم بِکَأسٍ مَعِین

وہ مے جو بحکمِ حبیبِ صمد سے پلے
وہ مے جو لبِ حوضِ کوثر سے پلے

جو زندان میں اپنے اسیروں کا حال
یہ دیکھا تو یعقوبِ یوسف جمال

غم اندوزِ کنعانِ گم گشتگان
عزیز و شہِ مصرِ کون و مکان

شفیقِ جہان احمدِ مجتبیٰ
شفیع الوریٰ خاتم الانبیا

گرا[1] سجدے میں باکمالِ ادب
سپاس و ثنائے خدا زیرِ لب

کیا شوق دل سے وہ پیارا سجود
کہ تھا وِردِ سبحانَ ربّی وَدود

ثنا اِس صفت کی کہ بےمثل و طاق
نہ ثانی کا جس سے روا اشتقاق

کیا ایسی خوبی سے الحمد ادا
کہ تعریف الف لام کرنے لگا

مناجات وہ کی کہ روحی فدا
وہ توصیف مجید کہ صلِّ علیٰ

ہوا بحرِ موّاجِ رحمت کا جوش
سخنگو بہ اندازِ موجِ خموش

تامّل نہ کر عرضِ مطلب میں تو
کہ ہے مصطفیٰ مجتبیٰ سب میں تو

نظر میں ہے مالک کی تیرا وقار
ہر اِک قطرہ تیرا دُرِ شاہوار

تو اِس دن کا پہلے سے مامور ہے
رضا تیری خالق کو منظور ہے

سند پیش کر سَوفَ یُعطِیک کی
فَتَرضیٰ کی ہے مُہر جس پر لگی

ہوا تازہ باغِ روانِ نبیؐ
زبان پہ رواں اُمّتی اُمّتی

---

[1] ثم اعود الثانية فاستأذن على ربي في داره فيؤذن لي عليه فاذا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه قال فارفع راسي فاثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ۱۲

یہ حاصل کہ ہوں جنتی سب کے سب | بغیر عمل بے عوض بے سبب
نہ سنا تھی نہ میکش نہ قاتل کو دیکھ | تو اپنے کرم کو مرے دل کو دیکھ
کہاں ناتوانوں کو گرمی کی تاب | انھیں بخشدے کرکے ڈیوڑھا[1] حساب
نہ دکھلا مجھے میرے رب غفور | میں ہوں پاس تیرے وہ ہوں مجھ سے دور
مرے ساتھ کر محو اونکے گناہ | غرض یوں کا جنت ہو آرامگاہ
حساب انکا نیکی ہی کی مد میں ہو | جو انکی بدی ہے مری بد[2] میں ہو
الٰہی ہوں تیرا گنہگار میں | شفاعت سے اپنا طلبگار میں
ہوا حکم ناطق کہ اے دردمند | ہی رحمت کو تیری شفاعت پسند
بہ لطف خداوند ارض و سما | کر اک نوع کے مجرموں کو رہا
یہی عفو تقصیر کی حد رہے | رہائی ہو لیکن اسی قید سے
اٹھے آپ بخشش کی لیکر برات | دی اک قسم کے عاصیوں کو نجات
جھکے پھر گئی[3] بار پیش خدا | کیے یوں ہی پیہم سجود و دعا
یہاں تک کہ پوری تمنا ہوئی | نہ باقی رہی جنس بھی نوع کی
بنا اک بہ تعجیل دیوان پاک | خط عفو لائی فرشتوں کی ڈاک
یہ ہرکارے جلدی مچانے لگے | کہ بے دستخط حکم آنے لگے
نہ باقی رہا ایک بھی مبتلا | جو رائی برابر بھی ایمان تھا

[1] حساب ڈیوڑھا ہونا یعنی کہ بیاج ہو جائے ۱۲ [2] بد بمعنی ذمہ در اصطلاح ساہوکاران و تاجران ۱۲

[3] ثم اعود الثالثة فاستاذن على ربي في داره فيؤذن لي عليه فاذا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه قال فارفع راسي فاثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة حتى ما يبقى في النار الا من قد حبسه القرآن اي وجب عليه الخلود ثم تلا هذه الآية عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا وقال هذا المقام المحمود الذي وعده نبيكم متفق عليه ۱۲

بچایا ہر آدم کو ایمان نے | مگر جسکو رد کا ہے قرآن نے
چلے خوش نصیبانِ ایمان سرشت | جہنم سے اُٹھ اُٹھ کے سوے بہشت
جہنم میں پہونچے تھے جو اُس سرے | وہ بجلی کی مانند اُلٹے پھرے
بہت لوگ نادیدہ شکلِ جحیم | چلے خلد کو بر خطِ مستقیم
حضور جنابِ رسالت مآب | فرشتوں کی ہاتھوں میں سادی کتاب
ہوئی پھر اسی مبتدا کی خبر | کرم جوشی انبیاے دگر
مسیحا تک آدم سے جو تھے رسول | ہوئے مختصر مقصد براہِ وصول
ہمہ رہنمایان خیر السبل | فضیلت مآبانِ ملک الرسل
گہرہاے گنجینۂ کاف و نون | جہین شہسواران والسابقون
پھر اور انجم آسمانِ نبیؐ | غبارِ رہِ آستانِ نبیؐ
تقدس مقامانِ اوجِ حضور | بلند اخترانِ کرامت ظہور
ابوبکرؓ لاثانیِ روزگار | کہ تھا ثانیٔ اثنین یارانِ غار
عمرؓ نام و ناموس نام آوری | متاے اسرار پیغمبری
سخا جلوہ عثمانؓ عالی مقام | انیسِ پیمبر علیہ السلام
علیؓ شیر یزدانِ عالی وقار | ید اللہ سیفِ خدا ذوالفقار
ملک رتبہ خاتونِ جنت بتول | مہِ اوجِ تنزیہ بنتِ رسول
حسنؑ خاتمِ خاتم المرسلین | سیادت کا الماس زیرِ نگین
شہادت کا لختِ جگر نورِ عین | نیامِ شجاعت کا خنجر حسینؑ
تمام آل و اصحاب خیر الانام | اس امت کا ہر پیشوا کا امام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیامۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء ۱۲

ہر اک غازیِ مردِ میدانِ بدر ہمہ بسملان و شہیدانِ بدر
شکن پہ درِ طالعِ نارسا اویس قرن عاشقِ مصطفےٰ
بہار آفرینان صبح امید جنید و حسن ادہم و بایزید
اگا عن جد جو ولی در ولی قدم جسکا بر گردنِ ہر ولی
ہوالحق نوایان ثابت قدم انا الحق سرایان منصوردم
سب اپنے نبی کے قدم پر چلے جو باقی تھے وہ طے کیے مرحلے
ہزارون بنے ایک بتی سے باغ جلے ایک بتی سے لاکھون چراغ
شفاعت کے پورے ہوئے حوصلے کہ عاصی کو خلعت پہ خلعت ملے
تعالی اللہ استاد کا انتخاب کہ خاے خطا پر بھی صادِ صواب
گنہ ہے تلاشِ گنہگار مین وہ بھرتی ہوا احمد کی سرکار مین
ہوا خاک جل کر جہنم کا باغ کیا برفِ رحمت نے ٹھنڈا چراغ
ہوا سوخت آتش کا سب سوز و شما سمندر مین ڈوبا دخانی جہاز
وہ ریلا ہوا باغ فردوس مین کہ میلا ہوا باغ فردوس مین
بڑھا ہر طرف جوے رحمت کا آب کٹورا بجانے لگا ہر حباب
بھرے خوانچے ایسے بھرنے لگے کہ خود میوے دامن مین گرنے لگے
قرابون مین کوثر نے رکھی سبیل تہ نخل فوارۂ سلسبیل
جوانون کی خاطر بساز و یراق ٹہلتے ہوئے راستون پر براق
صحائف پری وش براے زبان گلابی کہارون کی سب وردیان
ہوا کیا کہ لڑکے مچاتے ہین شور لگا و ہنڈولے کی طوبی سے ڈور

کھلے نخلِ ایجاد کے پھول پھل — ابد پر جا رنگِ صبحِ ازل
لگے ٹوٹنے صبر و تمکین کے پل — بہار آئی لادے ہوئے بارِ گل
شگفتہ ہر اک تختہ کا خشک و تر — رسیدہ ہر اک نخل کا ہر ثمر
ہر اک برگ میں ساز و برگِ بہار — ہر اک لالہ صد معدنِ کوہسار
ہر اک جا پہ موجود ہر ایک شی — کوئی ہمدمِ نے کوئی محوِ مے
گمان جس پہ جائے وہ تحقیق ہو — تصور میں جو آئے تصدیق ہو
سحر وہ کہ جس پر فدا ہر نفس — ہوا وہ کہ ہر دل کو جس کی ہوس
ہر اک بیل بوٹہ نگار آفرین — ہر اک خار و گل صد بہار آفرین
کلی بے صبا کے شگفتہ ہوئی — خزاں بے بہار آئے پتا ہوئی
پری سایۂ نخل کی پابوس — گلستان عروس آبِ عطرِ عروس
جو لالہ ہے لاکھا جمائے ہوئے — تو نرگس ہے کاجل لگائے ہوئے
یہ مانا کہ دل سے نہ کیجے سنبھل — نظر تو سنبھالو نہ جائے پھسل
کہیں پھیل کر بیل بوٹا ہوئی — کہیں نکہت اڑ کر فرشتا ہوئی
اگر شاہدِ گل ہے بلبل بدست — تو پھولوں کے بنگلے میں بلبل ہے مست
چمن اور ایسا دکھائے کوئی — قسم مصحفِ گل کی کھائے کوئی
کہانی تھیں دنیا کی پھلواریاں — یہ سچ مچ بہشت اور وہ گلکاریاں
وہ گویا نیاز اور یہ بے نیاز — یہ شانِ حقیقت وہ شانِ مجاز
وہ ہر لحظہ[سلہ] نعمت پہ نعمت ملی — کہ اک شکر کی بھی نہ فرصت ملی

سلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر الحدیث ۱۲

ہر اک بالاخانہ مین ایک نور دگر | ہر اک حور ہے رشک حور دگر
یہ نعمتین سبکو ہے انتہا | اور آخر کو ان نعمتون کے سوا
وہ نعمت[1] جو ہے بہتر عین الیقین | جو ہے دین و ایمان ایمان و دین
وہ نعمت کہ ہو اوسکے دم سے بہشت | جو بازار جنت کی ہے درہشت
وہ نعمت جو ہے یک بہ از صد ہزار | خدا بخشے دیدار پروردگار
پڑا ہاتھ دہو کر جو پیچھے وضو | گیا لے ہی معبود کے روبرو
نماز آئی کہتی ہت (؟) اکید تمام | کہ کر حل کے سجدے سے پہلے سلام
سو کہہ ہوا صوم افطار کا | کہ تیار شربت ہے دیدار کا
یہ کہتا ہے ایمان کہ اہے اہل ذوق | اٹھا دیجے پردہ چشم شوق
عدم کو چلے ساعت نیک سے | ق | دو عالم سے چھٹکر ملے ایک سے
وہ ہے سامنے درگہ محترم | قدم بزم امکان سے تھا دو قدم
ہے آغوش مین پرتو لایزال | قد آدم آئینہ بے مثال
رہ منزل کبریائی ملی | ہر اک بندے کو اک خدائی ملی
خودی سے جو از خود جدا ہو گئے | خدا سے ملے کیا خدا ہو گئے
کھلا دیکھکر ہم کو حال مآل | کہ تھا حشر سوا ے شوق وصال
یہ تھے انقلابات رد و بدل | کشش مظہر شاہد لم یزل

[1] قال صلی اللہ علیہ وسلم لکل رجل منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن من وراء العظم واللحم من الحسن الحدیث ۱۲ وقال تبارک وتعالی حور مقصورات فی الخیام فبای آلاء ربکما تکذبان لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان فبای آلاء ربکما تکذبان تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ۱۲

سلہ عن النبی صلعم قال اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوہنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیکشف الحجاب فما اعطوا شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم ثم تلا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ

چشمداشت عاصی ہے مقبول (انشاء اللہ)

ادھر بھی ذرا ساقی گلعذار — ہزاروں سہی تیرے امیدوار

جو ہیں تیری چوکھٹ پہ مرزا وہیر — یہ ناچیز ہے کسکے در کا فقیر

کوئی موج مجھ تک براہ ثواب — تو دریا ہی میں اک شکستہ حباب

چلے کشتی ہی نہ میرے بغیر — مرے ناخدا تیرے بیڑی کی خیر

وہ مژدے کہ لیتا رہوں تیرا نام — وہ دے جو دلائے ترا فیض عام

نہ ہو جام کورے سکورے ہیں دے — کھنگالے ہوئے آبخورے ہیں دے

زمانے کا عالم ہوا دوسرا — بفضل خدا و حبیب خدا

خوشی میں بھری مومن و مومنات — احاطے میں رضوان کی اتری برات

جہنم کے گھر میں غمی ہو گئی — مرا غصہ آتش ستی ہو گئی

بجیں نوبتیں خلد میں بارہا — کہ اسلام کے سر پہ سہرا رہا

خوشی کیا کہ اکدم ہو اکدم نہ ہو — یہ وہ عیش ہے جو کبھی کم نہ ہو

کہاں بیدلی جب حزیں دل نہیں — ہو آسان کیا کوئی مشکل نہیں

دعائیں جو کی تھیں ہوئیں اب قبول — مراد ایک ہے اور ہزاروں حصول

تمنا سبھوں کے قدم پہ پڑی — ہر اک آرزو ہاتھ باندھے کھڑی

دل و دلربا ہمدم حال و قال — نہ ہجران کا کھٹکا نہ فکر وصال

گیا اب جہنم میں وہ روزگار — کہ محشر تھا اک اک دم انتظار

بلا اس سے تھی جسکی جسکو طلب — بمصداق المرء مع من احب

وہ حاصل ہوا جسکے جو دل میں تھا — ابھی قیس لیلیٰ کے محمل میں تھا

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب (مرزا حبیب ...)

بنا پھر جو بگڑا تھا بن بن کے ساتھ ۔ مجھے خود ملا محسن احسن[1] کے ساتھ

عجب چال مستانہ چلتے ہوئے ۔ اروش پر جنان کی ٹہلتے ہوئے

نگہ روشن زہر چشم پیمانہ ۔ زہر سایہ پیدا پر بیگانہ

دلون مین مسرت تو رخ پر بہار ۔ کلائی مین گجرے تو گردن مین ہار

کمر مین کرامت کے پٹکے کا بل ۔ ملائک بلاتے ہوئے مورچھل

مدینے کے عمامے بالاے سر ۔ قباہاے استبرقی زیب بر

جلو مین غلامان روشن جبین ۔ صراحی و ساغر لیے حورِ عین

خدا کی تجلی کا آنکھون مین نور ۔ ہر اک نوکِ مژگان پہ اک شمع طور

دلون مین محبت کے راز و نیاز ۔ زبان پر بآہنگ شوق حجاز

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم ۔ قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

[1] احسن تخلص مولوی محمد احسن مرحوم کا ہے جو چھوٹے بھائی مصنف کے تھے اور جو بیشتر اضلاع ممالک[1] و دکن مین سب جج اور پھر پنشن لیکر نائب وزیر دیوانی ریاست بھوپال کے ہوگئے ۔ تاریخ ذیل مجلل وفات اُن کے کی ہے

می تواند شد کہ رنگِ رفتہ بعد سالہا ۔ لعل گردد در بدخشان و عقیق اندر یمن

می تواند شد کہ گردد نالۂ افسردۂ ۔ بلبل شیرین نوا یا طوطی شکر شکن

می تواند شد کہ از تاثیر دامان نسیم ۔ نکہتے از غنچہ خیزد یا شمیمے از ختن

لیک نتوان شد کہ مثلِ احسن آید در وجود ۔ سرو رعنا در گلستان یا گلِ نو در چمن

رفت حیف از دہر آن جانِ جہان و ہمرہش ۔ ہوش هم از سر برفت آز دل راحت از بدن طاقت از تن

شوخی طبع رسا یم سرد از ہر سوز و ساز ۔ ناگوار خاطرِ من سوختن یا ساختن

کیست در ارضا محسن چو من اندوہگین ۔ ہر نفس سوہانِ خود ہر دم سنانِ خویشتن

من باو باشم الٰہی از طفیلِ مصطفےٰ ۔ چون شود در بزم قدسی مجمعِ احباب من

گفت دل ہر گہ آمد در زوال آن آفتاب ۱۳۰۹ ۔ مردہ در گورست احسن زندہ در گور من

۱۸۹۲

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع جناب منشی امیر احمد صاحب لکھنوی متخلص بہ امیر استاد جناب معلی القاب نواب رامپور

کس قیامت کی قیامت کے بیان میں ہے نظم — عاقبت میں ہے عقوبت سے برات کی سند
ہے امید اسیری محسن کو نجات دائمی — واہ جو صفحہ ہے اسکا ہے شفاعت کی سند

تاریخ طبع از جناب منشی عبد المجید صاحب سحر

شفاعت نامہ چون مطبوع گردید — کہ ابیاتش بود آیات رحمت
دل محسن بود گنجور این گنج — عطا کردش ازل این بخت و دولت
خط و مضمون او گنجینۂ فیض — بیاض صفحہ انوار سعادت
دوائر در حروفش چشم نگران — بجنبشہائے لبہائے نبوت
ندا آمد بگوش سحر از غیب — بگو سالش شفاعت جوئی امت

تاریخ از فکر عالی مولوی اکرام اللہ عرف منشی صاحب مرحوم متخلص بہ افسون

ہمہ داغ فراقم از قصور حشر و نشر افسون — حضور یار میدانم حضور حشر و نشر افسون
خیال قامتش در قلب مضطر خوشنما باشد — بود موسائے من بالائے طور حشر و نشر افسون
بود صحن قیامت خانۂ نیرنگ عشق ما — طلسمش آفتاب صبح و صور حشر و نشر افسون
چنان لرزد بسینہ شیشۂ رنگ از اضطراب من — کہ ہر دم بشکند رنگ غرور حشر و نشر افسون
امید وفائے وعدۂ وصل کہ می یابی — براہ انتظار دل مرور حشر و نشر افسون
مگر آواز پائے دلربائے اوست در گوشم — کہ گہہ غرید ساز و گاہ دور حشر و نشر افسون
ز داغ معصیت صد آتش سوزان بدل دارم — شفاعت نامہ بیش از ظہور حشر و نشر افسون
ہمان از گفتۂ محسن کہ می آید بہ شورش — در مژدہ پاک از شان غفور حشر و نشر افسون

بزمِ عظیم رنیم حسم سحبان سخن گو یا — صریر کلک اُو آوازِ صورِ حشر و نشر افسون

بود رفتارِ شوخِ خامۂ سحر آفرین او — برائے خفتہ بخت نظم شد حشر و نشر افسون

ببین گہ ذکرِ محشر گہ حساب و گہ شفاعتہا — نسے ہے تاریخ مجموعش اُبود حشر و نشر افسون

۱۳۱۱ھ

ایضاً

کرد چون طبع قیامت آفرین — شرح روز و روزگارِ حشر و نشر

رفت در تحریرِ تاریخش سخن — گفت افسون حالِ احشر و نشر

۱۳۱۱

فقرات تاریخی از منشی امیر احمد صاحب خلف مولوی کی الدین صاحب وکیل

نعت پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۱۱ھ

سراج قوی نبی کریم — قسیم جسیم نسیم وسیم

اللهم صل وسلم علی مولانا محمد شافع یوم القیامۃ وآلہ دائماً ابداً

۹۳ ۱۸ ۶

تاریخ طبع

۱ اللهم صل علی محمد النبی الامی شافع یوم الحشر وآلہ وازواجہ اجمعین

۹۴ ۱۸ ۶

۲ اللهم صل وسلم علی محمد معدن الحلم والکرم واصحابہ دائماً وابداً

۱۳۱۱

قطعۂ تاریخ رنجیۂ قلم بلاغت رقم جناب مولوی محمد محسن صاحب وکیل ہائی کورٹ

بسکہ محسن گلِ معانی چید — دستہائے شگفتہ کرد بہم

رفت فکرم بجستنِ تاریخ — گفت ہاتف گلے نباغ ارم

۱۳

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر مولوی محمد نور الحسن صاحب بی اے خلف اکبر جناب مصنف مدظلہ

ماشاء اللہ نظم دلکش — شائستہ شعر دلنشین اوراد

از فیض طبیعتِ خداداد — تمہید سخن زعشق فرمود

صد لعل گہر شدہ است منظوم

شد مطلعِ مثنوی پریزاد

گویا نتوان شعر دلبر را
جائز نبود بقول استاد
لیلے گر دید کاکل قیس
در باغ سخن نشاند شمشاد
عالی گشتے ز شاہد غیب
در دست تلاش او چو افتاد
حقا که برائے وصل محبوب
از دستش پائمال بیداد
چیزے دگر ست ساقی غم
نقلش نبود بجور و الحاد
لیکن بہ بیان ہر روایت
با قول انس ز جمع اسناد
در مدح پیمبران پیشین
فیض روح القدس با مداد
امید و رجا که اہل معنے

اگر سینه غم عشق کرد فریاد
معشوق زمانه عشق را خواند
شیرین شده است جان فرہاد
تشبیه دگر بآن کشش کرد
کان ہست کند بصرف فولاد
مستقبل و حال را یکے کرد
کے شوق فتد بقید میعاد
تا موقع حرمت مے ناب
رو دیش یارب کسے ببیناد
کلکش بادا ہی حسن تحریر
بے بیش و کم تمام روداد
با یعنی و ماحصل و سہ جا
منطق یا کش فرشته ارشاد
عرضش مداح آنکه مولا
بر ہر حرفش نہند صد صاد
توقیع قبول وزیش باد

گفتن سخنے بغیر تمہید
شد وا این صفحه حیرت آباد
از قامت و قیامت آراست
کز وے شده حسن عشق بر باد
ہنگام گریز دامن حشر
این طرز عجیب کرد بنیاد
آمد مقبول طبع و آورد
ورنه ہم ادب نه کرده اش یاد
رندے بیباک اگر طلب کرد
در صرف ہزار معنی آزاد
بنگر آیات پاک مصحف
تشریح لطیف شد نو ایجاد
در نعت خاتم رسالت
با خلعت لطف خود کند شاد
تاریخ و دعا که یا الٰہی

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر مولوی محمد انوار الحسن صاحب بلہی می خلف اصغر جناب مصنف ظلہ

چون ابوالحسن حسن بنوشت حال انبیا
در شفاعت آرزو بودش بیانی ناگہان
با کمال خوبی تحریر و تحقیق سخن
رفت آن واصل بحق پیش خدائے ذو المنن

[illegible]

در ظهور آورد اکنون مقصد او بین او | محسن بن والد من کعبه و ملجای من
بارک الله معنی موزون کرد مصر خیال | جان عشاق سخن با یوسفی گل پیرهن
بر سپهر هر صفحه حرف از فیض ممدوح کریم | لاله اندر چمن با نور شمعی در لگن
شوخی هر مصرع رنگین فدای شان خود | خوبی هر لفظ سیکر و دیگر خویشتن
بر سر میدان محشر آتشی اندر تپش | در بهارستان رحمت سلسبیلی موجزن
از صفات او چه گویم خود تو فرموده است | حضرت والا برادر مولوی نور الحسن
دوش چون پرسید از من سال تاریخش سروش | گفتمش نوری ز انوار کرامات حسن

قطعهٔ تاریخ نتیجهٔ طبع بلند و فکر آسمان پیوند جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی ابن حسن لکھنوی

جناب حضرت استاد نے خوب | لکھا نقش و نگار یوم ساعت
جو ہو منظور دل تاریخ سیفی | لکھو نقاش آشوب قیامت

قطعهٔ تاریخ نتیجهٔ فکر رشید الدین صاحب رشید منصرم ایٹہ

رشید ایسا شفاعت نامہ ہی کون | ہو جس میں یہ فصاحت یہ بلاغت
قیامت کا بیان ایسا کہ گویا | ہی محشر آج کی ہر ایک ساعت
مقابل آب رحمت کا وہ چھڑکاؤ | ہو جس سے سرد بازار قیامت
نجات عاصیان فیض نبی سے | بروحش صد سلام و صد تحیت
وہی توحید کے لایا تھا آگے | جو تھی دنیا میں پھیلی شام ظلمت
قیامت میں اُسی کی آبرو سے | ملیگی خاک میں عصیانکی خباثت
تلاش ہر گنہگار ایسی ہو گی | کہ لیکر مشعلیں ڈھونڈھیگی جنت
لکھی ہاتف نے کیا تاریخ پُر نور | بیان نور مصباح شفاعت

قطعۂ تاریخ از شیخ احمد علی صاحب مسیون اکبرآبادی شاگرد جناب میرزا حاتم علی بیگ صاحب مرحوم

فصیح و شاعرِ نازک خیال و خوش بیان محسن
بلیغ و عالم و معنی شناس و نکتہ دان محسن

قیامت کی مضامین ہین عجب تصنیف عالی ہے
شفاعت نامۂ شاہنشہ ہر دو جہان محسن

پڑھا جسدم بچھے ہے چار جانب غلغل محفل مین
کہ لوٹی سننے والون نے بہارِ بوستان محسن

کیے تحسین سنکر روحِ مولانائے رومی کی
شرف یہ پہلوی پر رکھتی ہی ہندی زبان محسن

تری تیغ زبان کا صاف لوہا مان جاتے ہین
عرب سے تا عجم و ہند سے تا اصفہان محسن

تصدق نظم پر تیرے ہو گئی وہ نظم لکھی ہے
زمین سے ہے صدائے مرحبا تا آسمان محسن

عوض نیکی بدی کا رنج و راحت نار و جنت ہے
اُمید و بیم سے کیا کیا دکھائے ہین نشان محسن

چلینگے غول تم آہون کے جب میدانِ محشر مین
تو ہونگے صورتِ یوسف میانِ کاروان محسن

ہوا نعتِ نبی کے فیض سے رتبہ بلند ایسا
عجب کیا ہی مکان ہووے تمھارا لامکان محسن

صفا ایسی لطافت آب گوہر مین کہان ایسی
بجا ہی گر کہین کوثر کی دھوئی ہے زبان محسن

غزالانِ حرم آکر بچھائین شوق سے آنکھین
شفاعت نامہ پڑھنے کو قدم رکھین جہان محسن

عوض ہر بیت کے جنت مین گر بخشے خدا ہم کو
صلے مین حسنِ بندش کے ملین حورِ جنان محسن

ق

نہین آوازِ خستہ بلکہ ہر اک لفظ کہتا ہے
کہ گر نکلون ترے لب سے تو پھر جاؤن کہان محسن

مگر تعریف ختم الانبیا نے یہ شرف بخشا
کہ تجھی لکنت ہے پیاری جیسے موسیٰ کی زبان محسن

رسولِ پاک کا جسدم تصور آپ نے باندھا
دیارِ یثرب و بطحا ہوا ہندوستان محسن

خدا کے کام مین شرکت تمھاری عین ایمان ہے
وہ ہی مدّاح جسکا ہوا اُسی کے مدح خوان محسن

شہِ عرش آشیان کے نقشِ پا جنکو سمجھتے ہین
بعینہ ہین وہ آنکھون کی تمھاری پتلیان محسن

نہ ایسا عاشقِ صادق نہ کوئی جاں نثار ایسا
اویس اپنی زبان سے خود یہ کہتے ہیں کہ ہاں محسن

میسر آپ کو ہو اعتکافِ روضۂ اقدس
بلال آتے تھے کعبے میں اگر بہرِ اذاں محسن

مدینہ ہند سے ہو دور لیکن پاس ہو دل سے
وہاں ہو جانِ مشتاق اور رہتے ہیں یہاں محسن

یہیں چھوڑا جہاں کے منعموں نے مالِ دنیا کو
رہیگی ساتھ یہ دولت تمھاری جاوداں محسن

خدا بخشے حیاتِ خضرؑ و عیسیٰؑ آپ کو آمین
رہے اقبال و دولت اور عیشِ جاوداں محسن

کبھی وہ روز آئے یہ کہیں احباب خوش ہو کر
ادا کرکے فریضہ حج کا لو پہونچے وہاں محسن

بہاؤں اشک میں کیونکر نہ اپنی بدنصیبی پہ
کہاں میں پستِ قسمت اور کہاں وہ آستاں محسن

اگر تاریخ کے لکھنے کی تمکو فکر ہے شیون
کہو شیریں زبانِ عیسیٰ نفس معجز بیاں محسن

ذیل کی تاریخیں بعد طبع اول آئیں

قطعہ تاریخ از حسن نتایج افکار طبع عالی جناب چودھری محمد عنایت الٰہی صاحب رئیس قدیم مارہرہ ضلع ایٹہ

کرم فرما شفیقِ حال میرے مہرباں محسن
شہِ لولاک کے مداح ممدوحِ جہاں محسن

عدیم المثل ہے ہمتا وحیدِ عصر لاثانی
سخن سنج و سخن فہم و سخن کے قدرداں محسن

بلاغت نے تمھاری شور ڈالا ہے صفاہاں میں
فصاحت نے مسخر کر لیا ہندوستاں محسن

تمھاری رشک سے سحبان نے اپنے کنجِ مرقد میں
خجل ہو ہو کے کر ڈالیں کفن کی دھجیاں محسن

رقم جب نعت کی ہو تو قلم سے پھول جھڑتے ہیں
جو پڑھتی ہو تو ہو جاتے ہیں لب گوہر فشاں محسن

حسینانِ سخن جو ہیں غرضِ الفاظِ رنگیں سے
مزے دیتی ہیں کیا کیا دل میں لیکر چٹکیاں محسن

صلہ میں منھ تمھارا نور سے تابندہ کر دینگے
عجب تو یہ ہے صبحِ تجلی کا بیاں محسن

کہیگا انشاء اللہ گلشنِ فردوس میں رضواں
یہ غلماں ہیں غلامی میں یہ حوریں لونڈیاں محسن

زمین سے عرش تک پہونچا ہو پایہ آپکا محسن
شب معراج کی لکھی جو تم نے داستان محسن

نسیم طبع نے کیا گل کھلائے ہین شفاعت کے
تمھارے باغ مین سوسن بنی ہے رطب اللسان محسن

حدیث پاک و قرآن سے نجات حشر دکھلا دی
تمھاری نظم دلبستہ نے ڈالی جان مین جان محسن

وہی تو بخشوائینگے جو ہین محبوب خالق کے
ہے محشر مین لقب جنکا شفیع عاصیان محسن

وہی آدم کی پیشانی مین جنکا نور چمکا یا
ہوا جنکے لیے حکم سجود قدسیان محسن

وہی جو باعث ایجاد عالم ہین خدا شاہد
وہی سر دفتر دیوان حق شاہ شہان محسن

وہ اُمی جو بظاہر اور بباطن عالم و دانا
علوم اولین و آخرین جنپر عیان محسن

جنھون نے لیلۃ المعراج اپنے خیر مقدم سے
منور کر دیا روح الامین کا آشیان محسن

کیا طے سدرہ و رفرف کیا طے سب حجابون کو
ملا جا کر ہین جنکو مکان و لا مکان محسن

نہ نکلا کوئی کلمہ منھ سے بے الہام ربانی
فاوحی شان مین جنکی ہے اک از نہان محسن

وہی مازاغ کا سرمہ لگایا جنکی آنکھون مین
خدا مین اور اُن مین تھا تو فصل دو کمان محسن

یہ اک ادنیٰ اشارہ آپ کا ہے اور کیا کہیے
کہ آگے نطق کی بھی بند ہے گویا زبان محسن

وہی جنپر خدا نے ختم کردین نعمتین اپنی
وہی جنکا کیا دین حق نے اکمل بیگمان محسن

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ اور حیدرؓ ستون دین
فدا کرتے ہین جنکے نام پر مال و جان محسن

اُٹھا کر جنکی جانب ہاتھ بالحان داؤدی
بلال باوفا کہتے تھے مسجد مین اذان محسن

اویس عاشق صادق نے جنکے عشق مین دندان
سراسر توڑ ڈالے کر دیا خالی دہان محسن

ملائک پاسبانی مین ہین اونکی رات دن حاضر
فلک رتبہ ہوا جنکا زمین پر آستان محسن

وہی مولا ہمارے اور ہم ادنیٰ غلام انکے
ہمارا تاج سر پاؤن کی اونکی جوتیان محسن

یقین ہے وہ تجھے بھی یاد فرمائینگے محشر مین
ابھی سے راتدن آنے لگی ہین ہچکیان محسن

سلام انپر ہزاروں جان سے اور ہر گھڑی ہر پل — تصدق انپہ ہر ساعت دل و جان محسن

عنایت کر دعا پر ختم رکھدی یا الٰہی سخن — رہو آباد تم یا دین و دولت شادمان محسن

ایضاً

ہوئی حیرت پہ حیرت کیا شفاعت نامہ لکھا ہے — مضامین شگفتہ میں خزان کی داستان محسن

بلائیں لیتے ہیں صبح طرب روز قیامت کی — بیان حال بیرنگی میں یہ نیرنگیان محسن

پچھے تاریخ سر ہی سخن کی صاف کہتی ہے — کہ طوطی نامہ شیرین زبان رنگین بیان محسن

۱۳۱۳ھ

ایضاً

سخنور نکتہ دان شیرین زبان رنگین بیان محسن — نہیں ہے نعت گوئی میں کہیں انکا کوئی ہمسر

شفاعت نامہ کا ہے عالم بالا میں بھی چرچا — زر وے داد کہتے ہیں ملک مداح پیغمبر

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر معنی آفرین جناب سید سراج الدین احمد صاحب گنتوری

تازہ تصنیف محسن صاحب جاہ — زیبا شدہ سے مثال احسنت احسنت

سنہ ۱۳۱۳ھ — سنہ ۱۹۵ ہجری

بنوشتی این چہ تازہ محشر نامہ — ای محسن با کمال احسنت احسنت

سنہ ۱۸۹۴ع — سنہ ۱۳۱۰ ف

خاتم الطبع

الحمد للہ کہ کتاب سنبلستان رحمت جو مجموعہ آٹھ کتب نعتیہ کا ہے۔ مثنوی صبح تجلی۔ مثنوی چراغ کعبہ۔ سراپا ے رسول اکرم۔ مخمس نعتیہ۔ مدیح خیر المرسلین۔ حدیقہ خاتم النبیین۔ انیس آخرت۔ مثنوی شفاعت و نجات ان میں سے اکثر رسالے علیحدہ بھی مطبع نامی سے شائع ہو چکے ہیں اب بصورت کلیات نعتیہ حضرت مولوی محمد محسن صاحب دام فیوضہ اول بار ماہ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ مطابق مارچ سنہ ۱۹۰۵ع خاکسار ابو الحسنات قطب الدین احمد غفرلہ اللہ الصمد کے اہتمام

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا